

امام اعظم ابو حنیفہؒ

شہید اہل بیتؑ

تالیف

مفتی ابوالحسن شریف اللہ الکوثری

الفاضل و المتخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر

مکتبہ سلطان عالمگیر

ہلور مال اردو بازار لاہور

نام کتاب	امام اعظم ابو حنیفہؒ شہید اہل بیتؑ
نام مصنف	مفتی ابوالحسن شریف اللہ الکوری
ناشر	مکتبہ سلطان عالمگیر لور مال لاہور۔
مطبع	اولپیا آرٹ پریس لاہور
طباعت	بار اول ۱۴۲۷ھ 2006
پیشکش	حسن ”چینی بابا“ دارالحسن سکردو بلتستان

darulhassan_1@yahoo.com-Tel: 5831-55504



امام اعظم ابو حنیفہؒ

شہید اہل بیتؑ

پیش لفظ

امت مسلمہ کی فکری و ذہنی ارتقاء کیلئے عموماً اور علماء و ائمہ امت کے حق میں خصوصاً فکری و تحقیقی جمود و رجعت ہم قاتل ہے۔ قرآن کریم میں رحیم و مجید ذات نے کتنے واقعات بیان کئے ہیں اور بیان واقعہ کا مقصد آنے والے لوگوں کے لئے عبرت اور سبق بتلایا گیا تاکہ واقعات سے امت رہنمائی حاصل کرے۔ اسے ایمان کی قدر و قیمت معلوم ہو بڑے سے بڑے حکمرانوں جن میں سے مسلمان اور کافر دونوں تھے ان کا ذکر اور ان کی دیندار عوام اور قیادت سے چپقلش اور تصادم کا ذکر بھی قرآن و حدیث کا موضوعِ سخن رہا ہے تاکہ اہل ایمان ان تصادم و چپقلش سے برآمد ہونے والے اسباق سے ایمان کی قدر اور عزیمت کی راہ تلاش کریں اور انہیں عبرت کا ساماں میسر ہو۔

امام اعظم کو بھی اپنی حیاتِ طیبہ میں اپنے وقت کے دو بڑے حکمران خاندانوں سے واسطہ ہوا اور دونوں کا ایک دوسرے سے انتہائی بعد و نفرت پائی جاتی تھی اصحابِ عزیمت اصلاح و ارشاد کیلئے خاندانی حکومتوں کے یہ ادوار جو کہ امام صاحب نے دیکھا بہت ہی صبر آزماتا رہا۔ امام صاحب کی ان حکمرانوں سے چپقلش خالص دینی بنیادوں پر کئی عشروں تک جاری رہی یہاں تک کہ آپ کی شہادت ہوئی آپ کی شہادت کے اسباب کے بیان میں بھی روایتی جمود اور تغافل سے کام لیا گیا ہے پیش نظر کتاب میں امام اعظم کے خونِ ناحق جس قیمت پر بہایا گیا اس قیمت پیش بہا کی تحقیق، تعین مقصود ہے۔

پیش نظر کتاب ایک خالص تحقیقی کاوش ہے اور عاجز کو اپنی کم علمی اور کم ہمتی کا پورا احساس ہے لیکن باوجود محدود ذرائع کے مقدمہ کے مضبوطی کیلئے معتبر ترین اور مستند ترین قدیم و جدید کتب سے استفادہ کیا گیا ہے اور توقع ہے کہ ”مقدمہ شہید اہلیت“ کیلئے ہزاروں شواہد انکشاف کے انتظار میں اوراق کتب میں مدفون ہوں گے۔ مطالعہ اور تحقیقی ذوق سلیم رکھنے والے احباب و اہل علم سے التجا ہے کہ شواہد ملنے پر عاجز سے علمی تعاون فرماویں۔

پیش نظر کتاب کے تیاری میں جملہ غلط اور نقائص دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے لیکن

تقاضائے بشریت غلطیوں کا امکان رہتا ہے۔ بالخصوص اردو زبان وافی میں کیونکہ میری مادری زبان اردو نہیں ہے۔
قارئین متنبہ فرما کر علمی ذمہ داری پوری فرماویں۔

الغرض پیش نظر مجالہ میں اگر کسی کو محاسن نظر آئیں تو یہ ان کی برکت ہے جن کے ذکر میں کتاب لکھی گئی ہے
اور سیدی و سندی مرشد العلماء محبوب الصلحاء حضرت شاہ سید نفیس الحسینی دامت
فیوضہم کے توجہات کاملہ کا کرم ہے اور کتاب کا نام بھی آپ نے ہی تجویز فرمایا اللہ تعالیٰ اس سچی کو قبول فرمائے
اور بندہ کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے اور ہمارے دلوں کو محبت رسول ﷺ، صحابہ و اہل بیت کا مسکن و مدفن بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین و بحرمة الطہیین الطاہرین و أصحابہ اجمعین



امام اعظم ابو حنیفہؒ شہید اہل بیتؑ

یو حنیفہ اُفقہ اہل زمان
ہیں شہید آل سرکار جہاں

عاشق آل محمدؐ مصطفیٰ
بوحنیفہ پیشوائے سناں

مراختی و فاطمہؑ و ابنا ہما
سب سے الفت اور محبت تھی عیاں

باقر و جعفرؑ کے ہیں تلمیذ آپ
مجتہد ہیں گرچہ اعظم کامران

آپ شاکر و رشید زید بھی
یعنی ہیں شاکر و سادات زمان

حامی زید و یراعیم وزکی
حامی آل نبیؐ و اہل شان

آپ کو محبوب اتنے اہل بیتؑ
خارجی ناراض رہتے بے گماں

قتل کے درپے رہا منصور بھی
وہ وعلت حب سید زادگان

یو حنیفہ کی شہادت قید میں
حب آل مصطفیٰ کی داستان

بیروی میں آپ کی محسنی کا دل
حب اہل البیتؑ کا ہو آشیان

۱۔ مدارح صحابہ و اہل بیت شاعر اہل سنت حضرت مولانا شیخ الحدیث اسماعیل محمد محسن دامت برکاتہم فاضل مخلص جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن گراہچی
مہتمم جامعہ صمدیہ حنفیہ براہ چلو پاکستان۔

انتساب

بہار گلشن اہل بیتؑ سبط رسول ﷺ سرورِ جو انانِ جنت، شہیدِ مظلوم
سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور خاندانِ نبوت کے 16 پاکیزہ روحوں سمیت
72 شہداء کربلا کے نام جنہوں نے امت کو حریتِ فکر اور عزتِ بیت و
استقلال، وفا اور قربانی کا لازوال درس دیا

رضی اللہ عنہم ورضو اعنہ

اے مہربانِ پیکِ نورِ قادیان

اشکِ ماہِ خاکِ پاکِ او رجاں

خاکِ پائے مساوات

مفتی ابوالحسن شریف اللہ الکوثری

فاضل و المتخصص فی الفقہ الاسلامی

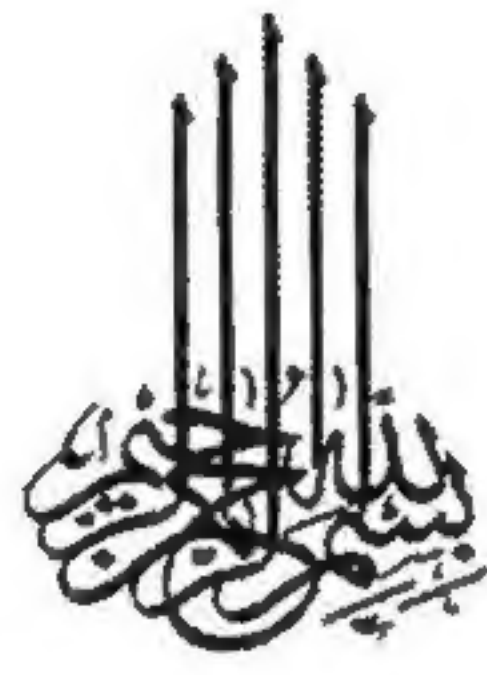
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ماؤن کراچی

رئیس

دارالافتاء والقضاء

الجامعۃ الاسلامیہ سینا لٹ ناؤن

سکر دو بلستان



حرفِ نفیس

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبی بعده

پیش نظر کتاب "شہید اہلبیت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" کے مؤلف مولانا مفتی شریف اللہ علاقہ بلتستان کے رہنے والے ہیں، جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فارغ التحصیل ہیں وہاں سے افتاء کا تخصص بھی کیا ہے، حنفی المسلك اور اہلبیت و صحابہ کرام سے غایت درجہ محبت و عقیدت رکھنے والے ہیں، پاکستان میں ناصبی رجحانات کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سدباب کیلئے انہوں نے حمیت اسلامی کے تحت یہ کتاب ترتیب دی ہے۔

مسلك اہلسنت والجماعت کی کامیاب ترجمانی کی ہے مستند حوالوں سے انہوں نے اپنی کتاب کو اہل علم و فضل کے سامنے پیش کیا ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اہلبیت کرام سے محبت انکی تحقیق کا مرکزی نقطہ ہے امام ابو حنیفہ بجا طور پر شہید اہلبیت ہیں انہوں نے ہشام بن عبد الملک اموی کے خلاف حضرت امام زید بن علی زین العابدین حسینی رضی اللہ عنہما اور جعفر منصور عباسی کے مقابلے میں حضرت محمد ذوالنفس الزکیہ اور انکے بھائی ابراہیم حسنی رضی اللہ عنہما کا جرأت و پامردی سے بر ملا ساتھ دیا حتیٰ کہ منصب شہادت پر فائز ہوئے۔ امام ذہبی نے برحق لکھا ہے

"بیان کیا جاتا ہے کہ خلیفہ منصور نے انکو زہر دیا تھا (حضرت محمد ذوالنفس الزکیہ کے بھائی) ابراہیم کا ساتھ دینے کی وجہ سے انہوں نے شہادت کی موت پائی" نیز دوسرے تذکرہ نگاروں نے بھی اسکو بیان کیا ہے،

اللہ تعالیٰ مؤلف عزیز مولانا مفتی شریف اللہ صاحب کی عمر شریف اور علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور آخرت میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت اور صحابہ کرام کے ساتھ محشور فرمائے۔ آمین

احقر

از: حضرت مولانا قاضی الطہر مبارک پوری

اقتباس

امام صاحب کو اپنے زمانہ کے حکمرانوں کے ہاتھوں بڑی تکلیف اٹھانی پڑی تھی، اسوی دور میں امیر عراق ابن مہر د نے آپ کو عہدہ قضا پیش کیا اور انکار پر ایک سو دس کوزے اس طرح رسید کئے کہ روزانہ ایک کھور پر بیجا کردیں کوزے مارے جاتے تھے اور امام صاحب انکار کرتے تھے، اس کے بعد عباسی دور میں پھر ان کو عہدہ قضا پیش کیا گیا اور انکار پر زہر دیا گیا۔

عہدہ قضا قبول نہ کرنے پر ڈرے مارنے یا زہر دیکر جان لینے کی اندرونی وجہ کچھ اور تھی، امام صاحب کے نزدیک اسوی اور عباسی امراء اسلام کے جاؤد مستقیم سے دور تھے اور ظلم و جور میں تعاون کے مترادف تھا، اس دور کے محتاط اہل علم و فضل کا یہی رویہ تھا اور وہ ان حکومتوں میں کسی قسم کا عہدہ لینا معصیت سمجھتے تھے، امراء و خلفاء ان کے رویہ سے غیر مطمئن اور خائف رہا کرتے تھے، اور کسی بہانہ سے اپنا ہمو اٹانے کی کوشش کرتے تھے، بڑے بڑے عہدے اور بھاری بھاری تہنیں پیش کر کے ان پر دباؤ ڈالتے تھے، یہی صورت حال امام صاحب کے ساتھ تھی، امام صاحب ان کے مقابلہ میں ملوی دعاۃ کے حق میں تھے، اسی لئے ابو جعفر منصور نے عہدہ قضا قبول نہ کرنے کے بہانے سے جیل خانہ میں زہر دلوایا۔

خطیب بغدادی نے زفر بن ہذیل کا بیان نقل کیا ہے کہ ابو اہیم بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابو طالب قاتل باخترئی کی دعوت و شروخ کے زمانہ میں امام صاحب نہایت زور و شور سے ان کے موافق بات کرتے تھے، میں نے ان سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہماری گردنوں میں رشی ڈلو کر ہی خاموش ہوں گے، اسی حال میں ابو جعفر منصور کا پیغام امیر کوفہ عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس آیا کہ ابو حنیفہ کو ہمارے پاس بھیج دو، چنانچہ امام صاحب کو بغداد لیجا یا گیا، جہاں پندرہ ۱۵ دن تک وہ زندہ رہے، پھر ان کو زہر دیا گیا اور انتقال کر گئے۔

ابو اہیم بن عبد اللہ نے اپنے بھائی محمد انصاری الزکیہ کے قتل کے بعد مصر و شروخ کر کے اپنی دعوت دی، ابو جعفر منصور نے اپنے چچا زاد بھائی اور امیر کوفہ عیسیٰ بن موسیٰ کو لکھا اور وہ پانچ ہزار فوج لے کر آیا، کوفہ کے قریب مقام باخترئی میں مقابلہ ہوا، اور ابو اہیم بن عبد اللہ معرکہ میں کام آئے، یہ واقعہ ۱۴۵ھ کا ہے، امام صاحب ابو اہیم بن عبد اللہ کے دشمنوں اور طرفداروں میں تھے، وہ بھی نے لکھا ہے۔

وقد روى أن المنصور سقاط السم فمات شهيداً رحمه الله لقيامه مع إبراهيم

بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ منصور نے ان کو زہر دیا تھا اور ابو اہیم کا ساتھ لینے کی وجہ سے انھوں نے شہادت کی موت پائی۔

نیز دوسرے تذکرہ نگاروں نے اس کو بیان کیا ہے،

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	موودۃ القربیٰ	۱۹
2	اہل سنت مسلک اعتدال	۱۹
3	مثیل عیسٰی	۲۰
4	امام شافعی اور اہل بیت	-
5	تحقیق آل واصل	۲۱
6	آل واصل کے مصداق	۲۳
7	اولاد علیؑ اولاد رسول ﷺ ہے	۲۵
8	امام یحییٰ کی جرأت و قوت استدلال	۲۵
9	سیدنا موسیٰ کاظمؑ کی حاضر جوابی	۲۶
10	آل وہ ہیں جن پر صدق حرام ہے	۲۷
11	صدق کی حرمت انطا اعزاز اور کرامت ہے	-
12	قیامت کو قربت نبوی ﷺ	۲۸
13	مقبول نماز کوئی ہے	۲۹
14	درود کیسے پڑھیں	۳۰
15	حاجات کیلئے اکسیر	۳۱
16	لحاظ رشتہ	۳۱
17	تفسیر مودۃ القربیٰ	۳۲

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳۳	۱۔ سہل تصوف کی غیروہمہ پیشہ میں ہیں	18
۳۵	۲۔ سہل کا ہر	19
۳۵	۳۔ سہل بیت عظیم کے بارے میں سنت و جماعت کا حکم	20
۳۶	۴۔ حضرت علیؑ کی پتی ۱۰۰ کے بارے میں مت و وصیت	21
۳۸	۵۔ طہری کی و باطنی حاط سے پاک مان	22
۳۹	۶۔ سہل بیت کی تعلیم شہر اللہ کی تعلیم ب	23
۴۰	۷۔ مسدود حق	24
۴۱	۸۔ مودۃ القرب کے مصدق	25
۴۲	۹۔ محبت میں بیت تکمیل بیان	26
۴۳	۱۰۔ حضرت علیؑ کا رشتہ با عثمان بن عفان	27
۴۴	۱۱۔ حبیب مرقی تہدیں	28
۴۵	۱۲۔ قوس فیض	29
۴۶	۱۳۔ بزرگوں کو پنی ویرا کا دنیاں رستا ب	30
۴۷	۱۴۔ فریق عظیم کی ہمنوا سے رشتہ اریٰ سے کوشش	31
۴۸	۱۵۔ امام شافعیؒ کا فیصد و قیاس	32
۴۹	۱۶۔ موت نبویؐ کا برین مت سے نظر میں	33
۴۹	۱۷۔ خلیفہ رسول اللہؐ و اس کے رسول اللہؐ	34
۴۹	۱۸۔ شہیدہ ابراہیمؑ	35
۵۰	۱۹۔ بوہرہ سدیق مر قظیم میں بیت	36

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
37	تلمیم ہل بیت ؑضہ صلاصلؑ ؑ اء رى ؑ	۵۰
38	سا ؑ ؑ اء رى رى مءا ؑ ؑ	۵۰
39	و روق عظمہ و ر ہل بیت	۵۱
40	ءضہ صلاصلؑ ؑ ؑو ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑو ؑ	۵۱
41	قرب ؑ ؑء ؑ ؑے قربى رس صلاصلؑ ؑ قرب	۵۱
42	ءب ىلما قرىء ؑ ؑء ؑے قرب ؑ ؑ ؑ	۵۳
43	ہل بیت ؑ عىا ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑا ؑ ؑ	۵۳
44	ہل بیت سب ىر مقدم ؑ	۵۴
45	اء رى سس ؑ ىے ؑمہ وقت بے ؑىء	۵۴
46	قرب رى صلاصلؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ	۵۴
47	ءم ؑا ؑ و ر ہل بیت	۵۵
48	ء ؑ ؑ رء ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ	۵۵
49	قرب رى صلاصلؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ	۵۶
50	ہل بیت ؑى ؑلم ؑ ؑىء ؑضہ صلاصلؑ ؑ ؑلم ؑ	۵۶
51	ء ؑ ؑمہ و ر ہل بیت	۵۵
52	ء ؑ ؑ ؑى و ر ہل بیت	۵۷
53	ء ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ و ر ہل بیت	۵۹
54	سء ؑا ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ	۵۹
55	ءا صىو ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ ؑ	۶۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۶۱	تاج اہل بیت کی تصویب و رسالہ اہل بیت	56
۶۲	محدثین کے ہاں اہل بیت کا مقام	57
۶۳	حضرت امام علی رضی اللہ عنہ سے محدثین کی اہمیت حدیث	58
۶۴	مسند و حسب	59
۶۶	نام بھی باعث برکت و شہاب	60
۶۴	حضرت حسین و محمد بن حسین علیہ السلام کی وصیت	61
۶۵	رشتوں کی پادری بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی	62
۶۶	فیروں کی عیاری و بی بی بی بی بی بی بی بی بی	63
۶۸	نام و نسب	64
۶۹	تاریخ و اہل بیت	65
۶۹	نام عظیم کوثر جہنمیت پیش کرنے سے نہ روم	66
۷۰	خاندان نبوت سے تعلقات	67
۷۱	تعلقات نبوت و	68
۷۲	خاندان نبوت سے سبب	69
۷۳	امام سبب کی حضرت علی سے روایات	70
۷۳	مشاہیر سے ہیں حضرت علی مجتہد مصیبت	71
۷۴	حضرت سیدنا علی کا درجہ فضیلت	72
۷۵	تاج باب معصوم	73
۷۵	افان سیدنا علی	74

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۷۷	حضرت ہار عظیم کی جہت و احانت	75
۷۸	خاندان نبوت سے رشتہ شادابی	76
۷۸	حضرت زید بن علی سے علمی تعلق	77
۸۰	سیدنا محمد باقر سے تعلق	78
۸۳	فروق عظیم اہل بیت سے نمبر میں	79
۸۵	ہار عظیم صادق سے تعلق	80
۸۶	ہار عظیم وفاقہ رشتہ حق جازت	81
۸۸	حضرت ابو محمد عبد اللہ بن مسن بن مسن سے تعلق	82
۸۹	مذہب حق کے قبولیت میں اہل بیت کا اثر ہے	83
۹۰	ہار مومنی کا نظم سے تعلق و ملاقات	84
۹۱	ہار عظیم سے ہار سیاسی حالت	85
۹۲	مومنی اور حکومت	86
۹۳	مہمانی اور حکومت	87
۹۴	ہار عظیم کا سیاسی نظریہ و رشتہ بنیاد	88
۹۶	حضرت زید بن علی بن مر ہار معروف و نئی من المنہر کا جذبہ پناہ	89
۹۷	زید بن علی بن حضرت مہار یہ	90
۹۷	حضرت زید سے بڑے	91
۹۸	ہار صاحب کی محبت اہل بیت اہل بیت بن زبانی	92
۱۰۰	ہار صاحب کا قلمی حضرت زید بن مہار میں	93

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
94	حضرت زید کا جہاد بدرے جہاد کی طرح ہے	۹۹
95	حضرت زیدؑ کیسے مختلف نوع ہوا	۱۰۰
96	شہادت	۱۰۱
97	ہام عظیم کو مو کی خدمتوں کی طرف سے تلامذہ	۱۰۳
98	مو کی نور بن صیغہ کی سازش اور ہام صاحب کی بصیرت	۱۰۴
99	ہام صاحب کی تقاضات	۱۰۴
100	ہام صاحب کی حجرات مہ	۱۰۵
101	مہانی اور ہام بدنی تعلقات	۱۰۶
102	محمد بن عبد اللہ بن حسن بن علی کی صدیقی تہذیب	۱۰۷
103	ہام صاحب کا فتویٰ	۱۰۸
104	ہام صاحب کی کامیاب حکمت عملی	۱۰۹
105	برصغیر بن عبد اللہ کی تہذیب	۱۱۰
106	منصور کا لقب تحقیق و تمییز	۱۱۱
107	منصور بن کامیاب سازش	۱۱۳
108	ہام صاحب کی کامیاب تہذیب و نصرت	۱۱۳
109	برصغیر بن حمایت میں شہادت بدر کی شہادت ہے	۱۱۴
110	حضرت برصغیر بن نصرت کا مقام ہام صاحب کی خدمت میں	۱۱۵
111	حضرت برصغیر کی شہادت	۱۱۶
112	ہام عظیم کی حق گوئی و بیاد	۱۱۶

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
113	مادہ صاحب کا ستقدس فکر و نظر	←
114	حسنات عثمان غنیؓ کا حال و نہ افق	۱۱۸
115	مادہ عظیم کی حسیہ نہ طرز تبلیغ و افق	۹
116	مبارک خلیفہ نوں کی طرف سے جواب	۱۲۰
117	مادہ عظیم کا حقیر عزیمت	۱۲۰
118	خلیفہ نوں کی تدبیریں و رسالہ شمس	۱۲۱
119	شہادت پب حقیقت	۱۲۳
120	مادہ بن شیعہ کی شہادت	۱۲۳
121	مادہ بن بوزن کی شہادت	۱۲۳
122	مادہ جھلی کی شہادت	۱۲۳
123	مادہ بن حیدر بن شہادت	۱۲۴
124	شہادت بن پتی شہادت	۱۲۶
125	مادہ منامہ کی شہادت	۲۷
126	مادہ قاضی سید علی کی شہادت	۲۸
127	مادہ موفق علی کی شہادت	۱۲۸
128	مادہ بن حجر علی کی شہادت	۱۲۹
129	مادہ راجہ کی شہادت	۱۳۰

مودَّةُ الْقُرْبَى

لہذا حق کا پسندیدہ ترین این۔ ایم۔ ایم میں عہدوں کا سمبردار ہے چنانچہ عقیدت و محبت میں عہدوں کی تعلیم دیتا ہے۔ پہلی مدتوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں تب بھی ورلڈ امت مرحومہ کی تاریخ اچھی ہے۔ صورت میں ایک مختلف مریضہ شایعیت کے بارے میں فرط و تغیر کا عکاس ہوئے۔ یہ ایک حقیقت میں جذبہ عقیدت و محبت و عزت و عہدوت میں عہدوں کی رہا سے جھٹکے۔ یہی فکری بنیادیں امت مرحومہ میں منتشر رہا سبب بنی کہ وہ اس میں غیروں کی فکری نارت ری بھی شامل تھی لیکن بنیادی سبب وہاں کی حد سے بھی ہوں عقیدت تھی۔ اس وقت میں رہا کہ ان کی زبان مبارک سے میرے مومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں رشاد فرمان بولی حدیث ہے جس میں آپ نے رشاد فرمایا

ترجمہ: فرمایا ہے کہ آپ نے تعقیق دوائی ختم میں بائیں گئے ہیں وہ شخص جو
 آپ سے محبت میں فرط کا عکار ہوگا اور وہ جو آپ سے نفرت میں تغیر کا عکار
 ہوگا۔

حضرت مجدد اعظم ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے غائبانہ بات میں فرماتے ہیں کہ۔

۱۰. حضرت ابو لطفی نورانی ۲۷۳ ستیلا الب ۲

کہ حق و طر میں ہے اور فرط تغریب انہوں نے مذموم ہیں۔

مثیل عین

حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ

ہم محمد بن خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میر موسیٰ بن سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت محمد بن علیہ السلام نے فرمایا کہ اے علی تجھ میں عیسیٰ کی مثال ہے نہ نہ یسویوں نے یہاں تک اٹھن سمجھا کہ ان کی ماں پہ بہتان لگایا اور نصاریٰ نے اس قدر ہوسٹ رہا کہ ان کو اس مرتبہ تک لے گئے کہ ان کے وہاں تک نہیں تھے یعنی ان کو لے کر آیا۔ پس حضرت میر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان شخص میں سے حق میں ہدک ہوں گے۔ یہ وہ جو میر کی محبت میں فرط مرے گا اور جو چھ مجھ میں نہیں میرے لیے ثابت رہے گا اور وہ شخص جو میر سے ہاتھ اٹھن کرے گا اور مدت میں مجھ پر بہتان لگائے گا پس خاریہوں کا حال یسویوں کے حال کے موافق ہے اور انہیوں کا حال نصاریٰ کے حال کے موافق ہے انہوں نے حق سے بے طرف جا پرے ہیں وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہل سنت و جماعت کو حضرت میر رضی اللہ عنہ کے نہیں میں سے نہیں جاتا حضرت میر رحمہ اللہ جو میر کی محبت نفس نہیں ہے ہمارا فانی مقول فرماتے ہیں۔

لو کہان رقصہ حب الی محمد

عینہد لقصہ حب الی محمد

رسول محمد ﷺ سے محبت نفس ہے تو اس میں کوہر ہیں کہ میں رقصہ حب

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہاتھ بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی صورت پیش آ رہی۔ جیسا کہ زبان رسالت نے پیش کون فرمایا تھی۔ یہی فرط تغریب وہ صورت حال ہے کہ بعد آپ نے وہاں طہار کے بارے میں بھی پیش آئی رہی۔ چنانچہ ان فرط تغریب کے شکار لوگوں کے فکری فتنہ بازیوں اور حیرت انگیزوں نے اہل بیت طہار

ہر سچے مرد مرثیوں اللہ علیہم جمعین کو وہ نبیوں کے طور پر پیش کیا۔ حالانکہ قرآن مقدس زبان رسالت و رسالت سچے مرد اور سچے مرد کو اہل بیت کے رسالت کے نئے مضمومہ باطل نبیات کی سہکتی کرتے ہوئے ان کو آپس میں محبت و محبوب نام و مقتدی میر و شیر اور نبیانی قرہیں رشتہ دار بتاتے ہیں۔

آئے دن ان کے رشتوں میں بیون ہا جے تاکہ سدا عظم اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق سچے بہ اہل بیت و اہل بیت ہیں۔ انہوں نے جاثار جماعت ان دونوں کے عمل کوئی بے ن سے ارمیان نہایت ہی مصداق حقائق قائم رہے اور ان کے اس پیادہ کے کی محبت و عقیدت کے معمور رہتے تھے ان کے شہداء و شہداء ہیں باخصوص اہل بیت کا وہ مقام جو اہل سنت کے ہاں ہے۔ چند نمونے پیش کیے جائیں گے۔ اس معنی پر حق معتد عقیدے کی خاطر ہمارے وقت کے ہاتھوں شہید ہونے والے وہ عزم شخصیات ستقامت سے پہلے حضرت امام عظیم و حنیفہ شہید اہل بیت کو پیش قدمہ مصائب و مرثیوں کے سبب ان کا انداز ہی کی جے تاکہ ان کو مدائے عظمت و حق کی قدر قیمت معلوم ہو سکے اور ان کے مددگار و مددگار ہو جائے جس جذبے نے امام عظیم پیسے وہ سپہ و مرثیوں کے جبر و ظلم انہوں کے کڑے چوں و زہر ہا اہل آند شیریں محسوس ہوتا تھا۔

اللہم وفقنا لما نحب وقرصی

تحقیق آل و اہل:

قرآن مجید و مرثیوں میں ہمارے میں حضور کے گھر نے ورواے ہے پانچ احاطہ آل اہل بیت و ان کے اقربان علیہ السلام، یہی خصوصیت سے استعمال ہونے میں سے آل و اہل بیت ہشت ستاروں ہوئے ہیں۔ محققین لغت کے نزدیک آل بھی اہل سے منقلب ہوا۔ بنا ہے مرثیوں کے سلسلہ کو وقرصی میں لفظ آل شرف کے ظہور کے لیے استعمال ہوتا ہے ورمحرفہ کے طرف مضاف ہوتا ہے وراہل نکرہ کے طرف مضاف ہوتا ہے۔ حضرت امام محمد بن منظور رحمہ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الارکان تصنیف معارف حدیث میں ”درود شریف میں لفظ آل کا مطلب کے معنوں سے لکھتے ہیں۔

اس درود شریف (درود بر نبی) میں ”آل“ کا لفظ چار اندازوں سے آیا ہے۔ ام نے اس کا

ترجمہ گھر نے وہاں کا یا بے عربی زبان اور خاص رقرآن و حدیث سے مستعار
 میں نے شخص "س" کو کو کہا جاتا ہے جو ان لوگوں کے ساتھ خصوصی تعلق رکھتے
 ہوں۔ خود یہ تعلق رب و رشتہ کا ہو جیسے ان سے بیوی بچے یا وقت و مقیدت و محبت
 و رشتہ کا جیسے۔ ان کے مشن سے خاص باتیں و تجویز و تبیین ان سے نفس لعلت سے
 عا ط سے یہاں اس سے انہوں معنی ہو سکتے ہیں۔ لیکن نگہ کی فہم پر کی مضمون کی
 حضرت جو حمید سادگی کی جو حدیث درج کی جاری ہے اس میں درود شریف کے جو
 الفاظ ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں "س" سے گھر نے وہاں سے مراد ہیں جنہی
 آپ ﷺ کی روح مطہرہ و آپ ﷺ کی اصل و اولہ و انہی طرف ان کا راس اللہ
 کے ساتھ خصوصی قربت و تہیت مرزبان میں شہادت کا خاص ثلث حاصل ہے (جو
 انہی سے حضرت کو حاصل نہیں ہے۔ چہ ۱۵۰۰ میں ان سے فضل ہوں) کی طرف یہ
 بھی ان کا یہ خصوص ثلث ہے۔ اس میں آپ ﷺ کے ساتھ ان پر بھی درود و دعا بھی
 جاتا ہے۔ اس سے ہر چیز و زمین میں تاکہ روح مطہرہ و فہمہ جو لفظ "س" سے
 مصدق ہیں امت میں سب سے فضل ہوں۔ عند اللہ فضیلت کا درمیان و میان
 و اس میں درمیان کیفیت پر ہے جس کا جامع عنوان تنوکی ہے۔ ہاں ان کو مکہ
 عبداللہ اقتناکم اس کا بالکل یوں سمجھنا چاہیے کہ ہمارے اس دنیا میں بھی جب کوئی
 شخص محب اپنے نبی محبوب بزرگ کی خدمت میں کوئی خاص مرغوب تقد و رمانت
 پیش کرتا ہے تو اس سے پیش نظر خود وہ بزرگ و مرزبان کی تعلق سے بنا پر ان کے
 گھر و سے ہوتے ہیں و اس شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہ تقد و رمانت کے ساتھ
 ان کے گھر و سے حق اہل و عیال بھی ستموں میں۔ اس کے ساتھ تعلق و محبت کا
 حاصل یہ قدرتی تقد ہے۔ درود شریف بھی راس اللہ کی خدمت میں یہ تقد و

سمات ہے۔ اس میں آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ آپ کے خاص متعلقین یعنی اہل وعیال
 کو بھی شریک بنا دیا۔ آپ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ اس سے آپ ﷺ کے قلب
 مبارک کا بہت زیادہ خوش ہونا چاہیے۔ یہ امر کی بات ہے۔ اس دنیا پر انسانیت
 اور منفصلیت کی کلامی بحث رہنا ہون خوش ہوتی ہے بات نہیں ہے۔ بہر حال اس عاجز
 کے مزایا یہ گنج ہیں کہ اگر وہ شریف ہیں تو محمد ﷺ سے آپ کے گھر کے معنی
 زوجہ مطہرات اور ذریت مراد ہے اور ان طرح سے اس اہم عظیم علوم سے
 حضرت برہیم کے گھر کے اقرآن مجید میں حضرت برہیم کی زوجہ مطہرہ کا مٹی عجب
 کے فرمایا یہ رحمة اللہ و برکاتہ علیکم اہل البیت إناہ حمداً مجیداً
 بدیہہ اس اہم عظیم میں ان کو اس بیت میں اہل بیت فرمایا ہے۔

آل و اہل کے مصداق

محققین میں اس اہل سے مراد مصداق میں اہل مختلف ہو رہے ہیں جمہور محققین و محدثین و فقہاء
 مزایا یہ منہ ﷺ سے اس اہل میں حضرت و محمد رضی اللہ عنہما ورنہ اس کا شامل ہونا اتفاق علیہ ہے۔
 حضرت ابو محمد ہونی رومانی ہارکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"بعد النساء والنبي فإتفق جمهور العلماء من السلف والحمد لله على دخول
 أولاد الفاطمة رضي الله عنها وأولاد أولادها وإن سفلوا في ذرّة النبي
 وأبائهم ولا عبرة بما حكى من إنكار بعض بني أمية ولا قهيم عن دالب و
 جمهور العلماء يسمكون في ذلك بكتاب الله وسنة رسول الله ﷺ
 بأقوال السلف في هذا الموضوع".

یعنی تحقیق و تخصّص کے بعد جمہور علماء و قدیم و جدید سب اس پر متفق ہیں کہ حضرت فاطمہ ورنہ کی ۱۰ ورنہ
 کی ۱۰ ورنہ کی ۱۰ ورنہ جتنی بھی اہل یہاں جے وہ سب منہ ﷺ کی ذریت ورنہ ۱۰ میں سے ہیں ورنہ ہاں

میں جنس جو یہ مرد کے خلع و رے و رنیا، تا کوئی شہر میں ہے در جمہور میں سے قرآن و سنت میں
 نہ رس و ال امتیاب میں۔ مسند محمد میں۔ مومنین میں یہ سیدوں شریک و بیت و جو اپنے فرائض میں۔

“أقبلت فاطمة نمتشي كانت مشتتها مشية رسول الله ﷺ فقال مرحباً بابنتي ثم أحسها عن نصيبه أو عن شماله ثم أنه أسر إليها حديثاً فبكيت فقلت لها استحضرك رسول الله ﷺ حديثه ثم فبكيت ثم أنه أسر إليها حديثاً فصحكيت فقلت ما رأيت كما ليوم فرحاً أقرب من حزن فسألتها عما قال فقالت ما كنت لأفشي سر رسول الله ﷺ حتى إذا قبض النبي ﷺ سألتها فقالت أنه أسرا إلي فقال إن حبرائيل عليه السلام كان يعارضي بالقرآن في كل عام مرة و أنه عارضي به العام مرتين ولا أراه إلا قد حصر أحلي وإنك أول أهل بيتي لحوقابي و نعم السلف أنا لك فبكيت لدالك ثم قال الا ترصن أن تكوني سيدة نساء هذه الأمة انساء المومنين قالت فصحكيت لدالك”

ترذی میں حضرت مہمہ مومنین رضی اللہ عنہا سے بھی یہ روایت مروی ہے اور مستدرک حاتم میں حضرت
میرہ سے مروی ہے۔

نہایت پس چو پائیں و شگفتہ یں و مہمیں۔

۱۔ حضرت وظمہؓ کا نہ زلفم و نہ چاند بہ اثل حضور ﷺ کی طرح تھا۔

۲۔ حضور کریم ﷺ کو حضرت فاطمہؓ سے نہایت قریبی تعلق تھا جس پر کھڑے ہو کر وہ سب سے زیادہ محبت سے تعلق کرتے تھے۔

۳۔ پتی پورے میں اس مہم، راز کو سسر شاپ پر ہی حقیقہ فرمایا۔

۱۳۔ ورتاپ و پتہ ہل میں سے فرمایا، مر سب سے پہلے پ سے۔ مائے می طاعت کی مر جہان پد کی عورتوں کی سرور فرمایا۔

اولا دہلی اولاد رسولؐ ہے

جب بیت بابلہ نعالوا مدع ابناء و ابناءکم نازل ہوں تو منہ ﷺ سے حضرت و ظمہ ورن سے
 انوں بیوں حضرت حسن و حضرت حسینؑ کو بدیا و رہا تھے۔ مرہ بابلہ کو نکلے۔ بخاری شریف میں مرہ و حدیث
 شریف جس میں منہ ﷺ نے حضرت حسنؑ کی طرف اشارہ فرمایا تھا ان ایسی ہذا سند میں
 منہ ﷺ نے حضرت حسنؑ کو پنا میں فرمایا۔

مجم طر فی میں حضرت بن مر سے مرفوع رویت ہے۔

”کل بی ائنی فای عصبہم لابیہم ماحلا ولد فاطمة فای انا عصبہم
 وانا ابوہم“

حدیث مبارکہ میں منہ ﷺ نے خواہ حضرت فاطمہؑ کی و انا عصبہ و روہ کہا ہے۔

کتب حدیث میں منہ ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ نے حضرت سید کی طرف اشارہ
 فرمایا کہ اولاد ما اکباد ما ہر کی یہ و دہارے دس سے نکلے ہیں۔

خواہ حضرت علیؑ رحمہ اللہ وجہ کے بارے میں کہتا ہے کہ جب جنگ صفین میں حضرت علیؑ کی جنگ میں فطی
 بہ در کی کے جب مرہ ہا ہا جاتے تھے تو حضرت علیؑ کو کوں سے فرماتے کہ میں نے کو روہ نہیں یہ شہید ہو یا تو
 حضورؐ کی منقطع ہو جائے گی۔

امام پھر کی حرمت اور قوت استدلال:

امام غفرہ دین رزی نے اپنی شہداء و اہل تفسیر میں یہ حدیث سے معززہ تعذیب ہے۔

ہر شخص فرماتے ہیں کہ میں حج بن یوسف کی مجلس میں بیٹھ ہوا تھا کہ مستہر نامی

فتیہ و امام بن عمر بن سالی کو بیڑوں میں پوجا دیا گیا۔ حج نے امام

صاحب سے کہا کہ یا تو سمجھتا ہے کہ حسن مر حسینؑ کی ورد میں سے ہیں تو مام نے فرمایا ہاں۔ حجج نے پھر کہا کہ تو تاب اللہ سے اپنے جونی پر شیخ الیل پیش کر مرنے تمہارے یہ یہ عصہ کو کا، جائے گا تو مام نے فرمایا کہ میں تاب اللہ سے شیخ مر بین الیل اس کا ہے حجج۔ مام شعی فرماتے ہیں کہ میں نہ ت پر حیرت ہو جب انہوں نے حجج کو حجج کہہ کر مٹی مٹی یا۔ حجج نے کہا میں آپ یہ آیت "فَعَالُوا مَدْعُ أَهْلَانَا" پیش نہ کریں۔ "تسرت مام نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے تاب اللہ سے اس سے بھی شیخ الیل اس کا اور وہ یہ آیت ہے۔ "وَبُوحَا هَدَمَا" من قبل ومن زرينه داؤد و سلیمان و ذکرنا و بحی و عسی الایہ" اس میں کے و مد کون ہیں جب کہ اللہ نے ان کو حضرت نوح کی ورد میں سے قرار دیا۔ مام نے فرماتے ہیں کہ مام صاحب کے اس جو ب پر حجج نے مندن سے پینے میں ٹر بور ہو یا پھر سرائیو ورگہا کہ یہ ملتا ہے گویا میں نے یہ آیت کبھی نہیں پڑھی پھر حکم آیا کہ ان کی ہریاں کھول دیں۔

مشہور تاجی حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حجج ور سومیہ کے معام کا شمار ہو رہا شہید ہوئے سب ہی تھا کہ ان کی تفسیر میں اس رسولؐ کے ساتھ تھیں صیبا کہ آیت مواتہ لائن کی تفسیر میں ان کے معنی میدان کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت سیدنا موسیٰ کاظمؑ کی حاضر جوابی وقوت استدلال

محدث بن حجر قاضی کی صوغی محرق میں رقمہ ز ہیں

کہ ہارون رشید نے حضرت مام مامی کاظم سے پوچھا کہ آپ اس طرح خوانو حضرتؑ کی مروت ہے ہیں جبکہ تم ہی ان مروت ہو تو حضرت مام کاظم نے بھی ہارون رشید سے اس لیے آیت "وَبُوحَا هَدَمَا" ان میں تلاوت کی کہ جب قرآن سے مطابق حضرت میں میرا باپ کے حضرت نوح کے بیٹے ہو سکتے ہیں تو مام صاحب نے

حضور کی وہ نہیں ہوسکتی۔ ۱

ہم رزق فرماتے ہیں کہ ناکل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسن و حسین حضور کی
۱۰۰ ہیں۔

خطیب بغدادی نے یہ واقعہ اپنی تاریخ بغداد میں نقل کیا ہے

کہ ہارون رشید حج کے لیے یا ورحمہم رسول اللہ ﷺ نے روضہ قدس پر مدینہ منورہ سے
ہو کر اس کے ساتھ شرف قریش و مختلف سادات قریش قبول بھی تھے حضرت موسیٰ کاظم
بھی تھے ہارون رشید نے ہر گاہ رست میں مدینہ پیش کرتے ہوئے یہاں السلام
عمیك یا رسول اللہ ابی عمی۔ اور وہاں کے باشندوں کے لیے حضور کو بچا رہا
و حضرت موسیٰ کاظم کے مدینہ پیش کرتے ہوئے فرمایا السلام علیکم یا آدم تھے یہ
مدینہ ہوئے میرے مدینہ ہارون رشید کا چہ پہن رفق ہو یا وہ یہاں یہ بے خبری بات
کے دو سن آپ نے سنی ہے۔ ۲

آل وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے

ہم شری رد المحتار میں و عدی لد و صحبہ کی شرکت میں لکھتے ہیں۔

إحتلف فی المراد بالآل فی مثل هذا الموضع فالأكثر علی أنهم
قراة السبی الدین حرمت علیہم الصدقة ۲

حضرت امام یزید بن ابی حنیفہ ناقل سے حضرت زید بن ریحان روایت میں ہے کہ
حضرت زید سے روایت حدیث کے بعد اس کا یہ کہ آل بیت سے مراد ان ہیں یا
مہاجر المومنین آل بیت میں ہیں۔ حضرت حسین (ناقل) کے اس سے جو اب
میں نے فرمایا کہ راجح مطہر تھی آل بیت میں سے ہیں اور آل بیت سے مراد وہ
ہیں جن پر صدقہ حرام ہے پھر اس کا یہ کہ کن پر صدقہ حرام ہے تو فرمایا کہ وہ اعلیٰ

گویا کہ درود میں جب حضور ﷺ کا نام مبارک پڑ جائے گا تو حضور ﷺ کے ساتھ آپ کی وہ اہل بیت بھی مذکور ہوں گے۔ درود شریف کے جتنے غلط ورعینے تہوں میں محدثین نے جمع سے ہیں ان سب میں شخصہ تہ ﷺ کے ساتھ آپ کی اس کا ذکر نہیں ہوتا ہے و بہت عقیدت سے اس نہیں ہو جاتے ہیں۔ ان سے ان دعوات مندرجہ اور رفعت شان کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضور کرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

أولی الناس بی یوم الصیامۃ اکثرہم علی صلاۃ

قیامت کے ان میرے سب سے قریب وہ ہوں جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا گویا کہ قیامت میں حضور ﷺ کی قربت سے لے کر آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی اس پر ارادہ بھیجنا ہوگا۔ یہ حدیث کا مضمون ہے کہ جو میرے اہل بیت سے لے کر انبیاء و ائمہ قیامت کے ان میں اس کا نیل و روئیل ہوگا۔

مقبول نماز کونسی ہے:

۱۔ قطنی و رہتی میں حضرت مسعود بنی ہاشمی نے یہ حدیث روایت ہے۔

سخنہ تہ ﷺ نے فرمایا

من صلی صلاۃ لم یصل فیہا علی و علی اہل بنی لم یصل منہ
 ان سے بھی من نماز پر بھی بنی نماز میں مجھ پر و میرے اہل بیت پر ارادہ نہیں بھیجی
 اس کی نماز نہیں نہیں ہوتی

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مسعود بنی ہاشمی کے مصابقہ محمد بن علی ہاشمی کے ہاتھوں کا مقوف رشا ہے۔
 'یوہی نماز میں حضور و مران کی اس پر ارادہ نہیں پڑتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی'
 کی عرب شاعر نے یہ خوب کہا ہے بخش نے اس شعر کی نسبت حضرت ہاشمی کی طرف سے ہے۔

یا اہل بیت رسول حبکم فرض من اللہ فی القرآن ابرہ
 کما کسوا من عظیم بعددکم من لم یصل علیکم لا صلاۃ بہ

ترجمہ:

اے اہل بیت رسول ﷺ آپ حضرت کی محبت اللہ کی طرف سے قرآن کریم میں

فرش کی ٹی پ۔ آپ کی قدر و منزلت کے لئے تمنا ہی کافی ہے۔ جو آپ حضرت پر
اروا نہ پڑھے، اس کی تلافی نہیں ہوتی۔

دروذ کیسے پڑھیں:

اروا شریف کے پیچھے بھی رسالت مآب ﷺ نے ثناء نہیں کی۔ حضرت عب بن عجرم نے اپنے شاگرد
حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ میں آپ کو یہ بدیہ ثناءوں جو میں نے انشاء ﷺ سے سنی۔ پھر اروا شریف
کا یہ ثناء تو یہاں ہو آپ کو خود حضور ﷺ نے منع کیا تھا۔
مگر بخاری و مسلم نے صحیح میں حضرت زید الدہلی سے یہ روایت نقل کی ہے جس میں فرماتے
ہیں۔

ہم نے رسول ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول ﷺ ہم آپ پر کس طرح اروا پڑھیں پس
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قولوا اللہم صل علی محمد و آرواحہ و دربتہ کما صلیت علی ال
ابراہیم و بارک علی محمد و آرواحہ و دربتہ کما بارکت علی ابراہیم
ایک حمید مجید ۱

یہ طرح اس نبی و اہل حضرت پر میری روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکنال بالمکمال
الأوفی إذا صلی علیا اهل البیت فلیقل "اللہم صل علی محمد السی
و آرواحہ امہات المومنین و دربتہ و اهل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم
ایک حمید مجید ۲

ترجمہ:

جو شخص آپ کے لئے دعا کا وزن پورا پورا کیا جائے تو ہم پر اس طرح اروا پڑھیں
کہ اللہ ارواء صحیح نبی محمد ﷺ پر ورکے گی وہیوں پر جو یہ مومنین کی ماٹیں ہیں ورنہ

تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا کہ اس آیت سے اس محمد ﷺ کی قربت مراد ہے تو
حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آپ نے جدی کی حضور کریم ﷺ کو تمام قریش سے
قربت تھی۔

یہاں پر تم فہم آئی بھی سمجھتا ہے۔ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں کون فرق نہیں ہے اس لئے کہ جب پرے
قریش کی قربت کا ذکر مراد ہے تو جو حضور کے بہت ہی قریبی ہیں مثلاً آپ کی والدہ نواسہہ ہرچہ من مہا ہیں
اور جو اہل ایمان ہیں وہ اس سے بھی زیادہ صراط قربت کے مقدم ہیں۔ جیسا کہ خواہشمند کریم ﷺ سے اس آیت کی
تشریح میں ارشاد پاک نقل ہے۔

إِلَّا تَصَوُّوا قُرَابَتِي مَعَكُمْ

میرے قریبی قربت کا ذکر رہ (قرابت جتنی زیادہ ہوگی اسے حساب سے صراط رکھا جاتا ہے)
حافظ سخاوی نے تنجیب میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی حضرت عید بن ذریرؓ سے موافق رہا ہے
حق ہے۔

تفسیر مودۃ القربی:

حضرت قاضی شامیؒ نے اپنی پکی رسمہ لکھتے ہوئے آیت مودۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ
مادہ دعویٰ نے مادہ شخص کی رہیت سے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ تم میری
قرابت کا ذکر مجھ سے (حسب تقاضا قرابت) مودات برہم میرے رشتہ قرابت کو
جوڑے رکھو۔ مادہ مجاہد، عرب متاقل، مدون و رضحہ کے بھی یہی مطلب بیان کیا
ہے۔

مادہ بغوی مودۃ القربی کی آیت کی کلی منسوخی سے موافق قول کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
”یہ قول ناچندیدہ ہے کیونکہ اس لئے ﷺ سے محبت اور پرہیز کو حضور ﷺ سے اور رنا
اور آپ کے قرب سے محبت رنا اپنی فرشتہ میں سے ہے۔“

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے فقیدہ (جو تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے) پر فرماتے ہیں
 ”میں بتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں کہہ سکتا کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے قرب سے محبت تو
 فرض محکم ہے جو منسوب نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ہو کتاب کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جنت جہنم
 کا علم منسوب راوی یہ ہوا
 ”فرماتے ہیں۔“

’مواہرات کو تبلیغ کا حیرت انگیز راز دینا حقیقی نہیں مجازی ہے جنت جہنم مثل ہونے کی وجہ سے
 مواہرات کو نہایت بڑے بیوقوف حقیقی جنت تو وہ ہوتی ہے۔ جنت سے عمارت کے لئے
 فقیدہ مواہرات خواہ اس سے فی مدہ مدور ہو سکے۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت سے اس کو ماحول
 بیان کا احاطہ حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک آیت مذکورہ میں مواہرات قرآنی کی
 یہی تفسیر زیادہ صحیح ہے۔ اس قدر سے اس پر چاہتا ہوں کہ میرے قریب میرے اہل بیت
 اور میری اولاد سے محبت کرو۔“

سلاسل تصوف کا سرخیل و سرچشمہ اہل بیت ہیں:

حضرت پانی پتی کہتے ہیں

رسول اللہ ﷺ تو آخری نبی تھے آپ کے بعد کون نبی ہونے والا نہ تھا آپ کے بعد فرض
 تبلیغ کو اولاد نبویہ سے عوام امت ہی ہیں عوام ظاہر ہوں یا عوام باطن (فقہاء، محدثین، مرید
 تصوف) اللہ نے اپنے نبی کو ہی لئے حکم دیا کہ آپ مت اپنے اہل بیت سے
 محبت رکھنے کی تبلیغ کریں بیوقوف ماموسمیعین حضرت علی رضی اللہ عنہ جہد مواہرات اہل بیت ہو
 آپ کی سلاسل میں سے ہوئے ماموسمیت کے قطب تھے۔ ان وجہ سے رسول اللہ
 ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شجر ہوں وریں اس شجر (میں داخل ہونے کا) دروازہ
 ہیں۔ صوفی وریں نے حضرت بابہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس روایت

کی تائیدی شامد وہ حدیثیں بھی ہیں جن نے رومی حضرت بن عمر، حضرت بن عباس
 و حضرت علی بن عامر نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ یہی باعث ہے کہ کئی مشائخ
 کے سلسلے کے اہل بیت تک پہنچتے ہیں۔ رات رات میں بہت سہرت سے وہیاد ہوئے
 ہیں جیسے نموش الثقلین مکی مدین شہنشاہ عبدالقادر جیلانی رشتی و سنی و شیعی وہیاد مدین
 نقشبند و رسید ہوا و اچستی و رسید بوسن شادی (حضرت سید مصلحین مدین ہاشمی جیسے ہی،
 حضرت شامد حمود بن، حضرت سید خواجہ شہوار ز، سید محمد احمد بدیونی و مدنی معروف
 مدین وہیاد، سید نسیم مدین محمود بن یحییٰ وہیاد معروف تہ شاہی، سید شرف بن
 برہیم جہانگیر، سید شمس الدین، سید احمد سورن، سید محمد شہید، سید محمد ثریف لکھنوی زبونہ)
 وغیرہ یہی مراد ہے حدیث مبارک

إِنِّي نَادَيْتُ فَكَيْفَ التَّطَلُّبُ كَذَابُ اللَّهِ وَغَيْرُنِي كُنْ

”میں نے ندا کی ہے کہ لا المودہ فی الہرمی“ میں ستنہ منقطع ہے ورا کا
 معنی یمن ہے (جہاں پہنچتی معنی پر ب مطلب یہ ہے کہ میں تم سے ہی معصدا کا
 بالکل طلب گار نہیں ہوں یمن میری قربت جو تم سے ہے اس کی طرف متوجہ رہتا
 ہوں ورمودت قربت چاہتا ہوں حضرت زید بن رقم کی روایت سے حدیث

أَدْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي

میں اسی مطلب کا ظہار کیا گیا ہے۔

”میں فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے جو اپنے اہل بیت کی ممت رکھنے کا علم مت کوایا ہے۔
 تاکہ ممت کو فائدہ پہنچے اس کی تائید اندہایت سے ہو رہی ہے۔ فرمایا ہے۔
 وَمَنْ يَتَّقِ حَسَةً يَدُلُّهُ فِيهَا حَسًا (القرآن)

وہ جو شخص کوئی نیکی امر کا ہم س میں ورخوئی برحقا میں گئے اسے مر در میں
 اللہ ﷻ مر آپ سے اس ورنا یوں ن محبت ب ور نہ باقی جہارت و اس جملہ میں کوئی
 رجا نہ ہوگا۔ بہ لفظ اسے ہم ہے یہ نیکی کو شامل ہے اللہ اسے میں ورخوئی بحدایت
 ہے۔ اس ن وہ یہ ہے کہ اس رسوں میں مشائخ صریقت سے محبت کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔
 کہ رسوں اللہ ﷻ کی محبت بحدایت ہے ورمحبت رسوں ﷻ کی ترقی سے محبت خدا میں
 مزید صاف ہوتا ہے اس لیے مشائخ صوفیہ کہتے ہیں کہ صوفی کو پہلے فنا شیخ کا درجہ
 حاصل ہوتا ہے پھر فنا فی رسوں کا ور ستر میں فنا فی اللہ کا۔ فنا سے مراد ایسی شدت محبت
 کہ محبوب کی یاد کے وقت نہ پنا پڑے کہ نہ اس امر کے کا سوائے محبوب کے یہ نشان
 ملت جائے۔“

احسان کا بدلہ:

سیت مہدات مکہ میں مارس موئی اس سے ولین مخی سب مشائخین تھے جو کہ منہم ﷻ کی محبت پر تان نہ
 دھرتے تھے یہ بھی منہم ﷻ سے اسان پہنچ سدا پر ن سے قربت کی خاطر فارکی کا مطابہ بہ تو وہ سب ہو کہ مت
 یجانی میں ور رسوں کے منہم ور کائنات ﷻ کی وساطت سے سدا ور یمان جیسی نعمت عظمیٰ کے اسان ہر لیے
 ن کے لیے توجہ دیں قربت کا خیر چاہے۔ اهل حواء الاحسان اِلَّا الاحسان

اہل بیت عظام، اہل سنت والجماعت کا نکتہ نظر:

اہل سنت و جماعت کے متباد میں یہ بنیادی نظریہ ہے کہ سچا پر م و اہل بیت دونوں پر اسان بیان
 رکنا ضروری ہے کہ سچا پر م منہم ﷻ کی صحبت کی وجہ سے کلی پیچیدگی متوں میں فضل ترین مر اللہ کے پسندیدہ ترین
 سب میں۔ مر اہل بیت منہم ﷻ کے گھر وے مر وادھونے کے ناظرے ہمیں اپنے نفس ور اپنے مراد سے زبواہ
 محبوب ہیں ور ن سے محبت و تقیدت سیر کو جزو یمان تصور کرتے ہیں۔

شارعِ اُمتہؑ، سیدہ، علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فقہؑ، سید (ہامہ) مظہر بن ممتاز کے متعلق تصنیف ہے (۱) شارح
میں اہل سنت کا موقف تحریر کرتے ہیں۔

وكان السلف، جعلوا من علامات السنة و الجماعة مفصل الشخص
ومحبة الحسين ۱

علامہ ابنِ مثنیٰ نے اس اہل سنت و جماعت کی علامات میں سے حضرت شیخین
جو بزرگ عمر کی شخصیات ہیں حضرت حسینؑ و حسینؑ کی محبت ہے
ہامہ ہاشمیؑ رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ صحابیہ میں فرماتے ہیں کہ۔

"ومن أحسن القول في أصحاب رسول الله وأزواجه الطاهرات من
كل دس وردانه الممدسين من كل دس فقد برك من النفاق ۲

ترجمہ:

جو کوئی صحابی ہر مرتبہ روزِ مظلومیت مقدمہ کے بارے میں مذہب و مہر کی
جگہ سے چھٹی ہاتھ ہوتا ہے وہ دلق سے بڑی ہے
معاذ اللہ سو کہ ان لوگوں میں سے ایک کی یہی مرید یا اس میں خیر نہیں وہ منافق ہے۔

حضور کی اپنی اولاد کے بارے میں وصیت:

ہامہ صحابی کے متن کی شرح میں ہامہ بن ابی اعرجی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم شریف میں حضرت زید بن
قلم سے روایت ہے کہ۔

قام فبنا رسول الله صلى عليه وسلم خطبا بماء بدعي حما بس مكة و
المدنية فقال أما بعد ألا يا أيها الناس فادعوا أنا بشر بوشك أن يأتي
رسول ربّي فأجيب وأنا تارك فيكم التمس. أولهما كتاب الله فيه
الهدى والسور فحدوا بكتاب الله واسموا بكتاب الله فحدوا بكتاب الله
ورغب فيه ثم قال وأهل بيتي أدركهم الله في أهل بيتي ثلاثاً ۳

ترجمہ:

منصور رحمہ اللہ نے اپنے لیے کھڑے ہوئے نعم نامی پانی سے پانی پونہ حدیث اور
 مکہ کے ارمیون بے ہیں آپ نے فرمایا کہ "گاہر ہو کے دکان میں یہ نشان ہوں
 قریب بے خد کا فرتا وہ میرے پاس آئے اور میں نے ان کی موت پر ہیبت ہوں
 (جن کی موت کا جو پتہ ہے) میں تمہارے پاس آؤں اور ان چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان
 میں سے کئی تاب لہ (قرآن) بے میں ہر بیت اور رشتہ بے ہیں خد کی تاب
 پہنچو اور مضبوطی سے تھامو آپ نے اس کے لیے بھر اور ترغیب دی پھر فرمایا کہ
 اور ان چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں بھائی کی
 تاکید کرتا ہوں یہ تین الفاظ اشریہ۔

مشہر گرام میں جی حضرت زیدؑ کی روایت ان الفاظ کے ساتھ ہیں۔

إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَيْنِ أَحَدَهُمَا أَكْبَرُ مِنْ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَعَنْتَنِي فَأَنْظُرُوا كَيْفَ نَحْمُولُ فِيهِمَا فَادْبَاهُمَا لِي بِنَفَرٍ حَتَّى يَرُدَّ أَعْي
 الْحَوْصِ ۝

یہ روایت جابر بن عبد اللہ ورن اور سے صحابہ سے بھی مروی ہے خواہ اہل بیت ونام کی سند عالیہ سند
 مذہب سے بھی یہ حدیث مروی ہے چنانچہ امام ابوہنیہؒ نے روایت کیا ہے کہ امام ابوہنیہؒ نے ان لفظین میں اور نہیں سے
 حواشی دی ہیں۔

من حدیث عبد اللہ بن موسیٰ عن أبیہ عن عبد اللہ بن حسن عن أبیہ
 عن حماد عن علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 إني محلف ما إن تمسکتم به لن تصبوا کتاب اللہ عزوجل طرفہ بعد اللہ
 طرفہ باندکم و عن تہی اہل بیتی ولن تنفقا حتی یردا علی الحوص ۝

جاء ترمذی میں سنن ابی داؤد وغیرہ کی وہ مشہور روایت بھی ہے جو آپ نے جب کے درمیان کی زنجیر

پھر روایت کے بیان کی۔

سمعت رسول الله صلى الله وسلم ابى قارن فيكم النص كتاب الله
وعترتي فابهمالي بغير قاف حتى بردا على الحوص فاطمروا كيف تحلموني
فيهما ۛ

مشہور روایت میں حضرت زید پرہ کی روایت میں متنی دیکھتے ہیں کہ ہے۔

جو ظاہری و باطنی لحاظ سے پاک ہیں:

حضرت زید مسم نے صحیح میں فضائل اہل بیت کے باب میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

حرج البی صلی اللہ علیہ وسلم ذات عداۃ وعلمہ مرط مرحل من شعر
أسود فجاء الحسن بن علی رضى الله عنه فادخله ثم جاء الحسين رضى
الله عنه فادخله ثم جاء فاطمة رضى الله عنها فادخلها ثم جاء علی
فادخله ثم قال "انما يريد الله ليهذب عنكم الرجز اهل البيت
ويظهركم تطهيرا ۛ

یہی روایت مورخین صحیحہ کے بھی مورخین نے نقل کی ہے۔

اللهم هؤلاء اهل بیتی وأهل بیتی أحق

یہ حدیث مبارکہ کے زمرے حدیثیں ہیں۔ ان میں حضور ﷺ نے حضرت علیؑ کی نسبت و ائمہؑ کی نسبت

سب سے زیادہ اہل بیت کے لیے فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان کو پاک فرما۔

حافظ خانی نے تجلاب میں و ابن حجر عسقلانی نے مجمع زہد میں و زہد میں و زہد میں یہ روایت نقل کی ہے۔

عن ابی حمزة أن الحسن بن علی رضى الله عنهما أسنحیف حین
قل علی رضى الله عنه قال فیما هو نضلی إذ وثب عنه رجل وطعمه

فخرجوا ورعهم حصين أنه بلغه أن الذي طعمه رجل من بني أسد وحسن
ساحداً فقال يا أهل العراق اتقوا الله فإنا أمرناكم وصفاكم ونحن
أهل بيت الذي قال الله عز وجل إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس
أهل البيت ويطهركم تطهيراً قال فما زال يقولها حتى بقي أحد من
أهل المسجد إلا وهو يحني بكا.

پہلی حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت انسؓ خلیفہ منتخب ہوئے یہ ان فوجیوں کے
 اور ان جب حضرت مسیحؑ عیدہ میں تھے سو سارے یہ شخصوں کے آپ پر فخر کا اور یہ کہ
 آپؐ نے انہوں سے منجانب ہو کر فرمایا ہے اہل حرق ہمارے بارے میں اللہ سے درہ
 ہم تمہارے یہ اور مسلمان ہیں اور ہم ان اہل بیتؑ میں سے ہیں ان کی پابندی کا
 عانت کرتے ہیں کیا ہے۔ اِنْ هَا بَرَدَ اللّٰهُ لَمَدَّھُ بَیْتِہٖ بِکَیِّہٖ آپؐ بار بار یہ
 بیت فرماتے یہاں تک کہ مسجد کے پہلی آواز سے روئے ملک ہوئے۔

رویت میں ہے کہ حضرت زین العابدینؑ کے ساتھ شام میں ان کے ارشاد ہوئے کہ میں پر تپنے سے پاؤں کا تھکا ہوا ہے۔

شہو محمدؐ و نقیبہ حضرت ماموہی شامیؒ پی شہہ آفاق تاب حدیث ریاض المصاحین میں یہ باب اکرام اہل بیت رسول اللہ و بیان فضائلہم کے عنوان سے قمریہ نے جس میں روایات لے دی ہیں۔ یہاں ہمایوب لکھ لایہ یعنی یہ تفسیر۔ دوسری حدیث ماموہی سے لے دی ہے۔

وَمِنْ نَعْمَتِهِ شَعَائِرُ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الصَّوْبِ ۝

25

اور جو دلی لب رکھے اللہ کے نام لہی چیزوں کا سواہ دل کی پرہیزگاری کی بات ہے۔

سرسبز ماحول کی جیسے جلیل قدر محدثہ تعمیر کے انتخاب و تشہار سے یہ بات عیاں ہو رہی ہے کہ اہل بیت علیہم السلام بھی شعراء ہیں جن کی تعظیم ہر مومن پر فرض ہے چونکہ شعراء کی تعظیم حقیقت میں اللہ کی تعظیم ہے۔

مسئلہ حقہ:

شیخ سعدی بن تیمیہ نقیہ رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں کہ

وَحُبُّونَ بَعْنَى أَهْلِ السَّيِّئَةِ أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَوْ لَوْ بَعْنَى وَحُبُّونَ قَدِّمُوا وَصَلَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ أَدَّكَرَكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي !

ترجمہ:

اہل سنت و جماعت اہل بیت نبوی ﷺ سے محبت کرتے ہیں ورنہ سے تعلق و
ارتباط رکھتے ہیں ورنہ ہمارے میں دشمن رسول اللہ ﷺ و وصیت مبارک کی پاسداری
محفوظ کرتے ہیں جو آپ نے مدینہ منورہ کے مقام پر اپنی امت کو فرمایا ہے۔ میں تمہیں
اپنے اہل بیت کے بارے میں بھڑکی وصیت کرتا ہوں گے کہتے ہیں
وقال أيضاً للعباس عمه اشكى اليه أن بعض قريش يحموا بني
هاشم فقال والدي بمسي يبدو لا يومنون حتى يحموكم له ولقرا بني
رواه أحمد

ترجمہ:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بعض قریش کی بے رحمی و شہادت کی تو
آپ نے فرمایا کہ تمہارے قبیلہ قدرت میں میری جان بھری اس وقت
تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ تم سے محبت نہ کریں نہ کے لئے میرے رشتہ
کے کاظم ہیں۔

میل تاب میں شارح فقیر وہ سلیہ نکلتے ہیں۔۔۔ اصل بیت سے اس حدیث میں مردِ حاضر رحمہ اللہ سے وہ شہداء ۱۰۰ میں ۱۰ پر صدقِ حرم ہے۔ اس علی اس قتل میں حضرت عباسؓ اور یہ عیادت بن عبدالمطلب اور رضی اللہ عنہ کی زوجہ مطہرات و آپؐ کی بیوی آپ کے اہل بیت ہیں۔ جیسا کہ سند نے فرمایا۔

إِنَّهَا بَرَدَ إِلَيْهِ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ الرُّوحُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَنَظَرُوا كَيْفَ تَطْهَرُوا

احزاب ۲۳

”گئے فرماتے ہیں۔“

فَأَهْلُ السَّيِّئَةِ يَحِبُّونَهُمْ وَيَكْرَهُونَهُمْ لِأَنَّ ذَلِكَ مِنْ إِحْتِرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِكْرَامِهِ وَلَا وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ قَدَّامُ ذَلِكَ قَالَ تَعَالَى قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْهَوَازَةَ فِي الْقَرْبَىٰ (۱)

”یعنی اہل سئیت و بدعت نے اللہ و اس کے اہل بیت حضورؐ سے محبت کرتے ہیں اور ان کی تکریم بھی کرتے ہیں کیونکہ ان سے محبت و رافتا کر م اللہ کے رسول سے محبت و روم سے مانند ہے اور اللہ و رسولؐ روموں نے اس کا حکم دیا ہے جیسا کہ اللہ کا رتا و پاپ ہے کہ اسے پیغمبرؐ آپؐ کے لئے ہے۔ میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا مگر میری قربت کا حظ و ان سے محبت۔“

مؤدۃ القربا کے مصداق:

حافظ ابن تہ پنے شہرہ آفاق تفسیر میں ورم مصدقؐ کی تفسیر میں مردِ فطوحیؓ، متجرباب میں سندے ماتجربہ و قتل کرتے ہیں۔

”مسب حضرت زین العابدینؓ و امیر اہل بیتؓ سے ساتھ پوجوں رسولؐ سے اشیق یا یہ تو اشیق میں ہی یہ شامی نے ہزارے ہزاروں کے ساتھ کہا کہ اللہ کا شرب انہوں نے تمہیں قتل کیا۔ مرنہاری سببوں میں ہر قسم کی سبب کا اب دی تو حضرت

زین العابدین نے فرمایا کہ یا تو نے قرآن پر صابہ ثامی نے جو بایا کہ ہاں میں
نے پڑھا ہے حضرت زین العابدین نے پڑھا تو فرمایا تو نے اس صابہ ثامی نے
ہاں میں ہے قرآن پڑھا ہے ورنہ تم نہیں پڑھا حضرت زین العابدین نے فرمایا یہ
تو نے یہ آیت

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

نہیں پڑھی ہے ثامی نے کہا کہ کیا اس آیت کا مسدق آپ کی جیب ہے جو بایا
ہاں ہے۔

حافظ سخاوی ورامہ و بنی اہل بیت کی سند سے حضرت حسن کا رشتہ نقل کیا ہے۔
آپ نے خطہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بیشک ہم اہل بیت میں سے ہیں ان سے محبت اور
مودة اللہ نے پرہیزگاروں پر فرض رکھی ہے جس لئے نے اپنے نبی سے کہا کہ
قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَن يَقْرَفْ حَسَنَةً بَّوَدَّ لَهُ
فِيهَا حَسًّا

ہاں قنوف حیدر سے مراد اہل بیت سے محبت و مودت ہے۔

محبت اہل بیت تکمیل ایمان:

شارح تفسیر ۱۰۰ سطیہ لکھتے ہیں ۔

’مستور علیہ السلام‘ کا رتہ اپنے پیچھا ہاں سے کہ قسم ہے اس وقت کی دنیا سے ہاتھ میں
میر کی جات ہے نہیں مومن ہو سکتے یہاں تک کہ وہ آپ سے محبت کریں اللہ کے لئے اور
میر کی قربت سے وہی ہے۔

ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ حضور سے اہل

ہیت سے محبت نہ رکھے پہلا سبب محبت کا اللہ کے لئے ہے یونہی اہل ہیت اللہ سے مبرا ہیں سے ہیں ورنہ اللہ سے ٹپ ورفہ مانبر اور ان میں سے ہیں ان سے محبت و تعلق و سبب بن سے محبت کی اور سبب کا وہ مقدمہ مرتبہ ہے جو حضور ﷺ سے ہے اور جو بن بنی قریش سے ہے۔ آگے لکھتے ہیں کہ اہل سنت و اجماعیت وہ فضل کے طریقے سے برکت کا ظہور کرتے ہیں جو انہوں نے انوکھا اور اہل سنت و اجماعت ماصیوں سے بھی برکت ظاہر کرتے ہیں جو انہوں نے اہل ہیت بنی مکی عدوت میں اپنے مذہب و سیاسی مقاصد کے لئے تحریک بھائی۔

حضور ﷺ کا رشتہ باعث نجات ہے:

خاتمہ تحقیق مدد بن مہدین معروف مام شامی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مختصر رسالہ "علم الظہری فی شرح نسب" میں تفصیل کے ساتھ نسب طہ کے نافع ہونے و مضر ہونے پر بحث کی ہے اور اس میں وہ ریت طہ کے فضائل و مناقب میں جامع جمع سے ہیں۔ مسند پر وہ پھر ان کی یہ ریت نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرمایا کہ:

ما بال أقوام برعمون ان قراہی لا تنفع أن کل سبب و سبب مقطوع دوم

القائمة الاسمی و نسبی و ان رحمی موصولة فی الدنيا و الآخرة۔

یعنی ان لوگوں کو یا پڑی ہے جو کہتے ہیں کہ میرا رشتہ قریش سے ہے فائدہ مند نہیں ہے، انہوں

کا سبب و تعلق قیامت کے دن تم ہو گے، وجہ سے گا کہ میرے نسب و تعلق کے

بے شک میرا رشتہ دنیا و آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

عجیب قوی استدلال:

حدیث ہمارے دور کے بعد مام شامی قرآن کی یہ آیت سے عجیب منشاء کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”سب کی قریش بہت رحم یوں نہ فائدہ مند ہوں، خدا قرآن میں ہے۔“

أما الحدار فکان لعلامن سمن فی المدمة وکان فحہ کسر لہما وکان

أبوہما صالحا کہف ۸۳

ان بچوں کے باپ و مادرین کو ٹپ نہ کیا ہے ان کے ورثہ بچوں کے ارمیان سات پشتوں کا ہے اب

” گئے فرماتے ہیں۔

والربیب فی حفظ ذرینہ صلی اللہ علیہ وسلم واهل بیتہ فیہ وان کثرت
الوسائط یسہم و یسہ ۷

یعنی جب قرآن مجید وہ بچوں کو اس لئے قابلِ تکریم و ترحیم ہوتا ہے کہ ان کے باپوں میں سے سات پشت
پہلے کے وہ مدینِ نبی تھے تو حسرتِ روزِ عظیم کے وہ اظہارِ توبہ سے تھے ہی اور بے زیادہ حق تکریم و تعظیم اہل بیت
ہیں فائز۔

ما من عنصر صادق کا رشتہ اعلیٰ ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ولہذا قال جعفر الصادق رحمہ اللہ علیہ فیما أحر حہ الحافظ عبد العزیز
بن الأحمر فی معالم العترة النبویة ”احفظوا ایسا ما حفظ العبد الصالح
فی المناسک وکان أبوہما صالحا ۸

ما من عنصر صادق فرماتے ہیں کہ ہمارے حقوق کی محافظت دیکھ بھال اس طرح ہو جیسے
حضرت خضر عیہ السلام نے ان وہ یتیم بچوں کے حقوق کی دیکھ بھال کی تھی ان سے
وہ مدینِ نبی تھے۔

غور و فکر کا مقام ہے کہ حضرت خضر عیہ السلام حضرت مومن عیہ السلام کی تعلیم و تربیت میں ایک مقام پر یہ
دور کی ہوئی ہے اور اس دور کے مالک وہ یتیم بچے ہیں اور اس دور کے نیچے نہ چھپا ہوا ہے جو کہ بقول
مفسرین سات پشت پہلے کے وہ مدین کا دفن یا سوا ہے اور وہ نیک تھے اس لیے کہ سب اس دور کی تعلیم
اور مہم ہستیوں و ربی میں تھے ان کا ماں بھوکھ رہے اور وہ بعد میں فدا ہو گئے تھے۔

تو رساتِ تاب کے وہ اظہارِ توبہ و توبہ والی استغاثہ رکھتے ہیں کہ ان سے محبت و عقیدت رکھی جائے ان
سے حقوق کی رعایت و محافظت نہایت درجہ کی جائے اس پر تہذیبِ اسلامیہ و ائمہ علیہ السلام و ائمہ و علمائے بیت میں یگانہ
رہنما رہیں۔

یہاں بعض حضرات اپنی بے مقصد و بے گام تحقیق کی رو میں سرگرداں رہتے ہیں کہ منہور علیہ السلام کا نسب کسی وفودہ نہیں آئے مگر اصل میں حضرت نوح علیہ السلام سے بیٹے کا پیغمبر زادہ ہوتے ہوئے غرق ہونا اور عبد اللہ بن ابی بن سوس سے لے کر منہور علیہ السلام کی قیصر کا منید نہ ہونا اور منہور کی وہ حدیث مبارکہ جس میں اپنی والدہ سے عمان میں مہارت کے لئے کہا گیا ہے بیان کرتے ہیں۔

ما بعد بیان کی اہمیت سے محروم کعب بن نوح کا مورخہ منہور علیہ السلام بن تیبہ و ابوبکر و حمزہ و قتیبہ و حضرت علم و عمل کے مینار ہیں سے اس طرح ہوا کہ بن نام نہا و متقی کے مقابہ میں بعض لوگ مذہبی عقیدت میں منہور علیہ السلام کی شفاحت و رحم ہر یہ سے لے کر ثابت کرتے ہیں یہاں تک کہ کافر و غیر مومن سے لے کر بھی سب اور شفاعت مفید سمجھتے ہیں مگر فرقان اس منہور کی حق سے تریا یہ رہتا ہے۔

قول فیصل:

حضرت حکیم امت شاہ شافعی رحمہ اللہ نے اس پر بڑی خوبصورت و مدلل بحث دی ہے۔
حضرت امام شافعی و محدثات تھانوی کی تفسیریں کا منہور یہ ہے کہ نسب و تبارک نافع بے یمن بیان و عمل سے لے کر بغیر بیان سے نسب و تبارک نافع نہیں ہے جیسے کعب بن نوح سے لے کر حضرت نوح کا منہور ہونا نافع نہ ہو اور میں مساقب عبد اللہ بن نوح سے منہور علیہ السلام کی تفسیر اور سب بیان و عمل دونوں ہوں تو نسب بھی تحقق بھی و تبارک بھی نہ ہو منید بے حیاء نہ منہور کی والدہ علیہ السلام کے بارے میں منہور علیہ السلام کے رشتہ کی بڑی ثمرت سے ورا ہوئے ہیں۔ قرآن پاک بھی اس معتدس منہور کی تریا یہ رہتا ہے۔

والدین اموا و انبیہم در تنہم بانہماں الحمما بہم در تنہم وما النہم من

عصہم من شیء طور ۲۱

ترجمہ: حق جو بیان و سے ہیں بن کی ورا و بیان و سب قوم ن کو بھی ن سے
ما تھو حق را یہ ہیں و عمل میں بر نہ سگی ہوں تو سگی بر نہ را ہیں گے۔

یہی بات حضرت مہربانوں سے بھی منقول ہے۔

برہمے قرآن و حدیث کی قیمت کے ان ہنصرے ہاتھ پائی کی گلی اور پچھلی تمام ایک درمیں ہوں ۔
 ہاتھ ہوں گی اور ان سے محبت کرنے والوں کے لئے شفا عمت کا سامان ہوگا اور جنہوں نے نہیں تیار تحقیق کے
 نام پر توبہ کے گامے وہ اس دہ سے حضور ﷺ کا سامنا نہیں گئے یہ ممکن ہے خلاف آپ ﷺ کی مراد کی طرف سے
 مدنی خواہہ ور کائنات ہوں گے۔

بزرگوں کو اپنی اولاد کا خیال رہتا ہے:

ان بحث کے اور ان حضرات تھوڑی سی وقعت درج فرماتے ہیں جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بزرگوں کو
 اپنی اولاد کا کتنا خطرہ رہتا ہے فرماتے ہیں کہ میری چھ پچھلی سلسلہ اپنے گھر پر ٹریوں کو پر حافی تھیں اور ان سے معاوضہ
 وغیرہ بچھ نہ دیتے تھیں یہ مرتبہ یہاں یہ سیدنی بنی بننے والی فرماتی تھیں کہ ان روز رت وہیں نے حضرت
 فہمہ رضی اللہ عنہا کو خوب میں ایکھا کہ آپ فرماری ہیں کہ مدۃ النامۃ ایلھو میری پٹی کو محبت سے پر حافا۔ حضرت
 تھوڑی فرماتے ہیں کہ ان طرح اور بہت سی باتیں و رسمیات میں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل اللہ کو اپنی
 اولاد کا خیال رہتا ہے۔

ہنصرہ برہمہ کو تو کتنی ریاضتیں بن جیسا کہ

حضرت انیسویں شہادت کے ان ہنصور ﷺ کو خوب میں حضرت مہر سمہ اور حضرت
 بن عباسؓ انوں نے دیکھا کہ آپ پریشان حال قسم و چوم ہمارک غبار آباہ اور
 ہاتھ میں خون سے گھری ہوئی شیشی بنے فرماتے ہیں کہ میں حسینؑ اور ان سے ہاتھوں کا
 خون جمع کر رہا ہوں۔

حافظ سہمی نے انقلاب میں کی وقعت کی قلیل سے مرمت کی ہے میں یہ بیان ہے کہ آل رسول ﷺ
 میں کسی کو سکھ پچانے پر ہنصور ﷺ خوش ضرر تے ہیں اور اھم تکلیف دینے پر ہنصور ﷺ ناراض و رکھی لکھتے ہیں
 میں اور عرض فرماتے ضرر تے ہیں۔

فاروق اعظمؓ کی حضور ﷺ سے رشتہ دامادی کے لئے کوشش:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت مہکثومؓ بنت علیؓ کی نو نرسوں ﷺ سے شادی کا مقصد ہم ورنہ ایت بقی
ممدرب جہاں میں سچا بہرہ ہا خصوصاً خدا، رشدین کے گھو قحقت ہا یہ چٹا ہے س سے ریاہ رشتہ
نبوی کی میت وعت وراہ معلوم ہوتا ہے۔

حادثہ خدای نے انقلاب میں ہی حاق نے پئی یہ تہ میں مراہ مہشیں نے بھی مختلف ندوں سے یہ
ہا قہ عمل یا ہے۔

حضرت عمر نے حضرت علیؓ کی بی بیہ حضرت مہکثومؓ بنت فاطمہؓ کے لئے
نیاں ہا پیا ہ بھیجی۔ حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادوں حضرت مہکثومؓ سے بیویوں
حضرت سبینہؓ کے فرماہا کہ مہکثومؓ کی شادی حضرت عمرؓ سے ریاں نہیں نے فرماہا
کہ یہ بھی مہکثومؓ کی طرح ہیں خواہ فیصلہ رے س پر حضرت علیؓ ناراض ہو رئے تو
حضرت سبینہؓ کے آپ کا دمن تھا، ورفرمایا کہ کے ہارے ہا آپ کی ناراضگی و
فرقت ہارے لئے ناقابل برداشت ہے چنانچہ نبوں نے بیہ مہکثومؓ کو حضرت عمرؓ
سے بیہ ریا حضرت عمرؓ کے کہا یا بہتہ بھی چھوٹی بی بی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے
رسوں ﷺ سے نہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

کل سبب و سبب یقطع بوم القامة إلی سبی و سبی وکل ولد اُم فإن
عصبتهم لأبہم ما حلا ولد فاطمہ فإنی أنا أبوہم وعصبتہم (۱)

ترجمہ:

”ہر تحقیق و مرتبہ قیامت کے دن تم ہو جائیں گے سوے میرے تحقیق و مرتبہ سے مراد
 بچے ماں کاں کا عصبہ کے سوے کی طرف ہوتا ہے سوے وائے کی ۱۰۰ کا یونٹ
 ن کا عصبہ واپس ہیں ہی ہوں“
 حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ س لے میں نے پند یا کہ میرے مرشد ﷺ سے درمیان
 ہی تحقیق و نسبت رشتہ سہی قائم ہو (تاکہ قیامت کے دن یہ رشتہ نجات کا فائدہ دے)
 ورنہ خوشی سے ہوس کو کہتے کہ وہ مجھے ہمارا دادا ہے میرے مرشد ﷺ سے رشتہ دہائی قائم
 ہو ہے۔ حضرت عمرؓ کی روایت مراد یہ حدیث ہے کہ وہ حضرت ابن عباسؓ سے حضرت
 ابن عمرؓ سے حضرت مسور بن مخرمہ سے لگی مروی ہے۔“

امام شامی کا فیصلہ و فتویٰ:

”خبر میں امام شامی نے عقیدہ کا ظہار سے بہانہ نہ کرے فرماتے ہیں۔“

بشهادة ما تقدم من النصوص الدالة على أن نسبة الشرف نافع لدرجته
 الظاهره وأنهم أسعد الأنام في الدنيا والآخرة لقد أكرم في الدنيا
 مواليتهم حتى حرم أخذ الزكاة عليهم وما دالت إلا لا يتساوون إليهم ولم
 يفرق بين طائفتهم وعاصيتهم فكيف ومع أنهم مكرم لأحبهم ومفضل
 على غيرهم لمصيتهم مستبوعون نسبة حقيقة إلى أشرف المحبوبين
 وأفضل أهل الأرض والسموات الذي أكرمه تعالى بما لا يبلغ لاقه
 حق الكون لأجله وشمعه بما لا يحصى من أهل الكباثر المصيرين عيها
 فضلاً عن الصعائر وأسكنهم لأجله فصح الجنان وسبل عيهم رداء
 العمو والعتران أفلا نكرمهم بانقاد ولده الدن هم بصعة من حده ووبرفعهم
 إلى الدرحة العليا كما رفعهم على أعیان الأنام في الدنيا وحاشاه صلى

اللہ علیہ وسلم اُن شمع بالاباعد ونصعہم و مسی قرابہم لہ
ونقطعہم مجموعہ رسائل :-

حضرت نبوی صحابہ کرام و اکابرین امت کی نظر میں :

یہ تو اس مضمون پر ایک مستقل نکتہ تہنیت ہوا میں "حق" بے یمن حدیب و تعات پر آگیا یہاں جا گیا۔

خلیفہ رسول ﷺ اور آل رسول ﷺ :

خلیفہ رسول ﷺ افضل مشر بعد نبیہ حضرت بوکر صدیق کے بارے میں بخاری شریف میں آیا ہے کہ
"پ نے فرمایا

ارقسوا محمد افعی اہل بیہ ؟

یہ نوہی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ

حضرت رسول ﷺ کے اہل بیت کی روایت روایت سے روایت سے روایت سے
رشتہ سے سب سے درجہ تعلیم و تکریم و روایت کے حقوق کی پیروی کرتے رہو۔

یہ خلیفہ رسول ﷺ کی امت کو اہل بیت کے بارے میں وصیت ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت بوکر صدیق نے حضرت علیؑ سے فرمایا

"والدتی نسی بدہ لقراۃ رسول اللہ أحب الی اُن اصل من قرابی" [۱]

اللہ کی قسم میرے زایا یہ حضرت رسول ﷺ کے قربت اور اپنے رشتوں سے زیادہ صدیقی کے حق و تحقیق میں۔

شبہ الرسول ﷺ :

یہ حق روایت میں ہے کہ

حضرت بوکر نے حضرت حسنؑ کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور حضرت علیؑ سے رشتہ فرمایا

میرے باپ کی قسم میں ایسے آدمی کو ٹھکانے ہوئے ہوں جو تہی کا شہید ہے مگر ہاں شہید نہیں ہے۔ رحمت اللہ علیہ

ابو بکرؓ اور اہل بیت کی تعظیم:

تقریباً چار سو سال پہلے

حضرت ابنِ کثفان جو بکرے پاس آئے آپ اس وقت منبر رسول ﷺ پر تھے نہ اس نے اور نہ میرے باپ (رضی اللہ عنہ) نے منبر سے ترسائیں آپ نے فرمایا تو نے ہی کہا بے خدائی قسم یہ جگہ تیرے باپ ہی کی ہے پھر آپ نے ہمیں پھر مراء میں بٹھایا اور روئے کرے۔

پہچانت، تعلیم کی علی مشن ہے۔

مکرم اہل بیت حضور ﷺ کی ولیداری ہے:

حضرت انسؓ کا رشتہ ہے یہ قسم **میں** مسیحؑ میں شریک نہیں فرما تھے۔

حضرت علیؑ سے مراد یہ ہے کہ بعد سے ہو رہی تھیں اے لے جہاں تھیں گئے تھے۔
 صحابہؓ کے چوں نے طرف اٹھنے گئے۔ کون سے لے جہاں تھیں۔
 حضرت بوہرؓ آپؐ سے ایں جانب دیکھے ہوئے تھے آپؐ اپنی جہاں سے بہت گئے۔
 لے لے جہاں خدائی اور فرمایا ہوئے یہاں تک یہاں وہ تھے۔
 حضرت بوہرؓ ارمین میں تھے حضرت علیؑ کے چوں پر خوشی کے آثار تھے۔
 آپؐ نے حضرت بوہرؓ سے فرمایا۔ اہل فتنہ کی فتنیت صاحب فضل ہی جاتا ہے۔
 ان طرح کا واقعہ حضرت بوہرؓ کا حضرت عباسؓ سے دیکھا۔ اپنے تالیف میں ہے۔

سداوت کی زیارت بھی عبادت ہے:

میں حسد بہ دھنکی نے بھی ہے کہ

درحقیقت بوہڑ کے بارے میں کتاب کا بھی حیرت محاس سے ماحولت میں نہیں ہے تھے بدہ ساری سے راتے اور حقیقت محاس کی ساری کارباب تھے تھے بدہ زمین بہت سی روپاے آپ مانت سے ساتھ خصوصی نامہ مثبت مرنکی ایلجی بھاس سے چندہ کو بیون رلیاں۔

سیدنا میر مبین و راق مظہم رضی اللہ عنہ ے ہارے میں کتابت ہے آپ نے حضرت عباس ے ہارے میں فرمایا
حضور کی خوشی میں خوشی:

47

یعنی چچی سے ماما سے زیادہ خوشی ہوں۔

قرب الی اللہ کے لئے قربی رسول سے قرابت و تعلق:

بن عبد بن مالکی لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کو بارش کے لئے وسیلہ بنا کر فرمایا۔
 اے لہم تیرے نبی کے بچے کے لئے تیرے قریب چاہتے ہیں ورنہ اے اللہ
 شفقت علیہ کرتے ہیں ہیں تو اس بارے میں اپنے نبی کا یہ لحاظ فرما جیسے تو نے وہ
 نبیوں کا ان کے باپ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے لحاظ فرمایا تھا۔

منا تیرے نبی رویت میں ہے آپ نے فرمایا

اے لہم تیرے نبی کے بچے اور بقیہ بارش کی وجہ سے اے اللہ تیرے قریب علیہ
 کرتے ہیں یہ وہ تیرے قریب ہے۔ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ
 تو نے ان دونوں کے نبی کے باپ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے لحاظ فرمایا تھا اے لہم
 اپنے نبی کا آپ ﷺ کے بچے کے معاملہ میں لحاظ فرما، میں نے اے اللہ شفقت علیہ
 کرتے ہوئے تیرے قریب ہوئے ہیں۔

محدث بن حجر عسقلانی نے ابن عساکر کی تاریخ دمشق کے حوالے سے کہا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ
 بارش کو انہوں نے بار بار نماز سنتہ پڑھ لی۔ بارش نہ ہوئی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ

فل میں اس شخص کے لئے بارش علیہ روئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے سے ہم پر
 بارش برسا دیں گے۔

امیر معاویہؓ کو آپ حضرت عباسؓ کے گھر تشریف لے گئے ورنہ وہ نہ سمجھتا تھا کہ
 نے دریافت کیا کون ہے آپ کے فرمایا، انہوں نے کہا یہاں کام ہے آپ نے فرمایا
 ہاں تشریف لے اے ام آپ کے لئے لہم علیہ بارش علیہ کرنا چاہتے ہیں انہوں
 نے ہاں تشریف لے جسے۔ اس کے بعد انہوں نے بنی حاشم کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ پاک
 ہو کر چھپے پہلے قریب تنہا رہیں۔ جب وہ آپ کے قریب پہنچے انہوں نے انہیں خوشبو
 لگائی پھر ہاں تشریف لے آپ کے سامنے آگئے ان طرف تھے ورنہ وہ نہیں

ہا میں حضرت حسن و حضرت حسینؑ اور پیچھے پیچھے وہا تھے حضرت عباسؑ نے فرمایا
 اے امیر! ہمارے دوستوں کو ہمارے ہاتھ نہ مارنا۔ پھر آپ مصلیٰ پر تشریف لے گئے اور
 گھر لے ہو رہے وقتا کی اور کہا اے اللہ تو نے ہمیں ہمارے مشورہ کے بغیر پیدا کیا اور تو
 ہماری پیدائش سے پہلے ہمارے اعمال کو جانتا ہے پس تیرے علم نے تجھے ہمارے رزق
 کے متعلق نہیں رہا۔ نہ جیسے تو نے اسے شہوں میں فتنل یا بے اس کے شہر میں
 بھی فتنل فرما حضرت عباسؑ کہتے ہیں کہ ہم تعزیری اور بھی نہ بھرے تھے نہ خوب ہاں نہ
 ورم گدوں کو پانی میں چتے ہوئے آگے۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں:

حضرت مہر رضی اللہ عنہ نے ہمارے میں روایت کیا کہ آپ بھی حضرت ابو بکرؓ کی طرح بھی سویرا ملت
 میں حضرت عباسؑ سے نہیں ملتے تھے بلکہ سویری سے اترتے و دروازہ حضرت عباسؑ کے سواری کا رکاب تھمتے۔ یہ
 اس لئے کہ ان کا ادب دراصل حضور ﷺ کا ادب ہے۔

اہل بیت کی عبادت و زیارت عبادت ہے:

حضرت امیر مہر رضی اللہ عنہ کے ہمارے میں ی اندوں سے یہ واقعہ کتاب کیا کہ نبیوں نے حضرت زید بن
 حارثہؓ سے فرمایا کہ

ہمارے ہاتھ چھو ہم حضرت حسن بن علیؑ کی زیارت رنا چاہتے ہیں۔ حضرت زید سے
 تمہاری اپر ہوں تو فرمایا یہ آپ علم نہیں کہ نبی ما شہرین عبادت فرغش و انکی زیارت
 فتنل ہے۔

حضرت مہر رضی اللہ عنہ حضرت حسینؑ کو اندوں پر دروا میں نما لے چھتے تھے و مسجد میں بھی بر منہ بن کو در
 میں رکتے تھے ورن کی دہری رتے ان میں فرماتے چومتے تھے۔ بالکل ان طرح حضرت شیخین حضرت ابو بکر و

عمر سے بھی "تقوں" بے یب و تدابیر نے حضرت حسنؑ کو مسجد میں اور بن خطیبہؑ کو ایسے ہی یہ وہ فرمایا کہ ہم نے یہ بلند کی آپ سے وہ (بن علیؑ) سے دیر لے کر حاصل نہ۔

اہل بیت سب پر مقدم ہیں:

یہ ائمہ حضرت سیدنا عمرؓ کو پیش کیا تھا کہ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے۔ حضرت ابن عمرؓ نے جارت چاہی تو نہ لی گئی، مثلاً میں حضرت حسنؑ کی طرف سے انہوں نے ایسا نہ حضرت ابن عمرؓ کو جارت نہیں لی تو مجھے بھی نہیں ملے یہ سوچ کر وہ جس ہوئے حضرت عمرؓ کا گھر سے گئے اور وہ ہیں کی اطلاع ہوئی تو بوائے کے لئے بھیجے گئے تو حسنؑ سے فرمایا آپ یوں و پس ہوئے نہیں نے فرمایا کہ میں نے سوچا کہ جب ابن عمرؓ کو جارت نہ لی تو مجھے بھی نہ ملے۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا

”ابن عمرؓ کا آپ سے یا مورثہ آپ کو جارت کی شہادت ہی نہیں سب چاہیں چاہے“

”ہیں“

ولداری حسینؑ کے لئے ہمہ وقت بے چین:

یہ ائمہ ہمیں سے کچھ ملے گئے جنہیں حضرت عمرؓ سے تقسیم فرمایا بن میں حضرات حسینؑ کے لئے کہ نہ تھا تو آپ نے زیادہ فساد عام ہوئے کہ تہدید ہو گئے فوراً نہیں پیچھا بھیجا کہ حضرت حسینؑ کے برادر کے لئے بنا کر بھیجیں سب ملے بن رہے تو خواہاں پہنچا اور حسینؑ نصیب ہوئے۔ یہاں ہی بننے کی حقیقت وہ فرمائی گئی کہ وہ خطیبہؑ پر روزینہ جات میں حضرت حسینؑ اور دیگر خاندان نبوت کو سب سے زیادہ اہم سمجھا فرماتے تھے۔

قربت رسولؐ سے اس طرح پیش آئیں:

حضرت زید بن ثابتؓ کا یہ کہہ سنا کہ تقوں ہو جنہوں نے نماز سے بعد وہ ہیں پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہ حضرت زید بن ثابتؓ سے چہرے کی گام پھر کے چلے گئے تو حضرت زیدؓ نے منع فرمایا کہ یہ بے اہل بیت حضرت ابن عباسؓ کے فرمایا کہ ہمیں اہل علم سے ساتھ بھی معاملہ کرنے کا علم دیا گیا ہے اس پر حضرت زیدؓ نے حضرت ابن عباسؓ

کتاب توحید و ایمان فرمایا: "قرابت راس سے اس طرح پیش آنے کا مجھے حکم آیا ہے۔" ()

عمر ثانی اور اہل بیت :

حضرت علیؓ : میں نے اپنے سیدنا محمدؐ فرمائی ہیں کہ میں کسی کام سے حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس نہ ہوں جس وقت وہ مدینہ سے میرے تھے تو شہر کے لوگوں نے کہا کہ تم ان کو بلا لیا اور فرمایا ہے کہ میں نے اپنی خدمت کا قسم دیا ہے کہ میں اس شخص پر کون خاندان آپ کے خاندان سے زیادہ محترم و عزیز و محترم نہیں کر رہا ہوں۔

اولاد کی راحت سے انہیں بھی راحت ملتی ہے:

حضرت حسن مجتبیٰؑ کے پوتے عبداللہ بن حسن اشعث حضرت عمر بن عبدعزیزؑ کے پاس نو عمری میں آئے آپؑ کے پاس رہے تھے حضرت عمر بن عبدعزیزؑ نے آپؑ کو پابندِ جُذہ پر بھاری مارن کی طرف متوجہ ہوا ہے آپؑ کی قوم نے آپؑ کی عداوت کی اس پر آپؑ نے فرمایا:

”مجھ سے شکہ“ اُچی نے یوں سیاہ ورمجھے یوں محسوس ہوتا ہے۔ میں سے منہ ﷺ
 سے منہ سے سن رہا ہوں۔ فی منہ میرے جھرتا کھڑے جو میں خوشی ریگاں سے میں
 خوش ہواؤں، ورمیں جاتا ہوں۔ رشتہ رشتہ رہتا ہوں تو میں نے نئے نئے
 سے جو سوت پائے میں سے وہ خوش ہوتیں۔“

یہ درود بیت میں ہے حضرت عبداللہ بن حسن بن مس آپ نے پاس ہی حاجت سے شریف رہے تو آپ نے نہیں کہا کہ آپ کو جب کوئی شہرت ہو تو مجھے پتہ چھوڑا کریں یا لکھایا کریں یہ کلمہ مجھے اللہ تعالیٰ سے شرمسار ہے کہ وہ آپ کو میرے دروازے پر آئیے۔

نئی دستبرد بنامہ عزیز نے ہی اہل بیت پر لعن و لعین کے رواج کو ختم فرمایا۔ مرتدوں کو بقیہ سے حکم

• **جنگ**

اہل بیت سے حقوق کی بہت پامان ہو چکی ہے اس سے زندگی کی کشتی رو مرنے سے
رو م رہتا تو ان ماہیانی میں کون سے نہ رہو۔

قراہت رسول ﷺ سے پہنچنے والی تکلیف کو تکلیف ہی نہ جانا:

حضرت امام زکریاؑ ہامک بن نس نے بھی محبت اہل بیت میں دردناک مصائب برداشت سے ہیں۔
وہ یہ ہیں حضرت بن سیمان بن جہان جو کہ وہاں کے گمراہوں میں سے تھے جب انہوں نے حضرت امام صاحب
کو مارا تو آپ نے مارے مارے تو آپ نے ان وقت اس خوفناک واقعہ کی خبر سے بعد میں قراہت
رسول میں کی ہوئی ہو فرمایا۔

”اعوذ باللہ واللہ مارفع سوط عن جسمی إلا وقد حسمہ فی حل
لقراہتہ من رسول اللہ“

اہل بیت کی تکریم عین حضور ﷺ کی تکریم ہے:

حضرت امام عظیمہ رضی اللہ عنہ توحید خداوندی نبوت میں ہی تہید ہوئے۔
حضرت عبداللہ بن مبارک بن روایت ہے کہ جب امام صاحب بن طاہر حضرت امام محمد بن علی باقر سے
ہوں تو آپ نے تفسیر فرمایا کہ آپ شریف رہیں جیسے آپ بن تان سے ملے ہیں ہم پیوستہ ہیں فرمایا۔
”اللہ آپ کا رب ہے مارے لے اس طرح اس طرح آپ کے ناما حضرت
محمد ﷺ کا ہے آپ سے سچا ہے پر اس طرح مروجہ برتے تھے“

امام اعظم اور اہل بیت

شیخ امام جوینی فرماتے ہیں میں امام صاحب کی مودت اہل بیت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔
وقد کان الامام الاعظم ابو حنیفہ رضى الله عنه من المنسكس بولا.
اهل بيته الطاهرين و المنسكس بالا اتفاق على المنسورين منهم
والطاهرين حتى قيل انه، بعث إلى المنسرين منهم في ابامه انبيى عشر

الف درهم دفعة واحدة كرامة له وكان تأمر أصحابه برعاية احوالهم
 ونحقيق اموالهم والاقتضاء لآثارهم والاهدا بانوارهم ۛ
 ترجمہ تحقیق امام عظیم جو حینہ رخسارِ بندہ اہل بیت کے امتداد میں سے تھے وہ
 پناہ اہل بیت کے نفیہ و رخصت پر پھر ہونے والے ہیں سے تھے ہاں تا ہے
 کہ آپ نے اہل بیت کے لیے پر رست و جوانہ صومست وقت سے چھپے ہوئے تھے وہ بارہ
 ہزار ہجرت پیش خدمت فرمایا بطور رم ہے۔ امام صاحب نے راقیوں و اہل
 بیت کی رست میں ہر شہر و ریاست کی فراموشی و رست کی قوت کا کفر فرماتے تھے

امام شافعی اور حب اہل بیت:

امام شافعی پر حب ہی و اہلیت سے سببِ رخصت کا ذکر ہے۔ بین حقیقت میں رخصت ہوا تا نا۔
 نہیں بہت سبب سے بہت رخصت ہے۔ مزید وضاحت یہ ہے امام شافعی کے اصل شمار درج کیے جاتے ہیں جس میں
 ہوں نے ان کے معنوں کا جواب دیتے ہوئے حقیقت کو واضح کیا ہے۔ فرمایا۔

قالوا فرقت؟ قلب كذا ما الرقص دسی ولا اعما دی
 لكن ذولست غير شك حیر امام و حیر ہادی
 ان كان حب الولی رقصاً فانی ارقص العبادی ۛ

ترجمہ: سو کہتے ہیں کہ میں رقصی ہوں یا۔ میں نے کہا پر زبیر تر رقص میرا میں نے نہ عقیدہ۔ میں میں
 نے بہترین ماہر و راہی (علی) سے بے شک امتداد کی ہے۔ رقصی نہ بہت رقص ہے۔ میں سب سے
 رقصی ہوں۔

یک در موقعہ پر فرمایا

بارا کما قف بالمحصب من می
 سحرأ اذا فاض الحجيج الی می
 ادی أحت بنی السبی المصطفی
 واهنف بقاعد حسمها و الناس
 فیما کملتظم المواب الفائن
 وأعدہ من واجبات فرائضی

لوکار و فصاح ال محمدی فلسفہ النملانی اُبی رافضی ۱

ترجمہ: اے مومن! اے مقدر معصوب پر ہرے ہمارے میدان حیف سے جیسے
 وہاں ہر گھڑے ہوں کہ آواز جب نہ کہ جان مزاغہ سے مٹی نہ طرف وائی نہ
 سیلابی طرے نہ تھے ہیں۔ میں نے مصیبتی سے محبت رہا ہوں وہاں کہ وہاں دین
 میں تجھت ہوں۔ رحمت ال بیت کا نام رخصت ہے تو بن و نس کو رہیں۔ میں گلی
 رخصتی ہوں۔

بیت شریف کا خلاصہ یہ ہے۔ چوکی دنیا میں بات و رفتہ کے سے مصلح ہو جائے۔ میں وہاں ہی سے
 محبت رہا ہوں وہاں کو اپنے عقیدے کا حصہ و فرخ میں دین میں تجھت ہوں۔ میرے سب سے محمد پر طعنہ دینے
 و اے رحمت ال بیت و رخصت ہیں تو وہاں میں۔ میں بھی رخصتی ہوں۔
 یہ مرتبہ ماہ شافعی یہ جہد مجلس میں تشریف لے جہاں آں بی صاحب کے بعض ال علم تھے ماہ
 صاحب کے یہاں میں نہ نہ تھے اے ماہے کلام نہیں رہا گا یہ وہاں فضل و مال ہیں۔ قاضی میاض کہتے ہیں
 کہ یہ مرتبہ چھ ماہوں نے ماہ شافعی کے یہاں آپ کے اندر تشیع کی خوب دہ آپ آں ہی سے محبت کا ظہار
 کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا۔

لَا تَوَسَّوْا أَحَدَكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ
 أَجْمَعِينَ ۲

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک کو وقت تک مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ میں اس کے
 نزایک میں نہ رہا ورتا ہو سکوں سے زیادہ محبت نہ ہو جائے۔

و فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اتنی دہ میرے دوست و رفیق رہیں ورتتی ورنیک رشتہ داروں
 سے محبت کا حکم ہے۔ میں ایسی صورت میں رسول اللہ ﷺ کے نیک رشتہ داروں سے ہوں نہ محبت رہوں چہ اپنے
 مشہور شعار ہے۔

جس تاریخوں میں یہ بھی نقل ہے۔ آپ نے ہر وہ رشتہ دار میں ال بیت کے نہ تحریک کے ہاتھ

بھی آیا اور بیعت بھی کی۔ آپ کی شہداء فقہ تئیںف کتاب اور میں ہائیوں کے بارے میں معادلت کے مابین
فقیہ مسائل آپ نے حضرت علی کی تحریروں سے مستنبط کیا ہے اور حضرت علی سے تمہیں وہ قول کا دلیل بنایا ہے۔
بعض لوگوں کے حق کو دلیل بنا کر آپ پر شیعیت کا زور مگایا۔

امام احمد بن حنبل اور اہل بیت

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ محدث کے جلیل قدر صاحب روئے امام تھے اور ان کی علمی علم کے خمار میں اس قسم
کے مہارت و مزین کوئی طرح میں نہیں آتے تھے آپ کے اور میں مسئلہ فتنہ قرآن متبوع ہے جس میں آپ نے
حفاظت قرآن کا حق کیا یہی طرح اور کے عقائد میں مسائل میں آپ کی رائے میں صواب و موقوف کتاب ہے
آپ کے اور میں کون تریب سادات کی نہیں بھی بد مذہبوں آپ میں اختلافات کا شمار ہے مگر ماصحیت کا زور
متامل کے اور میں ہو تو آپ نے جذبہ تحقیق و بحث و باطل کے تحت آپ نے فتنہ ماصحیت کی ہر پورتراید
فرمان و رسیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ماراں بیت کی مہم افواج کیوں میں آپ کے لقب مناقب میں سے آپ کا مذہب
و عقیدہ کے چند نمونے درج سے جاتے ہیں۔

علی کا دفاع

ثم برى أحمد بعترف بخلافة علي رضي الله عنه وبراها خلافة وصرح
بدالك فقول "من لم ثبت الإمامة لعلي فهو أصل من حمار
سبحان الله! بقیہ الحدود وناخذ الصدقة ونقسمها بلا حق وحب له
أسود باله من هذا المقالة نعم حليقة رصه أصحاب رسول الله صلى
الله عليه وسلم وصلوا حلفه وعروا معه وحاهدوا وحجوا وكان سمونه
أمير المؤمنين راضين بدالك غير مكربين فحين له جمع له

امام اچھے ہیں۔ امام محمد حضرت علی رضی اللہ عنہ جبہ اللہ کے خلافت کو برحق سمجھتے تھے اور اس کی تائید بھی
فرمان فرمایا

"جو حضرت علی رضی اللہ عنہ جس کی مامت (خلافت) کو تسلیم نہیں کرتا وہ اُدھ سے ملے گی

زیادہ تر وہ محقق ہیں۔ نجان اللہ آپ نے صدہا شرعی قلم سے اور صد قلم سے یہ
 ہمنوں کیے اور تقسیم سے بغیر تحقیق کے "میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں" کی باتوں سے یا
 ہی خوب خلیفہ بن نہ ن پر سحاب ربوں رضی ہیں ن ن قلم میں نمازیں پڑھتے
 ہیں ن سے ہاتھ مل رہا ہوتے ہیں اور حج کرتے ہیں وہ آپؐ کی یہ مومنین
 سے لقب سے پارتے ہیں یہ رضا مندی اور صدق اس سے ہاتھ تھوڑے مومنون سے
 تابع ہیں۔"

احمد بن حنبل کا ناصبیوں سے علی کا دفاع

درامہ بن بوزی سے مناقب محمد کا جواب سے ہاتھ بوزہمہ بن تاب بن حنبل میں لکھتے ہیں۔

وبسشد فی الدفاع عن علی رضى الله عنه عبد واحد أحدنا دمه
 أو نفس حلافه ودالك لأنه في عهد المتوكل قد كثرت الطعن في ذالك
 الامام العادل سيف الاسلام إدكار المتوكل ناصباً أي من الدين
 ناصبون علماً العداوة ويطعون فيه فكان أحمد يرد أقوالهم وينذر
 حلافة علي ومواقفه رضى الله عنه فيقول "إن الحلافة لم تزل علماً بل
 علياً رسماً" ويقول علي ابن أبي طالب من أهل البيت لا نقاس بهم
 أحد" ويقول ما لأحد من الصحابة من المصائل بالأسايد الصحاح مثل
 ما لعلي رضى الله عنه"۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دفاع بڑے شہد و مد سے کرتے تھے جب
 بھی ان آپ کے شان میں طعن آ رہا کرتا یا نہ کہ وہ زمانہ متاقل عباسی کا تھا اور اس دور
 میں حضرت علی پر شدید طعن و تشنیع کی جاتی تھی یونکہ متوکل بھی ناصبی تھا بوجہ حضرت علی کی
 تشنیع سے ہمراہ رہتے تھے اور آپ پر طعن کرتے تھے تو امام احمد بن کی باتوں کا بوجہ آیت

وہ آپ کے فضائل منقلب آپ کی خلافت کی حقانیت بیان کرتے ہوئے فرماتے
 ”بے شک خلافت نے علیؑ کا زہمت کی بخشش بدلہ لی نے خلافت کو زہمت بخشی“ اور
 فرماتے ”علی بن ابی طالب اہل بیت میں سے ہیں نہ آپ کی کو قیام نہیں یا
 چاہتا“ اور فرماتے ”اسی مٹی سے بنی ہے ہمارے صحیح سائیدے ہاتھ سے فضائل منقول
 نہیں۔ جتنے کہ سیدنا علیؑ سے ہمارے میں ہیں“

اتباع اہل بیت کی تصویب اور عاواۃ وفاق

الاس عدی دین منو کہم کے مصدق ہو ہر س مٹی شخصیت پر مانتا حق تعالیٰ کرتے تھے جن کا مذہب سون
 شاہوں کے مذہب سے مختلف نہیں رہتا تھا۔ چنانچہ امام تاجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھی جو کہ ظاہر اہل
 سنت کی تھی ورنہ امت اور غیرت اپنی سے جدا تے حضرت علیؑ کا دفاع کرتے اور ان کے فضائل و مناقب علی
 جان بیان فرماتے تھے تو مابین ان کے مابے ماب و ماب خاندانی رقابت رکھے ہوئے آپ پر تشیع کا مانتا
 نہ کرتے تھے آپ سے نہ مات کے جوہر میں شعور بھی مشہور میں جن ہم نے ارتق سراہا ہے۔
 نہ مات سے اس تشیع کی سیاب سے ہمارے اہل علم پر متاثر ہوئے۔ امام تاجی کی مناقب شافعی میں یہ تعداد ارتق

ب۔

قل لأحمد ابن محبی بن معس بسب الشافعی إلى الشعة فقال أحمد
 لمحبی بن معس: کف شرفک دالت؟ فقال محبی بطرب فی نصیحه فی
 قتال أهل البعی فرأیته قد إحتج من أوله إلى آخره بعلی ابن أبی
 طالب، فقال أحمد: یا محباً لك فمن كان یحتج الشافعی فی قتال
 أهل البعی؟ فإن أول من أبغی من هذه الامة بقتال أهل البعی هو
 علی ابن أبی طالب فاحتل ابن معس

امام احمد بن حنبل سے کہا یہ کیوں بن معین امام تاجی کو تشیع کی طرف منسوب کرتے
 ہیں امام احمد نے یوں بن معین سے پوچھا کہ تم نے یہ اس طرح سمجھا کہ یوں بن معین نے

جواب دیا کہ میں نے امام شافعی کے تصنیف (کتاب الام) میں باتیں سے قرآن
 و جنگ کے معاملے ایسے تو ہیں نے آپ کو شرم سے شرم تک حضرت علیؑ سے شہداء
 و حجاج رتے پیا۔ یہ امام محمد نے فرمایا۔ تم پر تعجب ہے امام شافعیؒ نے
 سندوں نہ رتے تو اس سے رتے نہ معاملہ میں۔ یونکہ اس مسئلہ میں سب سے
 پہلے باتوں سے جنگ کرنے سے صرف علیؑ کو ملتا ہے۔ یہ بات صحیح
 شرمندہ ہو۔

حضرت امام محمد بن حنفیہؒ سے لے کر امام شافعیؒ کے لئے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ وہ یہاں بیت کو قریب
 رکھتے تھے۔ وہ ان کو شہادت تھے۔ ان کا یہ معمول تھا کہ ان کے مجلس میں سب بھی کوئی قریشی نہ آتا۔ ان کو مقدم فرماتے
 تھے۔ امام محمد سب جیل میں تھے تو امام حنفیہؒ کو سب اہل بیت کے حرم میں پہنچے۔ ان باتوں اور شہادت کو دیا
 کرے رہتے تھے۔ امام حنفیہؒ نے آپ کو نہ ان کی تھی۔ سب حضرت عباسؑ کی والدہ ہونے کی وجہ سے انکی مغذات
 بیٹے کا کرتے تھے۔ امام شافعیؒ کو اہل بیت میں حضرت علیؑ کے فضائل بیان کرنے پر تنہا رہا۔ آپ کی جان بلی جاتی
 آپ پر بھی تشیع کا زور ہے۔

محمد شین کرام کے ہاں اہل بیت کا مقام:

محمد شین کرام کے ہاں اہل بیت سے امام حدیث اور بیت حدیث بہت ہی متبرک اور باعث شرف ہے۔
 چنانچہ محمد شین کے ہاں حدیث کی وہ سند جس کے تمام راوی یا سلسلہ راوی ہوں۔ اس بات پر وہ قویٰ سند
 ہو سکتا ہے۔ جب قرآنیتیں یہ بات کے تقویٰ تدبیر اور منہور سے نسبت کے باعث محمد شین کی بات سے
 مقیدیت کا منہ رہا۔

نمونہ کے لئے یہ سند کا تذکرہ کرے تاکہ یہ ثابت ہو کہ امام محمدؒ نے صوفیہ محرق میں امام
 امام نے شرح جامع لکیر میں اور حضرت مدنیؒ نے مکتوبات شیخ امام میں حضرت شیخ حدیث سرفراز خان صفدر نے
 ثوق حدیث میں اور مولانا ابوالکلام آزادؒ نے تذکرہ میں اور امام محمد شین کے اپنے کتابوں میں واقعہ درج کیا ہے۔

حضرت امام علی رضاؑ سے محدثین کی سماع حدیث

ہم حاتم تارن نیشاپور میں لکھتے ہیں ۔

”حضرت امام علی رضا بن موسیٰ کاظم جب نیشاپور تشریف لے تو انہوں نے حدیث زاحفہ سے نیشاپور کا عجیب بصورت حال دیکھا۔ یہ وقت نذرانوں آئیوں کے ہجوم و مہر سے تمام شدہ بودنبار میں چھپ چکا تھا۔ رستوں میں روگیا یہ ایک ایسے کو سوچا جان نہیں آتا تھا۔ پس نذرانہ آئیوں نے آپ سے خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اپنے آپ پر اس کے سند سے حدیث کے روایت کی اجازت مانگ لی۔ اس کے بعد حاکم ایہ حد سے مشرف و منتظر ہوں ان میں نذرانہ آئیوں میں وہ نظم و ترتیب محدثین امام بزرگ و محمد بن مسلم طویں بھی تھے ان کی التجا پر آپ نے چہرہ دروہتا کر پئے خوبون خدمت گاہان سے ان کے حکم دیا۔ وہ مخلوقات نے آپ سے روئے مبارک سے ایہ سے اپنی آنکھوں کو کھنڈہ یا آپ کے پیروں کی روئیں آپ نے کہہ دیاں تک لگی ہوئی تھیں۔ وہ انہوں کی ساری تھی نہ چھو چا رہا تھے۔ وہ پچھڑ کر یہ کہیں تھے۔ عاہ محدثین چا چا رہے۔ جب آپ تھے۔ خاموش ہو جاؤں خاموش ہوئے تو امام بزرگ و محمد بن مسلم سے حدیث کی خاموشی کا ظہور یا تو آپ نے رشا فرمایا۔

سلسلہ ذہب

حدیثیابی سیدنا الإمام موسیٰ کاظم عن أبیه سیدنا الإمام جعفر الصادق عن أبیه سیدنا الإمام محمد الباقر عن أبیه سیدنا الإمام علی بن العابدین عن أبیه سیدنا الإمام أبی عبد اللہ الحسن بن علی رسول اللہ عن أبیه سیدنا أمير المومنین علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہم قال حدیثی جدی وقرۃ عینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت سہمہ سے یہ عظیم مقبول ہیں۔

”اے اللہ یہ مجھ سے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں میں نے انہوں سے محبت
رکھا ہوں تو بھی ان انہوں سے محبت فرما ہوں سے بغض رکھے ان سے تو بغض
رکھتا ہے“

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے اور طبرانی میں حضرت سعید بن زید سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی۔

”اے اللہ مجھے ان سے محبت پہ تو بھی جس سے محبت فرما ہوں جس سے محبت کرے
جس سے بھی محبت فرما“

حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار

نبی کریم ﷺ نے حضرت نسیم رضی اللہ عنہ کہہ دئے پھر انہیں رکھا ہے اور یہ دعا فرما ہے
ہیں کہ اللہ مجھے جس سے محبت ہے تو بھی جس سے محبت فرما

وہ بات کہ جنہیں حضور کی بھی محبت میرے لئے نصیب ہو جو وہ محبت رسول کی اور طاعت رسول کا
دعویٰ تو کرتے ہیں۔ وہ کہتے رہے کہ میں نے حضور ﷺ کو ان سے محبت ہے اور کتاب و قرآن سے یوں محبت کرتے
ہیں۔ اور خدمت ہو جائے تو ان تمام سے ایسی محبت پیدا کی جائے جن سے حضور کا محبت ہے اور نہ ان میں حضور ﷺ سے
بہتر محبت فتنوں ہے۔

رشتوں کی پاسداری ہر مومن کی ذمہ داری

دین فہرست کی حیثیت کفرین تعلیمات میں سے ایک اہم معیشتی و اخلاقی تعلیم ہے۔ یہ بھی ہے۔ نہ بد عمل
کو مسلمان خود مبرا ہو یا طاعت پہ قربان رشتہ داروں سے عدم رنجی کرے ان سے محبت رکھے اٹھارا میں شریک
ہوں اور نہ ہر مانا رہے تو شریعت کے وقت سب سے زیادہ اُن کی مستحق قرار دیا قرآنی لحاظ میں

وَأَنزِلُوا إِلَى الْقَوْمِ حَقَّهُ -

قیہ ، ورشتہ اہل کو ان کے حقوق پہنچاؤ۔

ہر کون اپنے رشتہ اہل سے خیر خواہی ، کتاب محبت سے پیش کتاب اور اٹھ دو روپے کتاب ہے یہ وہ بزرگ
خاندان میں ہر عزیز ہوتے ہیں اور جس معاشرے میں تعلقات کی محبت موجود ہو ایک دوسرے سے صلہ رحمی
رہنے والے ہوں خاندان کے درمیان محبتیں ہوں یہ دوسرے کے دکھ درد ہانٹنے والے ہوں وہ معاشرہ امن
و مہمان کا گہوارہ اور نجات و بھائی چارگی کا آئین ہوتا ہے اور یہ معاشرہ قابل رشک سمجھا جاتا ہے۔

”پس ہر ایک کو شرعی پیمانہ کی محبت کو اپنی میں بٹھانا کر یہ سچیں کہ میرے اور آپ کے رشتہ اہل سے
صلہ رحمی کا تقاضا تمام ہے نہ کہ سن نہ نیت رحمت اللعالمین سرکارِ دو عالم کے رشتہوں کا تقدس ہمارے رشتہوں سے نہیں
ملتا میں اس لئے کہ این فطرت کی تعلیم ہے۔“

”مومنوں کے لئے اللہ ﷻ کی امت ن کے ہاں ہر فرد سے خواہ عزیز ہوتی ہے۔“

اور یہ مسلمہ مرفوعہ بات ہے کہ انسان کو ان سے بھی محبت و عشق ہونا ہے باطل کی طرح محبوب سے
متعلقین سے بھی محبت ہوتی ہے یہاں تک کہ محبوب سے اور دوسرے صیغہ حضرت امام مابن نے بیان کیا ہے
بھی بڑی اور ہونا پسند نہ کیا۔

یہ بات غیر منطقی ہے کہ ہمارے محبت کا ان کو رکھے لیکن اس میں سے متعلق ہیں میں تو رہا یہ کہ ہمارے
سے ہر کسی محبت ہو اور اللہ ﷻ نے ان کو دوستی کا سبب بنے ہمارے میں دین تک ہو۔ نہ کہ میں ان دونوں میں
سے بچاؤ۔

غیروں کی عیاری اپنوں کی سادگی یا بے رخی:

”ہمارے ﷻ نے اپنے اہل بیت رحمہم سے ہر ایک میں پیش کوں فرمان تھی کہ میرے اہل بیت کہ میرے
عدوت مسبب ہیں میں نہ تارتہ ہمد میں پیش کوئی کی سداقت سے بھری پڑی ہے۔“

”جس نے اور میں اہل بیت کچھ زیادہ ہی معلوم ہوئے ہیں وہ اس طرح نہ جو اہل حق سمجھے جاتے ہیں ان

زبانیں ان کے قلم اہل بیت کے ذکر سے ماتمیں ان کے جیسے مجاہدین میں حضرات رسالت اہل بیت کا تذکرہ
 اصرار سے نہیں ملتا ہے۔ ان میں یہ تاثر یہ خوف ہے کہ ہمیں ہم پر رخصیت کا طعنہ نہ پڑ جائے۔ یہ تقریباً طے کر
 گیا ہے کہ اہل سنت کے پاس تو یہ سچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعین کا ہی ذریعہ ہوگا۔ اہل بیت کا ذکر نہیں
 کرتے بلکہ ان کے فضل و کمال سے بھٹکتے ہیں۔

ماہر مفسرین کا اور تذکرہ ہے۔ رسالت کے ناموں اور عقیدت پر بھی غیروں کا قبضہ ہو گیا اور روحانی
 وارث یہ مانع ہو گئے ہیں کہ قبضہ چھڑنا تو وہر کی بات ہے پناہنا بھی ان کے مشکل ہو رہا ہے۔ یہ صورت حال
 تنہا مرنا ہے۔ رسالت رسول کے فضائل و تعلیمات مبارکہ کو ان کے جہنمی و مریخی مقاصد کے تحت اندھکی
 عقیدت کے دیر پر ان میں چھپا دی ہیں۔ انہیں اپنی منافقانہ روش سے ان کے لیے سچے تعلیمات مبارکہ اور
 فضائل کو بے نوا ہو کا تمام طبقات اہل علم اہل قلم اور صاحبان مسند و رشا کے ذمہ یہ کام ہے۔



نام و نسب

آپ کا نام نامی ہم رقی نعمت ہے اور وہ ماجد کا نام نامی ہم رقی ثابت ہے۔ انہی سعادت مند حضرات ثابت و ہم عظیم کیسے ورنہ کسے ایسے موثرین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ وجہہ نے برکت کی اما فرمائی جب یہ اپنے والد سے ہاتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ امام صاحب کا لقب جو مشہور ہو وہ امام عظیم ہے یہ لقب آپ کو صرف حاکم طرف سے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے و سوسے نیکو کاروں نے بھی کہا اور یہی ہے ورنہ جو امام ہے لقب سے بھی متبر ہوئے۔

جنس مانع نگاروں نے امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کو بنی تیمر کا مہوں میں بن سید بھی اور تحقیق بات یہ ہے کہ آپ ورکپ سے آباؤ جد آئرا تھے کبھی بن کے نام نہیں رہے۔ مشہور محدث محقق ناقد امام شیخ عبد الفتاح رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام بدر دین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ صبیہ میں لکھا ہے کہ اس کا نام امامت جہان فی تاریخ ہاں حرمان ہے میں امام عظیم سے چارے حضرت اسماعیل بن حماد نے فرمایا۔

وقال اسماعيل بن حماد بن أبي حمزة عن من أبناء فارس الا حرار
والله ما وقع على سارق قط

سچیل بن محمد بن ابی حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہم مسند فارسی و عربی و اردو میں اللہ کی قسم ہم پر کبھی نہ ملے گا اور نہیں آئے۔

اور ہر حصہ کی رمیت اللہ علیہ نے بھی باقاعدہ سند کے ساتھ ہی بات کمال پر اب
حضرت امام عظیم مدظلہ اللہ علیہ سے اور انہی کا اہل کے رہنے والے تھے مسلمان ہوئے
اور حضرت علی سے شرف صداقت حاصل کی اور کوئی میں جو کہ اسلام سے اور مخالفانہ ہونے
کے علاوہ یہ ہے کہ وہ اس کا روبرو ہاں علم صحابہ و بارگاہین کامسن و مخلص تھا۔ مررباش
پڑھ رہے ہیں۔

تمام بعض مائے نگاروں سے حضرت امام صاحب کو مودت و محبت ہونا کوئی نقص کی علامت نہیں ہے۔
 ہرے ہرے دل اللہ تعالیٰ کے درمیان قربتیں دیکھ رہی تھیں۔

تاریخ ولادت

80 ہجری میں کوفہ میں حضرت ثابت سے اس حوالہ کی بشارت پر مبنی حدیث شریفہ کا بچا مصداق اور حضرت
 میرا مومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اہل و عیال کی برکت و ثمرہ امام عظیم کی صورت میں متولد ہوئے۔
 حضرت امام عظیم خلیفہ مفسر تاجید و قیاس ہوئے تھے پہلی ہی سے علم کی طرف رغب ہوئے اور اپنے
 والد محترم کے ساتھ حج، افرامے اور سجادہ رسالت میں سے حضرت انس بن مالک خصوصاً طور پر مددگار ہیں اور امت
 روایت کی شہرت میں رشتہ پیوستہ کی تجارت ہی کا پیشہ تھے یہیں حضرت امام شافعی کے نسیبیت اور طبعی نیک خلق سے
 عمل طور پر علم کی طرف متوجہ ہوئے اور مندرجہ بالا سجدہ و خوب خوب زینت بخشی واری میں مبرز رہے۔

امام صاحب کو خزانہ عقیدت پیش کرنے والے ائمہ کرام

امام عظیم زمانہ ولادت علیہ السلام مناقب و تہذیب و توثیق میں محدث مدقق مدفن رحمت سے تھے
 قوس میں کہ "سما دنا مہین نہیں تو نہیں مشکل نہ اور ہے۔ اس سے اندازہ لگاتے ہیں کہ مذہب رجحان سے
 بڑے عالم اور فن رجحان سے ماہر تھے مؤرخین و مروج نگاروں نے اپنے ہی "تعلیق شریف امام عظیم کے
 مناقب میں لکھی ہیں۔ امام ابی زینہ علیہ السلام بن مہدی بن حجر ورن کی طرح اپنے عم کی ایک طویل
 فہرست ہے۔

ہرمت کی نیت سے ان چند عظیم متیوں کے مبارک ناموں کو تحریر یا جانا ہے "یوں نے امام عظیم کے لیے
 اپنے اپنے الفاظ میں خزانہ عقیدت پیش کی ہیں۔

(۱) امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی

(مت ۱۰)

(۲) ابی بن ہارون زمانہ ولادت علیہ السلام

(ام ۶۵)

- | | | |
|------|---|------------------|
| (۳) | ہام در لہجہ قہارک بن من رمتہ اللہ علیہ | (تہ ۱۰۰م عصر) |
| (۴) | ہام ہامانی جعفر بن علی بن حسین بن علی | (ستہ ۱۰۰م عصر) |
| (۵) | ہام حماد بن سیمان رمتہ اللہ علیہ | (ستہ ۱) |
| (۶) | ہام محمد بن ادریس شافعی المظاہر رمتہ اللہ علیہ | (شادیوں کے شمار) |
| (۷) | ہام حمد بن حنبل رمتہ اللہ علیہ (تہ ۱۰۰م بخاری) | (شادیوں کے شمار) |
| (۸) | ہام مسعر بن مد رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۹) | ہام یوب لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۰) | سیمان بن م ن شمش رمتہ اللہ علیہ | (تہ ۱۰) |
| (۱۱) | ہام شعبہ بن حجاج البصری رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۲) | ہام غیاث شامی لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۳) | ہام غیاث بن عیینہ لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۴) | ہام مغیرہ بن لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۵) | ہام سعید بن عروہ البصری رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۶) | ہام حماد بن زید البصری رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۷) | ہام قاضی شامی لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۸) | ہام قاضی عبد اللہ بن شامہ لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۱۹) | ہام یحییٰ بن سعید القطان البصری رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۲۰) | ہام عبد اللہ بن مبارک مہتری لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی خاص) |
| (۲۱) | ہام قاسم بن مہتری لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |
| (۲۲) | ہام وکیع بن جراح لکھنوی رمتہ اللہ علیہ | (شادی) |

[illegible]

خاندان نبوت سے تعلقات

تعلقات کی ابتداء

ہم عشقم کے جد مجد نعمان بن مرزبان زہری کاہل سے عین و شرف میں سے ہیں صاحب فہم و
فرست و قی ہوئے تھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ و بعد سے اور خاندانتی میں مشرف بہ مدد ہوئے و ہر وہ منتقل
ہوئے۔ حضرت ہم صاحب کے پوتے حضرت ہامیل بن حماد فرماتے ہیں۔

حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ میرے ۸۰۱۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد
حضرت ثابت کہ حضرت میر مومنین سیدنا علی مرتضیٰ کے پاس سے جدا ہوا۔ حضرت
میر امام مومنین نے ان سے کہا کہ وہ ایسے خیر میراث کی ما فرماؤ۔ ہم اللہ تعالیٰ
سے امید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے حق میں حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی
وجہ کو صرف قبولیت دیا ہے۔

ماہِ وفیق غنی نے عبداللہ العمیر کی نے اپنے "سینٹ" اخبار کی "میری" سے "میں" تفصیل سے "ریا" ب
فرماتے ہیں۔

اما اسماعیل بن حماد بن عثمان بن ثابت بن عثمان ولد حماد فی سہ
ثمانیہ و درہم ثابت فی سہ الی علی ابن ابی طالب و ہو صغر و

دعاه بالبركة فيه وفي ذرئيه و نحن نرجوا من الله أن نكون قد !
 ستجاب الله ذلك لعلی ابن ابی طالب رضي الله عنه فينا. قال
 العمام بن الموربان أبو ثابت هو الذي أهدى إلی علی بن ابی
 طالب الفانودج في يوم سرور و قبل كان ذلك في المهرجان فقال:
 مهرجونا كل يوم .

ترجمہ: حضرت امام عظیمؑ کے پاتے کاٹیل اپنے دور سے ان کے دور و مدت ثابت
 کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ۸۰۰ ہجری میں پیدا ہوئے ورنہ کئے و مدت
 ثابت کو دس تالی کے پاس سے جیاد یا جب آپ چھوٹے تھے تو حضرت علیؑ نے ان
 سے ورنہ کے روایت سے برکت کی احادیث فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے
 امت سے امید ہے کہ وہ احادیث حق میں نہ ور قیوں ہوں و انہما نے حضرت علیؑ
 سے ورنہ کے ان فی وہاں یہ پیش کیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ہمارے دن ہی نیکو ہونا
 ہے۔ بعض نے کہا کہ جان سے ان فی وہاں پیش کیا ہی تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ہمارے
 ہر ان جان ہوتا ہے۔

گویا یہیں سے ہی اس سعید خاندان کی خاندان نبوت سے حقیقت و رندانی تعلقات کا پرست و احترام
 آغاز ہو جو وقت کے ساتھ ساتھ مضبوط سے مضبوط ہوتا گیا و روحانی علمی و ادبی قربتوں میں صاف و
 مضبوطی پیدا ہوئی تھی۔

خاندان نبوت سے کسب علوم

خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں و ماہ سمری ہمارے حنیفہ میں رقمہ میں ہے کہ
 یہ دفعہ وہاں حنیفہ منصور کے امام عظیم سے ہو گیا۔ آپ نے علم کن سے حاصل کیا
 تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کے تادم سے ہر نبیوں نے حضرت عمرؓ سے ہر

شہداء علی سے ورنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ورنہ حضرت امام عظیم قضا یا میں
عموماً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قضا یا پر عمل کرتے تھے ۔

”خبرایوں نہ ہو کہ“ ہاں نبوت سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے قضا یا پر عمل کا عظیم
رہبت لقب نصیب ہے ۔

امام صاحب کی حضرت علیؑ سے روایات

چنانچہ حضرت امام عظیم با صیغہ کے مجموعہ روایات جامع ”ماہد“ للکلمہ رزوی میں آپ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ
سے مرفوع و موقوف روایات کی تعداد کم و بیش ۵۸ ہیں اور امام محمد بن حسن کی کتاب الآثار میں آپ کی حضرت
علیؑ سے ۲۹ روایات مذکور ہیں۔ بعض سائنس دانوں نے یہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے حضرت امام عظیم کی بشارت بھی نقل کی۔

مشاجرات میں سیدنا علی المرتضیٰ مجتہد مصیب

امام عظیم سے اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جوڑیاں لگتی تھیں۔ ان میں حق و صواب حضرت علی رضی اللہ عنہ
و جہد کی جانب تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین کی کوئی نام میں نہ آتا تھا۔ ان کا وہاں قتل کیا گیا نہ تھا۔ نہ کو
یہ بھائی نے کسی کوئی پروا نہ تھی۔ چنانچہ امام موفقی لکھی اپنے کتاب مناقب میں صیغہ میں امام صاحب کا رشتہ نقل
کرتے ہیں۔

قال ما قاتل أحدنا علياً إلا وعليه أولى بالحق منه ولولا ما سار علياً فسهيم
ما علم أحدنا كيف السيرة في المسلمين ۛ

ترجمہ فرمایا حضرت علی سے کسی نے نہ لڑی نہ حق علی سے طرف رہا اور حضرت
علیؑ یہ سب چھوڑ کر چلے گئے۔ انہوں نے اپنے مسائل کا حل ہی نہ ملا
یہ ورنہ موقع پر رشتہ فرمایا

لا شك أن أمراء المؤمنين علياً لما قاتل طلحة والزبير بعد أن

بائعہ و حالہا ۲

بہ شہر میر مومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ وقت ن اونوں سے من زکی تھی

جب کہ نہوں نے بیعت کے بعد ن ن مخالفت کی۔

یہ در موقع پر آپ سے اس کا یہ کہ آپ پر جس کے متعلق کیا رشتہ فرماتے ہیں تو فرمایا۔

فقال سارعی فیہ بالعدل وأهو عم المسدیں السہ فی قتال

اہل البعی۔

حضرت علی کا رویہ اس میں بھی بے صاف قوم سب مسدوں سے زیادہ اس

حقیقت سے آگاہ تھے۔ بل جتنی سے حرب و پیکار کا سد کی نظر یہ یا ب۔

اور اہل السہ حماتہ کا متفقہ حقیقہ یہ بھی بے حیاء کہ نہ سے بیان بھی یا ب کہ متواتر ت میں صوب سیدنا

علی رضی اللہ عنہ طرف تو یمن ن سے مخالفین کے بارے میں ثبوت نام بھی ناجائز ہے کہ ن کی نیت اخلاص پامی تھی

یمن جنتا میں صوب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے طرف رہا۔

حضرت امام عظیم سب سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہاتھ ہونڈے ٹریوں میں تن صاف اور قطعی مکتہ نظر رختے

وراس کا ہمد اظہار کرتے تھے تو بعد نے ہمارے حصر نوں بن کے اور کا خواستہ بدہ یا ن کے صدیوں پر نیہ و صدق

سے بپو کتے۔ امر ہ معروف و نہی من المکر کا یہ جذبہ ہی ن کے در وقت کے چہرے حکمرانوں میں مچا، در شمش کا

بنیادی ور نام سبب تھا۔

سیدنا علی المرتضیٰ کا درجہ فضیلت

خدا، رشتہ دین کے درجات فضیلت کے بارے میں آپ کی برائے نام برادر کی نقل کرتے ہیں۔

إِنَّهُ كَانَ بُعْضَ الشَّحْبِ ثُمَّ احْتَلَمُوا فَعَالَ أَقْبَهُمْ وَهِيَ رَوَاة

عن الامام علی "ثم عثمان وقال أكثرهم عثمان ثم علی وهو

الأصح في مذهب الامام ثم العشرة المبشرة ثم أهل بدو

پیشین (روبر مہر) کو فضیلت دیتے تھے۔ پھر آخرت ہو کہ حضرت

عثمان و علی میں کون فہنس جیں تو قہیل ہوں نے حضرت علیؑ کو فہسپ دی اور
 مام صاحب سے بھی یہ رویت نقل ہے میں کہ سیدنا عثمانؓ کو فہسپیت
 دیتے ہیں اور یہی مام عظیم کا صحیح مساب ہے پھر تشریف ہمیشہ ہر ہل بدر۔

اتباع علی کرم اللہ وجہہ

حیوانہ مزر چکانہ مام صاحب سے اس قضایا علیؑ مرم اللہ وجہہ کا کتنا مقہم تھا آپؑ کے جتنا دلی حکام
 مسائل میں سیدنا علیؑ کی رویت و مرم سے کو ترجیح دیتے تھے عدا و مثال اور وہ تیں بھی جانی ہیں۔
 مام عظیم عید سے بعد نو فہل د نہیں کرتے تھے میں ایک آپؑ نے چار نو فہل د
 کیے پوچھا یہ تو فرمایا کہ مجھے حضرت علیؑ مرم اللہ وجہہ سے رویت پہنچی ہے آپؑ عید سے بعد
 چار نو فہل د کیا کرتے تھے اس لیے میں بھی کرتا ہوں۔
 ایک اور رویت ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی جح نقل کرتے ہیں کہ مام عظیم نے رتہ
 فرمایا کہ حضرت سیدنا علیؑ رشتی کے فرمایا چار نو فہل د مرم سے کچھ کم منتہ ہے۔ اس رشتہ ارمی
 کی وجہ سے چار نو فہل د سے چار نو فہل د آرام سے رتہ کا مام نہیں ہو ہوں۔ رشتہ بنی کا ارمہ
 ہوتا تو میں اپنے پاس ایک درہم بھی نہ رکھتا۔

معدہ ہونا چاہیے کہ مام عظیم شہ من زندی سے ہی سیدنا علیؑ کی تہنیک و تہنیک ہر شعبہ زندی میں کرتے رہے
 و رہا اب ہم سے علیؑ کی رہائی ہے چاہے وہ مقتیدت سے پوری زندی کرتے رہے۔ اس نقل یا جائے تو حضرت علیؑ
 سے منقول رویت مام صاحب کے اتنے ہیں کہ اس باتوں میں بکھری ہوئی رویت کو جمع یا جاوے تو یہ ضخیم
 کتاب ہو جائے گی۔

سیدنا علی المرتضیٰ کا دفاع

یو مہ کے اور حکومت میں سادات مدنیہ پر قافیہ زین باہر ہوا اپنے مدعوتوں سے بہت تک تھی مام مرم بعد
 کہا جاتا و مرم مرم ہوں سے بھی بہت و شتم ہوتا تھا۔ حضرت امیر بن عبد ہزیر نے اس کو بند کر دیا۔ حضرت مرم یہ

کے بعد نبی کے دورِ خلافت میں اس رسالہ کو سنون و سن نصیب ہو لیکن ان سے بعد پھر وہی حالت بدہ میں سے بھی بدتر حالت ہوئی۔ یہاں تک کہ مجس و میفل و طبابت میں حضرت علیؑ ورن کے و و طہر کا نام لینا بھی حرام و مباحوت متصور ہوتا تھا۔ برے محمد شین آپ کا شیخ حضرت علیؑ کا نام نہ دیتے بدقول شیخ بہر پار تے و رہیت بیان تے حضرت رسالت حسین حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بارے میں کتاب یہ وہ بھی جب حضرت علیؑ کا نام لینا سوتا تو بوسب کہہ رہے ہیت تل رتے نام راری تل رتے ہیں۔

وكان بسو أمة لا بدكر عندهم علي وكل من ذكره عندهم
عاقبوه وكانت العلامة فيه أن يقولوا "قال الشيخ" كذا وكان
الحسن البصري إذا ذكره قال أبو ريب كذا

یو میہ سے اور حکومت میں حضرت علیؑ کا نام بھی نہیں لیا جاتا تھا جو بھی ان کا نام بیٹا اس کو کائنات پہنچانی جاتی و رائل علم ان کا نام لینے سے بچے بطور مامت تنج بہر نام دیتے تھے و حضرت حسن بصریؒ آپ و بوسب کہہ رہے نام دیتے تھے۔

یہ ابشت زدہ ماحول میں حکمرانوں کے دربار میں سیدنا علیؑ کرم اللہ وجہہ کا نام لینا ورن کی تعریف و تاج رنا سیدنا امام عظیم ہی کا خاصہ ہے۔

ما راری مراقب میں و قتل رتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قال كان بسو أمة يطلبون الفقهاء لأفناء فدعاني واحد منهم
فقال يا نعمان ما تقول أنت فاسترجعت وقلت هذا أول
مادعيت كيف لا أقول ما أدب به وقلبي فيها قول علي و بسو
أمة لا بدكر عندهم علي ولا يفتون برأيه فقلت قال من
قال هذا قلت علي ابن أبي طالب ذكر محمد بن مقاتل
أنه ابن هبيرة رادفه وقال بأبي القولس فأخذ أنت قال قلت
عمر عبدی أفصل من علي لكن برأي أبي أحمد

حضرت امام صاحب کی جرأت و ذہانت

ضحاک ہوفہ میں داخل ہو جس نے امام عظیم سے کہا تو چہرہ آپ نے کہا میں تجیز

سے تو یہ مومن نے کہا صحابین کے تجویز کرنے سے امام صاحب نے فرمایا کہ تم نے قتل کرنا چاہتے ہو یہ مناظرہ کرو گے جس نے کہا مناظرہ کریں گے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ یہ بات پر ہم ورتم میں اختلاف ہو جائے تو فیصلہ کن رہے گا فتح کئے گا تم جس پہ ہو مقرر رہو امام صاحب نے صحنہ کے ماحیوں میں سے یہاں کہا کہ تم یہاں ٹھہرو جس بات میں ہم دونوں میں اختلاف ہو تو فیصلہ کرنا پڑے آپ نے فرمایا کہ تم اس بات پر رضی ہو صحنہ کے لئے اپنی رضا مندی ظاہر کر دو۔ آپ نے فرمایا خدا حورب التحکیم یعنی تم نے تحکیم کو تسلیم کر لیا۔ اس پر صحنہ کے یہاں ہو رہا تھا۔

یاد رکھئے کہ سیدنا علی مرتضیٰ نے ان خارجیوں کو تہ تیغ کر دیا تھا امام موفق علی نے قہر کے نشیمل سے صحنہ کے ساتھ ہوئے وہ منظرے کے مومنین کیے ہیں۔ معلوم ہو کہ سیدنا امام عظیم نے غیر موفق و پریشاں کن حالات میں خلع کے سامنے و شریعت پر ورس سے ارمیون بھی حضرت علی مرتضیٰ و تمام اہل بیت سے ساتھ لگی محنت و عقیدت ہوئے۔ عیسیٰ کا تقاضا ہے اس کا عمل کرنا چاہیے کہ سیدنا علی مرتضیٰ رحمہ اللہ وہی کے بعد حضرت سیدنا حسن کو وریہ سیدنا حسن تختی و سیدنا معویہ کے ارمیون مصاحت کے بعد سیدنا میر معویہ نے خلافت کو ہی برحق جانتے تھے۔

خاندان نبوت سے رشتہ شاگردی

حضرت امام عظیم اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ساتھ یہی تعلقات کے ساتھ ہیں اور روحانی تعلق بھی رکھتے تھے جیسا کہ وہ ہو چکا کہ سیدنا علی مرتضیٰ سے بہت سے روایات مروی ہیں جن میں بہت سی روایات نہیں اہل بیت کے فراموش ہیں۔

حضرت زید سے علمی تعلق

حضرت سیدنا زید بن علیؑ سے بھی آپ کا علمی تعلق وہاں تھا کہ امام شہید آپ کے ہارمشان میں

سے شمار ہوتے ہیں اور حضرت زید مکتب مدنی علم و فنون میں ماحول تھے۔ آپ قرآن کے نام علم قرآن نے ماہر فتنہ اور حقاہ سے ماہر تھے۔

یہ روایت کے مطابق امام صاحب حضرت زید کے حلقہ درس میں دو سو سال پہلے چنانچہ امام صاحب فرماتے ہیں۔

شاهد زبد بن علی کما شاهدب أھنہ فما رأیت فی زمانہ
أفقه منہ ولا أعلم ولا أسرع جواباً ولا أبین قولاً لقد کان
مقطع الثوب ۲

میں نے حضرت زید بن علی کو دیکھا جیسے ان کے خاندان کے دوسرے حضرات
سے متعدد کا موقع مدد ہے۔ میں نے ان کے زمانے میں ان سے زیادہ
فقیر آدمی ورنہ کوئی پورا ورنہ صیحا جانے بوب ورنہ صاف فنگو
مرنے والے آدمی اس عہد میں مجھے کوئی نہ دے۔ درحقیقت ان کے پورا کا
آدمی اس زمانے میں نہ تھا۔

اس فرمان سے جہاں یہ بات مترشح ہے وہاں یہ بھی کہ آپ نے بہت سے مشائخ اہل بیت سے سب فیض
کیا اور خوب کیا کہ ان کی ایک ایک رویداد رکھی اور آپ کا پیرنا زید کے ساتھ تھیں ان رجب بھی مسلسل رہتا تھا ان کی
تفصیل پنے مقام پر ہے۔ جو رفقہ بوریہ و فخر زید کہ امام بوحنینہ سے اس کا کیا کہ آپ نے امام من
سے حاصل کی آپ نے اسل کے جواب میں جو فرمایا بدیت میں ہے۔

وقد قال ابو حنیفہ رضى اللہ عنہ لمن سألہ عن تلقی علمہ
فقال اکنت فی معدن العلم ولرمت فصحاء من فقہائہم أن
دالک بالنسبة لوند رضى اللہ عنہ فقد کان فی معدن العلم
امام بوحنینہ نے فرمایا اسل کے اس سؤل سے جواب میں کہ آپ نے کہاں
سے علم حاصل کیا میں علم سے کان میں مر رہا تھا وہاں سے فتنہ میں

یہ فقیر ہے اس کا سر مکیا (بوزھرہ کہتے ہیں) اس فقیر سے

مراد بن علی ہیں وہ وہ اس وقت مرزا محمد مدینہ میں ہی تھے۔

اس کے علاوہ حضرت امام زید بن مرتضیٰ کو فہم پہنچے امام بوحنینہ نے ان دریں مواقع کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا بلکہ مختلف محسوس میں وہاں جماعت سے مریدان میں بھی حضرت زید سے کتب فیوض فرمایا۔

امام بوہرہ ان مشہور کتاب امام زید میں ہے۔

كان الإمام زيد من أکثر آل البيت فلا يذ

الكوفة وذاکر من بها من الفقهاء كعبد الرحمن بن أبي ليلى

وآبى حمزة السعمان بن ثابت وسمان الثوري

دوسری روایت ہے

رأى أبى حمزة الذى تتلمذ للإمام عبد ماحاء بالكوفة

وہاں بیت میں سے حضرت زید کے سب سے زیادہ شاگرد ہیں

حضرت زید سب کو فہم شریف سے قوموں کے فقہاء سے مذکور فرمایا ان

میں محمد بن حسن بن علی اور امام بوحنینہ اور غیاث ثوری تھے اور امام

بوحنینہ جنہوں نے امام زید کی شاگردی کی جب وہ کوفہ سے

سیدنا محمد بن علی الباقرؑ سے علمی تعلق

حضرت امام باقرؑ حضرت زین العابدینؑ سے بیٹے اور حضرت زید بن علیؑ کے باپ شریف جان ہیں۔ مدینہ

میں ہی قیام پذیر رہے۔ بچے وقت کے دست پر سے اہل علم اور مہذب خلق تھے۔ حضرت امام عظیم کو بھی آپ سے

علمی و روحانی فیض حاصل کرنے کا خوب مواقع مل چکا تھا آپ کے تلامذہ ان ذروں نے امام باقرؑ کو آپ کے بار

مشارکت میں مرید رہا۔

امام ابی نے تدریجاً خط میں امام محمد باقرؑ کا صاحب کا تلامذہ بن گیا اور پھر بھی بیان کیا کہ آپ

نے امام باقرؑ سے رہائش بھی لی۔

حدث عن عملاء و نافع و محمد الباقر۔

آپ نے حضرت علی بن ابی رہا حضرت نافع و حضرت محمد باقر سے

حدیث بیان کی ہے۔

حضرت امام باقر سے رتار کے موقع امام صاحب سے مروی حدیث کی تحدید جامع مسانید و کتاب الآثار میں امام صاحب نے ہم پیش رو روایت سیدنا امام باقر سے نقل کی ہے ان میں یہ روایت نقل کی جاتی ہے۔

امام باقر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وجہ سیدنا عمر فاروقؓ کے چارہ سے پاس

آئے حضرت عمرؓ پر چارہ پڑی ہوں تھی آپ نے کہا کون شخص یہ نہیں کہ میں چاہوں۔

اس کا نام نامہ ہے رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں بجز اس چارہ پوش سے۔

حضرت امام عظیمؑ نے اپنے فطری ورع و اخلاص و سعادتوں سے ہمہ سے فائدہ میں بہت ثبات پون چنانچہ آپ کی شہادت حرمین میں علی پہنچ چکی تھی وروہ بھی جو فی میں یونہی سیدنا امام باقرؑ سے اٹھ میں تھیں فرمائے ورت آپ کی ملاقات اس سے پہلے ہی ہوئی ہوں چنانچہ جب سیدنا امام عظیمؑ مدینہ منورہ کی درمیان میں سے تشریف لے گئے ورم امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے چونکہ آپ نے شہادت سے حسد کی وجہ سے غضبناک تھیں نے یہ بات مشہور رائی تھی کہ آپ قیاس کے مقابلہ میں حدیث کو چھوڑتے ہیں چنانچہ امام عظیمؑ کی ورم امام باقرؑ کی پہلی ملاقات ورم میں ہوئے وہ اننگلوں میں حرج ہوئی۔ ملاقات کا یہ واقعہ مدینہ طیبہ میں پیش آیا۔ بعد میں سے بعد امام باقرؑ نے فرمایا کہ۔

آپ نے میرے مانا سے امین ورنہ حدیث کو قیاس سے بدلیا۔

امام عظیمؑ معہ اللہ

امام باقرؑ آپ نے یہ کیا ہے

امام عظیمؑ تشریف رکھتے تھے میں بھی مواہبہ طریق بیٹھ سوں یونہی میرے نزایب آپ کی

طریق حق امتیاز میں جیسے آپ کے مانا سچا ہے نظر میں۔

مس جناب مام ہا قرتشیف فرما ہوئے تو مام وحینہ بھی زانوئے دب تہہ رکے۔ پکے ماتھ بیٹھ گئے۔
پھر مزید منتلوں میں طر ح یونی۔

مام عظم
میں آپ سے تین باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کا جواب مرحمت فرمائیے۔
مام مکرور بیا عورت؟

مام ہا قرت

جہاں میں (یعنی قیامت میں) عورت کو کیا حصہ ملتا ہے۔

مام عظم

مرا کو وہ حصے اور عورت کو کیا حصہ

مام ہا قرت

یہ آپ کے مانا کا فرمان ہے۔ میں نے ان کے این کو بدن ادا ہوتا تو قیاس کے
مطابق آئی کہ کیا حصہ دیتا اور عورت کو ادا ہوئے عورت مکرور ہوتی ہے

مام عظم

چھ فرما یہ عازر مستجاب بارورہ

مام عظم

نماز

مام ہا قرت

یہ آپ کے مانا کا رشا ہے۔ میں نے ان کا قول تبدیل کر دیا ہوتا تو میں عورت سے
نہت کہ عیش سے پاک ہونے سے بعد وہ روزہ سے بھی فوت شدہ ہوتی ہیں اور
مرے۔

مام عظم

چھ یہ فرمائیے۔ میں زیادہ بخش ہے ہا نطفہ

مام عظم

والہی پیشاب زیادہ بخش ہے۔

مام ہا قرت

میں نے قیاس کے آپ کے مانا کے این کو بدن ادا ہوتا تو میں فتویٰ دیا کہ میں
سے نسل کرنا چاہیے اور خفقہ سے ومنوعہ لکھ جہاں میں یہ کام کیسے کرتا ہوں۔

مام عظم

چنانچہ آپ نے منتلوں میں مام ہا قرت آپ سے کھ رہی ہیں یہ ہوئے اور آپ کے چہ پر ہوئے اور آپ

کی تحریر بھی ہے۔

میں واقعہ سے تین باتیں سمجھ میں آئیں۔ پہلی یہ کہ حضور ﷺ نے بعد آپ کے وفات مبارک میں سے جس سے ملاقات ہو تو ان کی تعظیم و تکریم حقیقت و محبت تھی کیا حالے جتنا امام صاحب نے فرمایا اور اس میں وہاں نہ انداز سے پیش کیا جائے جیسا کہ صحیح پیر میں "مختصرات" سے پیش آتے اور نہ ہی بات بہ مشائخ و متذہبات طریقت و صوفیہ کے لیے جتنی سختی و سختی سے پیش آئی ہے تھی ہی حقیقت اور نہ "مختصرات" میں۔ حالت و فرمایا اور نہ زیادہ آریں۔ تیسری بات یہ کہ ایمان سے بارے میں غلطی محسوس ہوں یہ قسم کے شک و شبہات و معقولات و مخفیات انداز سے اور یہاں سے اور یہاں سے ہمیشگی مدح و ستائش سے کام نہ لیا جائے۔ صاحب مناقب نے فرمائی روایت نقل کی ہیں ان سے امام صاحب کی امام باقر سے ملاقات اور سب فیض اور امام باقر نے ہاں امام صاحب کی قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے یہ مرتبہ امام باقر نے امام صاحب سے مجلس میں فرمایا کہ کوئی ساریات میں تو مرہ چنانچہ آپ نے ان ساریات میں ان کا نہیں لے لیسے تھے فرمیں جو بات دینیے مجلس کے بعد امام باقر نے امام عظیم سے بارے میں فرمایا کہ امام جو حنیفہ کے پاس تھا وہی علم لے لے لے ہیں اور ہمارے پاس باغی اور روحانی علوم کے لئے ہیں چنانچہ امام صاحب نے خواہ امام باقر سے ان کے بعد امام زید سے ان کے بعد امام جعفر اور امام عبد اللہ بن حسن سے اور شریعہ میں امام موسیٰ بن جعفر سے روحانی علوم معارف حاصل کیے۔

فاروق اعظم اہل بیت کے نظر میں

وریں، قاتل مل نام صاحب سے حسرت مرے پارے میں جس پر ماسہ پاقہ نے فرمایا۔

اُولست تعلم ان عليا رُوح ابنته أم كلثوم بنت فاطمة من عمر
 بن الخطاب وهل تدري من هي حداثها خديجة سيدة نساء
 أهل الجبہ و جدہا رسول اللہ ﷺ حاتم السیسی و
 سید المرسلین و رسول رب العالمین و אחوها الحسن والحسين
 سید شباب أهل الجبہ و أمها فاطمة سيدة نساء العالمین ۛ
 یا آپ نہیں جانتے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی رطلثوم بنت فاطمہ ۛ

نہاں کا حضرت مر سے فرمایا اور یہاں تو جانا ہے۔ وہ مکتبہ کون ہے نہ
 کئی نائی یہ وہ خدیجہ ہیں جو بہت سی عورتوں کے سہارا ہیں اور نہ مانا
 حضرت رسول ﷺ ہیں جو نہ لہجوں سید المہدیین ہیں اور نہ کے بھائی
 حضرت حسن و حضرت حسین ہیں جو حنت سے ڈیو جو نوں کے سہارا ہیں۔ اور
 نہ کہ ماں سیدہ فاطمہؑ ہیں جو تمام جہانوں کے عورتوں کے سہارا ہیں

خود امام باقرؑ نے حضرت امام عظیم کے بارے میں یوں تاریخی کلمات رشاد فرمائے ہیں وہی بارہ نے
 تل یہ ہیں میرا۔ صرف بن عبد اللہ بن مالکؑ پٹی ہو مستند کتاب میں تل کی ہے روئی کہتے ہیں۔
 کنا عبد ابی جعفر محمد بن علی قد خل علیہ ابو حنیمة فسألہ
 عی مسائل فأجابہ محمد بن علی ثم حرج أبو حنیمة فقال لما
 أبو جعفر ما أحسن ھدۃ و سمتہ وما أكثر فقہہ۔
 امام حضرت امام باقرؑ محمد بن علی (باقر) کے پاس بیٹھے تھے کہ امام باقرؑ نے
 تشیف سے روئی مال کے بارے میں پوچھا امام باقرؑ نے نہ سب کا
 جواب دیا پھر امام باقرؑ نے تشیف سے گویا امام باقرؑ نے امام سے کہا کہ
 یہی چھ ن کا طریقہ مر رہا ہے مر یہی زیادہ ہے نہ ن فقہ۔

امام باقرؑ کہتے ہیں

وکل هؤلاء أئمة أخذ عنهم فقهاء العصر وأئمة الفقه فعن محمد
 الباقر أخذ أبو حنیمة و کتاب الآثار لأبى حنیمة فیه الروایات
 الکثیرہ عنہ وعن ابنہ جعفر

نہ مال بیت سے بہت سے فقہاء عصر نے کسب علم کیا یا خصوص امام محمد
 باقرؑ سے امام باقرؑ نے علم حاصل کیا آپ کے کتاب الآثار میں امام محمد
 باقرؑ نے بیسے امام باقرؑ کے اقوالوں سے بہت روایات تل کی ہیں۔

امام ابو موسیٰ جعفر بن محمد الصادق

سیدنا امام باقرؑ کی طرح ان کے خلف مرثید بے سیدنا امام جعفر صادق سے بھی امام بو حنیفہ نے بھی۔
روایتی روایت پر استوار کیا۔ مراد ان حضرات ایک ہی من و ماس کے تھے۔ انہوں نے ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں
سیدنا امام جعفر صادق کی موت ۱۴۸ھ میں امام صاحب سے دو سال قبل ہوں امام عظیم بن سے شان میں فرما
ماتے تھے۔

والله ما رأيت أحسن من جعفر ابن محمد الصادق۔

میں نے جعفر سے بڑھ کر کوئی فقہ نہیں دیکھا۔

بولمؤید لحو رزمی نے جامع مہدید میں امام عظیم کی یہ روایت نقل کی ہے جس میں آپ نے رشتہ فرمایا۔
میں نے امام جعفر صادقؑ کو خندق فقہاء میں سب سے زیادہ علم دیکھا ہے میں
کلتا ہوں کہ میں نے سب سے زیادہ انہی کو افتخار کا ماہر دیکھا۔ ۲۱

در جامع مہدید میں امام صاحب کی یہ روایت بھی ہے جس میں فرماتے ہیں۔

ابن ابی بوعیسیٰ منصور نے کہا کہ بو حنیفہ امام جعفر بن محمد پر ہے۔ فریشتہ میں ان
سے بڑھے مشکل حاصل تیار ہے۔ آپ سے ان کے بچے چاہیں، حاصل تاش ہے۔
امام بو حنیفہ فرماتے ہیں جب میں یہ کہے تو میں منصور کے ارباب میں آیا تو حضرت
جعفر صادقؑ سے وہاں میں جانب شریف فرماتے ہیں ان سے اس قدر مرعوب ہو کہ
منصور سے بھی نہ ہوتا تھا میں سے امام یا انہوں نے مینھے کا شمار یا میں بیٹھ یا۔
منصور نے حضرت جعفر صادقؑ سے محاسب ہو کہا کہ عہد اللہ یہ بو حنیفہ میں جعفر صادق
نے فرمایا چھا منسار نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا بو عہد اللہ سے وہ بچ چھے امام بو حنیفہ
کہتے ہیں کہ میں چوچھتا جانا مرتب ہو بایت جاتے اور فرماتے جاتے تم غلطی

موسیٰ جیوں نے ہوا مل مدینہ کا یہ قوس پ ور مار یہ نہیں بنے تھی ہمارے مافق فتویٰ
 دیتے اور بھی ن سے اور بھی ہماری مخالفت کرنے جتے یہاں تک کہ چاہتے مسائل تم
 ہوے کوئی مسئلہ باقی نہ چھوڑا مام جو ضیئہ نے فرمایا میں نے مام جعفر کو حاکم فتہا
 میں سب سے زیادہ علم دیا تھا ہی ہے میں سنا ہوں کہ میں نے سب سے زیادہ کئی کو
 فقہ کا مام دیا تھا اور فرمایا سب سے بڑا مام وہ ہے جو لوگوں کے اختلافات سے زیادہ
 وقف ہو۔"

فقہ سے چند باتیں متاثر ہوئی ہیں پہلی یہ کہ مام صاحب کو منصور نے طلب کیا تھا۔ مام جعفر سے مباحثہ
 ہو مین مام صاحب اپنے فقہ کی سعادت سے جہ سے اٹھتے ہی ثانی سیات و رفتہ بہت سے قتل ہوے یہ
 حادث کی بالالت شان ہے۔ وقت کے بڑے مام مطلق صحت کے سوجوان میں موسیٰ جیوں سے مرعوب ہوتے ہیں
 امر کی بات یہ کہ یہ فقہ منصور کی سات اشٹن سے قبل کا فقہ ہے تیسری بات یہ کہ اپنے ساتھ اسے علمی مباحثہ
 کے ہاں محجوب بن رہاں سے مصنفین نے ورسوٹ نظاروں نے باوجود مام مری سے مام جعفر صادق کو مام صاحب کا
 تاجر دیا ہے۔

جامع مسانید میں مام صاحب نے مام جعفر سے 1 سات رہنمائی کی ہیں۔ مام صاحب نے حرین کے
 قیام کے دوران در کوفہ میں مام جعفر سے تدریس کے موقع پر مام صاحب مقام سے سب فیض کیا۔ ہی سال ن کے ان علم
 معرفت سے بہت رپ ورن سے ظاہری و باطنی پر اہتمام میں قلمو ہوے۔

امام صاحب کو افتاء و ارشاد کی اجازت

مام یوسف بن زہیت نے مام زہری نے نقل کی ہے اس طرح ہے۔

عن ابی یوسف کان الامام یمنی فی المسجد الحرام اذ وہی
 علیہ الامام جعفر بن محمد الباقر ھطی الامام فقام فقال یا ابن
 رسول اللہ لو علمت اول ما وقعت لما قعدت وأنت قائم فقال

احسن قاب الناس فعسى هذا أدركت ابانی۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ نے مرمہ میں مسجد مرمہ میں فتویٰ
 اے رب تھے وہاں حضرت ابن محمد باقرؒ تشریف لے کر دوں میں تھے
 ہوئے۔ امام صاحب نے معلوم فرمایا کہ وہ آئے ہیں تو پوچھا کہ ہوئے
 عرض کی کہ بن رسول ﷺ آپ لے یہاں آئے یا کھڑے ہوئے کا
 حکم ہوتا تو برا نہ بیٹھا نہ انہوں نے شلگو رہا آپ نے فرمایا آپ بیٹھیے مرمہ
 فتویٰ ایسے۔ میں نے اپنے باپ کو جدا ہونے کی طرف دیکھے انہوں نے
 دیکھا۔

اس واقعہ سے امام صاحب کی امام جعفر سے قائم تعلق کا طرز کا اندازہ کاسطے ہیں حضرت امام صاحب کی تقسیم
 مرنے کے بعد امام جعفر کی تحسین و تائید کے کلمات مرنے کے بعد امام جعفرؒ نے یہ وہ عظیم سند ہے جو امام
 صاحب کے حصہ میں تھی۔

امام راری نے یہ مرمہ بیت تل کی ہے فرماتے ہیں

حضرت ابو عبد اللہ جعفر صادقؒ یہ ہر کونہ میں تشریف لے کر حضرت امام ابو حنیفہ
 پر تقسیم میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت امام جعفر صادقؒ نے بھی آپ
 کو بڑے عزت و مرمہ سے اپنے پاس بھایا انہوں نے آپ سے دریافت کیا حضور یہ
 من میں جس کی آپ تکی تقسیم کر رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہ حنیفہ میں بنان فقہ مرمہ
 امانت نے اہل مرمہ میں رہے مرنے میں ان کا کون ٹائی نہیں۔

یہ واقعہ وہاں تہذیب و عقیدت کا مظہر ہے جو آپ کی مرمہ بیت کے درمیان تھی جس کا ہر وہ فرقہ کو
 پورا پورا تسلیم تھا۔ امام جعفر صادقؒ کا یہ رشتہ انہوں نے مرق پر ثبت فرمایا۔

هذا أبو حنيفة أفعه أهل بلدة

یہ وحینہ ہیں جو کہ اپنے ہاتھ کے سب سے بڑے ٹیکہ ہیں۔

مہنا بو دو، لافانی سے یہ شرا نے ن سے رویت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مام
وحینہ صیت میں مام جعفر صادق کے بچے اور حنیہ ہیں اور یہ حضرت اوطائی مام صاحب کے بچے اور حنیہ ہیں۔
مام صاحب سے یہ رشتہ منقول ہے جو کہ اڑبیدہ کے مصنف نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیا تھا نقل کی ہے۔
یہ ن سادوں کی بات ہے جو مام صاحب نے حضرت جعفر کے خدمت میں سب فیض میں سے لے لیے۔

أما أبو حنیمة فقراً عسی جعفر بن محمد وكان يقول لولا الأسنان
(السان قصاهما فلهما لجعفر) لهدأت العمان۔

پس بو حنیفہ نے مام جعفر بن محمد سے پڑھ پڑھ کر لے رکھے تھے کہ یہ
۱۰ سال (جو کہ جعفر کے شاگردی میں سے لے ہوئے ہیں) نہ ہوتے تو نعمان
ہلک ہوتا۔

مام منامی میت صوفی، کائنات کے نگار مصنفین نے مام صاحب کو تصوف و سلوک کے مشائخ
میں شمار کیا ہے اور حضرت اوطائی جو کہ مام صاحب کے خاص شاگردوں میں سے ہیں ان کی شریعت ہی تصوف و
سلوک سے ہے مام بو حنیفہ "میں آپ سے سنا ہوا کہ مام جعفر سے لے کر تھے ہوئے لکھتے ہیں۔

ولقد عد العمام جعفرأهدا من شيوخ أبي حنیمة وان كان في
سنة

تحقیق عام، محققین نے حضرت جعفر صادق کو مام وحینہ کے ساتھ میں شمار
کیا ہے اور چودہویں کے نام عمر ہیں۔

حضرت ابو محمد عبد اللہ بن حسن بن حسن سے تعلق

حضرت سیدنا ابو محمد عبد اللہ بن حسن بن حسن جو کہ حضرت سیدنا حسن کے والد ہیں۔ حضرت مام
صاحب کو ن سے بھی روایتی بھی تعلق تھا آپ نے ن سے ہاتھ زانوے قلم تہہ یا تہہ ن مام صاحب

نگاروں سے امام عبداللہ بن حسن کو امام صاحب کا تماشہ پیش کیا۔ یہ ثقہ محدث و رسدوق تھے۔ امام صاحب اور غنیون ثانی جیسے کامران سے روایت کرنے والوں میں تھے وہ ان کے نزدیک قابلِ مروت و مراد شہ زندہ رہتے۔ خلیفہ بن عبد حمز سے یہاں تشریف لے تو انہوں نے آپ کی برائی عزت کی جہاں خلافت کے شروع میں خلیفہ سراج سے ملے تو وہ بھی تقسیم بجا بجا کر یہاں رہا۔ منصور نے عبد خلافت میں معاویہ راہوں ہو یا وہ ان کے اہل و عیال سے بہت برائی طرح پیش کیا منصور نے ان سب کو پابچوں میں بند کر دیا۔ یہ وہاں قید رہ کر کئی دنوں میں فوت ہوئے۔

منصور نے اور حکومت میں تمام عہدوں کے ساتھ صلہ و زیارتیں ہوئیں مین حضرت عبداللہ بن حسن و ان کے و اولاد ان کے دشمنوں میں باقی عہدوں و پیچھے چھوڑا۔ منصور نے انہیں ان کے شیعہ کے بنا پر امام صاحب کے شہیدانہ ہو رشہ یہ نکتہ چینی۔ نے لگے تھے یونکہ آپ عہدوں و بہت چاہتے تھے اور بہت سے عہدوں آپ سے ستادگی رہ چکے تھے اور انہیں حضرت عبداللہ بن حسن کے خصوصیت تھی۔ یہ منصور کے قید میں ہی شہید ہوئے۔ ان کے ہاں کئی کون سے وہ عظیم و عزم بیٹے محمد و مریم یہ بھی منصور کی شکر کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حضرت امام صاحب کا حضرت عبداللہ بن حسن سے نہ تو ثابت کا سلسلہ بھی رہا۔ امام ابو احمد نے مشہور تھینف 'بو حنیفہ' میں مناقب ابی حنیفہ کی اور مناقب بن زری سے دو سے لکھتے ہیں۔

وَأَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ قَدْ تَلَمَذَ لَهُ أَبُو
حَسَمَةَ كَمَا جَاءَ فِي الْمَنَاقِبِ وَكَانَتْ لَهُ بِعَبْدِ اللَّهِ مَوَدَّةٌ حَاضَةً
بِوُجُوهٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ فِي مَنَاقِبِهِ كَمَا تَلَمَذَ لَهُ
بِجَبِّهِ مَنَاقِبُ ابْنِ يَاقَانَ وَابْنِ حَنِيفَةَ كَوْنَهُ تَلَمَذَ لَهُ ابْنُ الْحَسَنِ
خَصْمٌ مِمَّنْ مَاتَ

مذہب حنفی کے قبولیت میں اہل بیت کا اثر ہے

اور "ابو حنیفہ" میں ہے۔ "غایت سے امام میں شیوخ میں اہل بیت کی تاثیر کارفرما ہے۔"

حسب القاری أن بعلم أن الصلة العلیمة بین الأئمة اصحاب
 المذاهب التي أنتشرت فی الأمصار كانت قویة إذ كانوا علی
 اتصال بأئمة ال البيت رضوان الله علیهم فأبو حنیفة کان علی
 اتصال بالأئمة محمد الباقر وابنه جعفر الصادق وعلی اتصال
 بالإمام رند ومن حمل رسالته من بعده من أهل البيت مثل
 الإمام عبداللہ بن حسن الندی مات فی حبس المنصور شهیداً
 مظلوماً كما حمل أبو حنیفة من بعد (۱)
 یہ امر مقام پر کھتے ہیں۔

وَأَحَدُ أَبْصَاءِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ وَكَانَتْ لَهُ بَعْضُ صَحْبَةٍ
 قَارِيَةً يَدْعُوهُمُ بِهَذَا جِيءَ كَأَنَّهُ سَجَبٌ مَذْهَبٌ نَزَلَ مِنْ هَلْ بَيْتٌ كَيْ
 أَرْبَابٌ عَمِّي تَعْلُقُ كَأَنَّهُ سَجَبٌ ۚ چلنے میں بہت بنیادی ورتوں کی ہیں۔
 ماہِ بُو حَنِيفَةَ كَأَنَّهُ تَعْلُقُ مِنْ هَلْ بَيْتٌ مِثْلُ مُحَمَّدٍ بَارِقٌ نَ كَيْ جِيءَ جَعْفَرُ
 صَادِقٌ وَرَمَاهُ زَيْدُ بْنُ مِلِّ وَرَنَ كَيْ جَعْدَنَ لَيْسَ لَيْسَ مَعْبُورٌ رَمَاهُ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ حَسَنِ سَ عَاصِمِي تَعْلُقُ تَنَ۔ عَمْدُ اللَّهِ مِنْ حَسَنِ وَهِيَ فِي حُدُودِ لَيْسَ مَنْصُورِ
 ۚ قَبْدٌ مِثْلُ مَنْظُورٍ مَا نَشَاهِدَاتٍ بِأَنِّ حَسِبَ كَأَنَّهُ نَ كَيْ جَعْدَنَ لَيْسَ طَرِجٌ رَمَاهُ بُو حَنِيفَةَ
 كَأَقْبَدُ يَدِي ۚ

وَرَمَاهُ بُو حَنِيفَةَ نَ نَضَرَاتٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ نَ كَيْ جَعْدَنَ لَيْسَ طَرِجٌ رَمَاهُ بُو حَنِيفَةَ
 ۚ كَأَقْبَدُ يَدِي ۚ

امام موسیٰ کاظم سے تعلق

حضرت علی موسیٰ بن جعفر کاظمؑ کے علم و فضل پر امامی مفسرین و مفسرین پر زبانی و قلمی پر زبانی شہد ہے۔ آپ حضرت

امام عظیم کا بہت بڑا دور عزت و فخر رہا۔ آپ کی قدر و منزلت امام کاظم نے اس میں بتائی تھی۔ اس کا تذکرہ اس روایت سے کیا جاتا ہے۔

أورد الثمة في تصيحه ما قبل لأبي حنيفة رحمه الله فقال نظر
موسى ابن جعفر الصادق إلى أبي حنيفة فقال له أبا العمان
فقال و كيف عرفني فقال قال الله تعالى سماهم في وحوهم
من أنوار السجود

یہ شیعہ ماہر نے اپنی تصنیف مناقب ابی حنفیہ میں لکھا ہے۔ سیدنا موسیٰ بن
جعفر نے جب امام ابوحنیفہ کو پہلی بار دیکھا تو آپ سے فرمایا: یا تمہاری بوحنیفہ
ہو عرض کیا: حضور مجھے ہی نعمان بن ثابت کہتے ہیں۔ آپ نے حضرت موسیٰ
کاظم سے پوچھا: حضور آپ نے مجھے ایسے پیچھا حضرت موسیٰ کاظم نے فرمایا
میں نے قرآن میں نہ سنا ہے نہ اسے پیشانیوں پر خدہ لگے ہوں گے۔

اس روایت کے مطابق امام عظیم کی اماموں کا حکم سے مہا قات و مر سب فیض بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس
طرح سے امام صاحب کو اہل بیت کے تین پشتوں کے میں جلیل القدر شیوخ کی معیت و یرت و تلمذ کا شرف و مر
سب فیوض خاص یہ و باطنیہ کا زریں موقع ہاتھ آیا۔ زب نمدب۔ حضرت سیدی و سند کی شام سید تقی اس حسینی و متہ کا
تقمم لعالیہ کا اہم مرتبہ خدہ اکا سے ہو فرماتے ہیں۔ آج بھی امام مومن کاظم و امام عظیم انہوں نے خدہ اکا میں ارباب
اجدہ کے انہوں کنروں پر آئے مائے سادہ خاک میں امام صاحب و سے ندرے کہ عظیم۔ و امام موسیٰ کاظم
و سے کنارے کو کاظمیہ کہتے ہیں۔ و حضرت امام کاظم کے حوٹ میں ہی حضرت قاسمی جو یوسف بھی مدفون ہیں۔

امام اعظم کے دور کے سیاسی حالات

امام ابوحنیفہ نے سامیہ و عربیوں انہوں کا اور پان کا یہاں مزق و مرط و حکمران ہا قریب سے دیکھا
کو کہ انہوں خاندان یب اور سے سے شدید دشمن تھے تاہم ان کی آپس میں سی چیزیں قدر مشترک تھیں یہ کہ

ملی رات پر تکی ٹکی تھی کہ حضرت علی کا نام بچاں میں نہ یا جاتا اور سر عام آپ کو نہ بھانپا جاتا
یہاں تک کہ مومنین حضرت مہمہ رضی اللہ عنہا نے مولیٰ سر پر خدمت کوس پر ہیہ میں بھانپا میں آپ سے
بھانپا کی حیثیت نہ دی (ناقصہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا مبارک اور آقا تو یہ نام پارک مسجد قم) اور
حضرت عبد اللہ بن زبیر سے خلاف شکر لکھی گئی عبتہ اللہ کی مرمت بہت بری طرح پڑاں برادیا اور عبتہ پر سنگ
باری کی یہاں تک کہ من کا ہوا رہا ہوا اپنے برکتوں سے خون میں نہا یہاں بھی دن دن صامت کا سلسلہ منقطع
رہا۔ مولیٰ کو رزح جی جسے حضرت حسن بصری نے اس مت کا فوجی قرار دیا ہے اس نے تو بل بیت اثنی کی حد
رائی کے بارنا نہیں دیا کہ جو جب آل رسول کے ترم میں شہید یا اس میں سرورہ شہادت حضرت عید
بن زبیر ہے۔ مولیٰ اور خدمت میں یہ شہادت قومی مصیبت کی یہ ہوئی عربوں اور غیہ عربوں کے ارمیان گہری
خون پانی گئی جس کا مت کوخت نقصان ہو۔

عباسی خلافت:

عباسی خلافت کی تریب چاہنے والوں نے سو مہ کے مظاہر کرنا نصالی جو نہیں نے مہیوں کے ہاتھ
رو رکھی تھی وہ پانچ مہیوں سے مت سے ملی رات کو کالیف بنیں ہا۔ خلافت عباسی کو ملی تو مہیوں اور
سے بدن خاندان سے اور میں رات کی حوصلہ فوری برآمدہ مرکا معمدہ یا سیا۔ یہن وقت گذرنے کے ہاتھ
عباسی خاندان کو سامی رات دن کے مہالیت ن کو خلافت ملی سے رقبت پیدا ہوئی اور منسہ عباسی کے اور میں یہ
معمدہ اپنے نبتہ کو پناہ چنا چے اس نے حضرت محمد نفس زبیدہ ورمہ میم کو شہید راہ اور حضرت عبد اللہ بن حسن کے
پارے خاندان وقیدہ ند میں اس ایا اور رات پر شک کیا جانے کا ورن کی مگر ملی کی جانے ملی ورن سے ہاتھ
اینے ہوں سے لے گئی زمین تک رائی گئی۔ اس طرح یہ اور بھی و اور پر گئی جس پر سو مہ چلتی رہی تھی۔ اس
طرح سو مہیے اور میں خدمت ملی کا نام بیہا مشغل تھا ان طرح ہوجاں کے اور میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا
نام بیہا مشغل تھا۔

امام اعظم کا سیاسی نظریہ اور اس کی بنیاد:

امام اعظم نے موسیٰ و مہدی دونوں دور دیکھے اس دور میں آپ دونوں سے خیانت نہ ہو سکتی تھی۔ یہ خیانت قریب ۱۰۰ سال پہلے کا واقعہ تھا۔ آپ کی سیاست و جہت و رویوں سے اس میں آپ کی حقیقت و مہم میں آپ کی شان سے خائب ہو کر انہوں نے اسے خدشوں نے آپ پر قریب سنا چاہا۔ لیکن اس میں نہیں مانتا کہ موسیٰ کا نام ہی ہمیشہ میں آپ کو بہت چھ بکھنے کا موقع ہوا تھا۔

چنانچہ آپ نے قیامی دور میں درتحتات میں ان موقع پر وقت کے صہرن کے مخالفت میں باتے اٹھائی دیتے ہیں۔ ان کی تفصیل دینی۔

آپ کی بھی ورتقہبی میدان ورحاں ورحوہیہ سے مقابہ میں حضرت سیدنا علی کے ورحاں کی جانب تہوہ۔ حضرت ورحوہیہ سے تھے ورتقہبی میدان آپ سے تہوہ کا جہاں ہو۔

۱۰۰ سال پہلے امام صاحب کی اہل بیت کی تائید و نصرت اور موسیٰ و مہدی کی سرکار مخالفت کا مزہ نہ نقطہ نظر ورسب مرہ معروف ورحاں لمنہر کا جذبہ نہ تہوہ۔ کیونکہ امام صاحب کے دور کے عالم استبداد میں مرہ معروف سے ہارے میں ورحوہیہ کی رائیں پان جان تھیں۔

یہ یہ کہ مرہ معروف ورحاں لمنہر کا حکم کا نقطہ بے یونہی ہارہ ورحاں کی حکومت بے اہد مرہ معروف ہارہ نہیں۔ اس روہن اہل حدیث ورحاں تھی۔ مرہ یہ روہ ہارہ حال میں مرہ معروف ورحاں لمنہر کا قتل تہوہ۔ حضرت امام صاحب ہارہ قتل ورحاں سے قتل تھے۔ مرہ معروف کا حکم ہارہ قتل ورحاں نہیں ہوتا۔ لیکن اس سے لے صورتیں بنائیں ورحاں طاقت حاصل کریں۔ مرہ معروف ورحاں پانچہ بن نظر یہ سے قتل حضرت رحاں ہارہ بن علی بن مہدی بن چنانچہ حکام اتران میں امام صاحب قتل کرتے ہیں۔

وایں وجد عسہ انا صالحی ورحاں برأس علیہم مامونا علی دس

اللہ لا حول

ہاں یہ سناں راتہ میرہ میں ورحاں کی نئی قیادت سے یہ آئی یہ ہوہو

لہذا ان میں قابل قتل تھا، ہر اپنے مسلک سے نہ ملے۔

تمام عربوں نے انی مرہا معروف کرتا ہے ہر اس کی پوش میں قتل ہوتا ہے وہ شہید و مجاہد ہوتا ہے۔
حیاتیہ میں ان کا مسلک بیان کرتے ہیں۔

لَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَنْصُرُونَ عَلَىٰ صَوْبِهِمْ وَلَمْ يَشْكُوا إِلَىٰ أَحَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ
مُجَاهِدٌ ۝

مجھتا ہے کہ میری نین کی ہر دھڑکنا صاف پر صبر کرے گا ورنہ سے آگے اس کا
شہدہ نہیں کرے گا تو پھر مرہا معروف ورنہ من لکنہ۔ مرنے میں یہ آدمی سے لے
انہی مضائقہ نہیں ہے ہمدہ مجاہد ہے۔

حضرت امام صاحب کے باب مرہا معروف ورنہ من لکنہ کا حکم انہی سے بڑھ رہتا ہے عمل و علم
ہے۔ ان سے لے کر وقت نہ ورنہ ہے خصوصاً حکومت وقت کی سدا کے لئے۔ ورنہ ہی خدمت میں ورنہ
مرجع خلافت شخصیت ہی اس عمل پہ قائمین سے حمایت سے جاسکتی ہے۔ یہ شخصیت ہر ماں بیت مشہور حضرت حسین،
حضرت زید بن علی، ورنہ سے حضرت محمد بن عبداللہ ورنہ حضرت برہم بن عبداللہ میں ہر جہہ ہم پون جاتی تھیں۔
امام بوہر جصاص امام صاحب کی یہ نقطہ نظر کو بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

هذه فريضة ليست كسائر الفرائض لأن سائر الفرائض تقوم بها الرجل
وحدده ۛ

مرہا معروف کا فریضہ ہمدہ سے فرض و شرط نہیں یونہی ہمدہ سے فرض آدمی
نزدیکی طور پر بخوبی جانتا ہے۔

ماں بیت ہمدہ ورنہ امام صاحب کے سدا کی تحریک تا بد میں وہ حاکمیت ہمدہ کی قتل کی جاتی ہیں ہمدہ
نزدیکی رویت کرتے ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أعظم الجهاد كلمة عدل
عند سلطان جائر ۛ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے ہاتھ طرہ حق ہے۔

اور اس کی حدیث خود امام صاحب سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم سيد الشهداء حمزة بن عبد المطلب ورحل قام إلى إمام جائر فأمره ونهاه فقتله -
حضرت حمزہ بن عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے رشا فرمایا شہداء کے سرور
حضرت حمزہ بن عبد المطلب میں اور وہ شخص نے جو ظلم و مہینے کا کم کے ہاتھ سے
ورائے معروف کا حکم دیا اور منکر سے روکا اس پر اس کو عاصم نے قتل کر دیا۔

حضرت زید کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ غالبہ:

حضرت زید بن علیؑ کے ہاتھ حضرت امام صاحبؑ نے تھام لیا وہ فرماتے ہیں کہ
"شیر بے خد کا کتا اس نے مجھے پئے، میں وہ حدوں تک پہنچنے کا اس وقت موقع
نہیں دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے خست نہ ہوں۔ نہ ن کی مت کہ معروف کا علم یوں
نہیں دیا، نہ منکر سے یوں نہیں رہا۔ خد کی قسم مجھے یہ چیز خست نہ آؤ تھی۔ میں محمد
رسول اللہ ﷺ سے ملاقات رہا کہ نہ ن کی مت کہ معروف کا حکم دیا، ہوتا نہ منکر سے
روک سوتا۔ خد کی قسم یہ رہتا ہوں کہ اللہ کی تاب نہ لے رسول اللہ ﷺ کی سنت کو جب میں
سے درست رہا تو اس کے بعد مجھے قطعاً پورا نہیں ہے کہ میرے لئے اس جانی
جائے اور مجھے اس میں جھٹک دیا جائے۔"

حضرت زید نے اپنی قسم کو پورا کر لیا۔ مرہوم معروف اور نہی عن المنکر کے پادش میں آپ کی غش مبارک وہ
ہاں سے اس وقت حکومت نے تختہ دار پر چڑھائے رکھا۔

حاجیہ مبارکہ اور حضرت امام صاحب کا غلہ یہ ہر فرما ہیں اور خواہ حضرت زید کی وراثت سے بعد بھی

کون سا ترم کی صداقت و تجدید دین کے مابقی جمیدہ مشہورہ پر نشست شامل کرے تو اس کا ہوبس کے یہ ہوگا کہ سے اپنی طاقت سے کون مر و تار میں۔

حضرت سیدنا زیدؒ کی تائید و نصرت:

حضرت زیدؒ ہم غلط سے اپنے وقت میں امر سے تمام اہل بیت میں سرمد و مراد شہادت تھے چنانچہ امام حضرت صادقؑ ہونے آپ کے بھیجے ہیں آپ سے ہارے میں کہتے ہیں۔

واللہ میرے چچا ام وکس میں سب سے زیادہ قرآن کے پڑھنے و سے سب سے زیادہ اللہ کے دین میں سمجھ رکھنے و سے درشتہ کاشیاں۔ نے و سے تھے خدایا قسم دین و حضرت انہوں سے لے یعنی انہوں نے متعہ مسائل کے لئے انہوں نے ہمارے خاندان میں اپنے حسیہ آدمی نہیں چھوڑا۔

ہے و سے ہارنا بعینہ منتہا محمد میں مشد مہ بن ہیل۔ شہ بن حجاج غین ثری و میر حم نے آپ سے لئے عقیدت و محبت کا وہا نہ نہا رکھے ہیں و آپ کی جد و جہد کی تائید و تصویب کی ہے۔

حضرت زیدؒ کے ساتھ امام صاحب کے رابطے:

حضرت زیدؒ نے شہ بن عبد الملک سے امر حکومت میں صداقت کی تحریک بھائی آپ ہونے میں شریف سے روایت سے مطابق امام صاحب بھی حضرت زیدؒ کی حمایت سے لے آؤں سے کہتے تھے۔ حضرت زیدؒ امام صاحب کے درمیان باقاعدہ مخصوص قصد ہوتے تھے۔ بن کے لئے امام صاحب مشورے پہنچا کرتے و مرمان تعاون بھیجے۔ تے تھے یہ قصد کا نام فضیل بن زید تھا اس کا بیان ہے۔

کنت رسول وند بن عیسیٰ ایسی حسنة

میں دھنندے طرف حضرت زیدؒ کا قصد ہو رہا تھا۔

معلوم ہونا چاہئے کہ اہل بیت کی دست گیری ہوئی تھی خصوصاً کوفہ میں لہذا زیدی امر ہے کہ امام صاحب بھی

مکرموں و غلاموں میں ہوں گے یونکہ آگے سے قحط کی خبریں کی پوری تعمیق مرتے ہیں۔
بازاری نے سب بٹرفیلڈ ہے۔

قال وبعث رندا إلى أبي حنيفة فكان أن دعني عليه فرقا وقال للرسول
من أنا من الفقهاء، فقال له سلمة بن كهيل وبرد بن أبي زياد وهاشم
البرد وأبو هاشم الرماني وغيرهم فقال لست أقوى على الخروج و
بعث إليه بمال قواد به

ترجمہ: حضرت زید نے امام ہاشم کے پاس پہنچا، امام ہاشم نے حضرت کے غم فرت
میں کہا کہ آپ نے کس سے پوچھا ہے؟ حضرت زید کے پاس فقہاء میں سے کن کا جانا
زیادہ سے زیادہ؟ سلمہ بن کھیل، برد بن ابی زید، ہاشم البرد، ہاشم الرمانی وغیرہ۔ فرمایا
مجھ میں۔ ان کی طاقت نہیں تھی۔ آپ نے فقہاء میں سے پوچھا تاکہ میں سے کون تو بہت ہو۔
امام ابی طالب یحییٰ بن حسین ہمدانی نے روایت میں فرماتے ہیں۔

ومن الفقهاء الذين أحلموا إليه وأحدوا إليه أبو حنيفة وأعانه بمال
کثیر ۲

ترجمہ: فقہاء میں سے انہوں نے آپ سے ملاقات کی اور علم حاصل کیا ان میں سے امام ابو
حنیفہ ہیں انہوں نے حضرت زید کی بہت سے باتوں کے ساتھ معافیت کی

آپ کی محبت اہل بیت اہل بیت کے زبان سے:

والفرق جہا فی نے مقابل الظالمین میں حضرت زید سے حدیث میں ہے۔

حدثني علي بن عباس قال حدثنا أحمد بن يحيى قال حدثنا عبد الله
بن مروان بن معاوية قال سمعت محمد بن جعفر بن محمد في
دار الأمانة يقول رحمه الله أبا حنيفة قد تحققت مودته لنافي بصره ريد
من علي ۳

لہذا ہاشم پر رحمت فرمائیے تحقیق ان کی محبت پر ہم سے کون کونسا وہ متحقق ہوئے ہیں

طرح نمونہ حضرت زید سے معذرت کی

مقابلہ لکچر میں حضرت زید سے بات میں کہا ہے کہ حضرت امام عظیم نے حضرت زید سے
پیامبر فضیل بن زید سے کہا۔

قل لزيد لك عدى معونة وقوة على جهاد عدوك فاستعن بها أنت
وأصحاب في الكراع والسلاح۔

ترجمہ: فضیل حضرت کو یہ یہ پیغام لکھا کہ آپ کے لیے آپ کے دشمن کے خلاف
یہ ہے۔ پس وہاں تمہارے آپ کے لیے ساتھیوں کے لیے سامان و عود کا
بندہ دست فرما میں

امام صاحب کو حضرت زید کی تحریک کی کامیابی کے بارے میں فکر حق تھی چنانچہ تحقیق کرتے رہتے تھے
اور حضرت زید کو قیمتی مشورے دے رہے تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت زید سے اس کن وکس کا آنا جانا ہے کہی قصد فضیل کا
ہونا ہے کہ حضرت امام صاحب نے یہ افہوا چھا کہ حضرت زید سے اس کن کن فتنہ کا آنا جانا ہے۔ اس سے
”آپ کی فکر و رہنمائی معصوم ہوئی ہے۔“

یہاں شہرہ کی معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک میں حضرت زید کا منشور دینا چاہے فرماتے تھے۔
”متم ہوں کہ اللہ کی کتاب و رس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف دعوت
دیتے ہیں اور تمہیں بتاتے ہیں کہ وہ مخطیوں سے بھرا رہا جو مکرور ہونے میں نہ
کو خیر سے پی و جو اپنے حقوق سے محروم سے گئے ہیں ان کے حقوق کی تک پہنچاؤ اور
مسلمانوں کا یہ ماں جو بیت لہاں میں جمع ہوتا ہے اس کو مسدود کی طور پر مسلمانوں میں
تقسیم کر دیا جائے۔“

”آپ کے ان اعلیٰ مقاصد کے لئے لکھائی گئی تحریک میں رہ نفس کے مدد بہت سے لوگ شامل ہو گئے۔
میں بعد میں بہت تھوڑے رہ گئے اور کوہ و مدد کے لئے نہ پہنچ سکے۔ یونکہ کوئی کورن و قبل از وقت پتہ لگا کر
نے کوہ کے لوگوں کو بھی سہارا دے کر نہ دیا۔“

امام صاحب کائنات کی حضرت زید کے تائید میں:

آپ نے فرمایا: حضرت زید امام برحق ہیں آپ کی تاریخ بھی برحق ہے میں آپ کا ساتھی ہوں۔ مناقب
میں ہے۔

کان زید بن علی أرسل إلى أبي حنيفة يدعوہ إلى معه فقال أبو حنيفة
لرسوله لو علمت أن الناس لا يحدونہ و يقومون معه قيام صدق لكس
أتبعه وأجاهد معه من حاله لأنه إمام حق لكني أخاف أن يحدوه كما
حدوا أباہ ۛ

حضرت زید نے قصد سعادت کے واسطے اپنے پاس بھیجا کہ میں کہ اپنی طرف دعوت
کے تو امام صاحب نے اس قصد سے پہلے مجھے یقین ہوتا کہ اب یہ وقت آپ کا
ہاتھ چھڑنہیں گے ورنہ آپ کی حالت میں ثابت قدم رہیں گے تو میں آپ کے ہاتھ
جہاں میں ثابت رہتا آپ کے مخالفین کے ہاتھ جب کہ آپ کو (سین وٹلی) کہہ رہا
یا یہ نہ آپ امام برحق ہیں یمن مجھے خوف ہے کہ اب آپ کو رہا کریں گے۔

حضرت زید کا جہاد بدر کی جہاد کی طرح ہے:

حضرت زید کے ہاتھ مل کر جہاد کرنے کے بارے میں آپ سے ہوں یا یہ تو فرمایا
فقال حروحه نصابی حروح رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر ۛ
فرمایا حضرت زید کا جہاد اے لے کھانا تختہ تالیف کے ہرے ان نکلنے کے مشابہ ہے۔
یعنی آپ سے اس حضرت زید کا جہاد ہوتا ہے مرہومہ وٹلی من امانہ کے لئے شہادت کی اس کی قدر
و قیمت مرادہ و شان غزوہ بدر کی طرح ہے اس سے مدد نہ ہوتا ہے کہ آپ اس قدر حضرت زید کے حمایتی تھے۔

مختلف النوع امداد

امام صاحب کو افضل شریعی عذر کے وجہ سے میں جو سب سے پہلے آپ نے بحیثیت پیر مفتی و مذہبی رہا

عے حضرت زید نے بارے میں درجہ باہمی کے کرپنا پور محمد اس آیا۔ یہ محمد آپ جیسے پورہ معروف مرنے
نامہ تیسرے وقت کا فتنہ کی وہ کام کرتی ب ہو یہ شکر شاید ہی رہے۔

میں آپ نے سفت زبانی نصرت سے بچے مان طور پر پورہ مدافہ میں بذریعہ قاصد مشورت مک
ب۔ چنانچہ رہ بیت میں ب۔

وَبَعَثَ إِلَيْهِ عَشْرَةَ أَلْفَ دِرْهَمٍ

ن سے طے قبال ہر درسم بھیجے۔

نام آپ جنس ثانی ہزارے ہجہ سے بنس نقش شریعت نہ رہے جس کا آپ نے ظہار کیا۔ کہ میرے
مہمانتیں میں جسے کون اور اپنے مہمیتا نہیں اور یہ آپ حضرت زید کے طون و صابر پر غماؤں میں تھا۔
ما صاحب کے خدشہ سے مطابق و قہ ہو یہ شکر میں بہت کم مان رہ گئے۔ اور جنس رہ بیت میں بن یہ
ن انوں میں آپ یہاں تھے۔

شہادت زیدؑ

علم و عمل تقویٰ و غیرت علی حق کا پیروں و تقاضا کا پہلا سدھن چلی ورتیقی عظمت و شریعت
یوں کے لے ہر پیار ہونا زید بن علی نے ہوں میں قیام یہ ورووں کو نصرت کی دعوت کی چنانچہ اہل ہوں میں سے
جنس رہایت سے مطابق 15000 ہند رہ ہزار و جنس رہایت میں چاہیں ہزاروں نے آپ کے ہاتھ پر
بیعت کی۔

آپ سے مداحی تحریک کے نام میں پورے حرق کا نور زیور عفت بن عمر جن آپ نے عدان جہانے
لے نیم صفر ۲۲ھ بدھن رات کی تعین فرمایا۔ اشمن اہل بیت نے اہل مدافہ کا شریعت مسجد عظمہ میں محصور ہو دیا
تا کہ ما صاحب کی نصرت نہ ہو سکے۔ اور حضرت ما صاحب پر شکر لکھیں۔ اس سبب ما زید کا قتل زہ وقت ہی
مقدمہ میں ترنا پڑا۔

اس تاریخی معرے میں انہوں شہر میں سے تمام میں زین و مان کا فرق تھا۔ معرے طہری کے بقول

حضرت زیدؑ سے ساتھ ۸ بجے تھے اور جنس رویت میں ۳۱۳ کھلی مسدوق ہیں۔ جبہ آٹن پندرہ دن کا شہر کے ساتھ میدان میں آیا تھا۔ یہ حضرت زیدیؑ کے فوج کی شجاعت اور عزم و توکل کا عظیم منہمق تھا کہ یہ حق و باطل کا معرکہ ہی رہزنی پاتا رہا۔

بل کوفہ کے طرف سے چپان شکنی نہ ہوتی رہزنی نہ ہوتا تو آپؑ نے مر کا میاب ہوتے یہ پیر شجاعت جبلت و تقویٰ پنے پند فدیوں نے ساتھ اسے رہا۔ یہاں تک کہ رات کو چاند آپؑ کی پیشانی مبارک کی بانیں جانب یسیر گامزدان میں پڑست ہو گیا۔ آپؑ نے ہاتھیوں کے ساتھ وچس گئے حزن بن زیدؑ کے گھر میں قیام پذیر تھے وہیں پر شہیر نامی طبیب کو دیا گیا اس نے پیشانی سے تیر چھپا تیر سے نکلنے کے ساتھ ہی آپؑ کی خدمت اور سے پہنچ گئی اس سے پند میرے بعد آپؑ کی روح مبارکہ پر زمری۔

آپؑ کے ساتھی آپؑ کے جسد طہر کے بارے میں سخت پریشان ہوئے کہ اس کو کہاں دفن کر کے چھپا دیں یہ نکر حکومت و اس کو معلوم ہونے کی صورت میں شہید بے حرقی کا خدشہ تھا۔ چنانچہ مٹی کا گھٹا لے کر یہ گھٹا میں یسیر نامے کے درے دفن کر کے اس پر پانی چھڑا دیا۔ عین حکام نے شہادت ہو گئی مٹی دیا۔ آپؑ کے یسیر سیدی خدائے و علیہ قہر معلوم ہوا کہ آپؑ کے جسد طہر کو گھٹا اور جمود کہ آپؑ کا مبارک کات مرجع بن قائم کے و علیہ یوسف بن عمر کے پاس بھیجا دیا۔ اس سے بعد ظاموں نے آپؑ کے جسد طہر کو سون دی۔ ان کا آپؑ کو سون دینا تکی ناپاک ہمارت تھی۔ اس کا قصہ رافضیوں نے چنانچہ بد پاک نے ان کو اس جہم کا مزا دیا کہ اتنے ہی موی حمر نوں کو روہوں کی شہادت کو جانی گاہاں رسوا دیتے تھے۔

آپؑ کا یسیر بیانیوں سے نکل کے شہر مان گئے عین وہاں بھی ان کو تلاش کیا گیا یسیر معرکہ میں آپؑ و فتح ہوئی عین پیر یسیر مکان میں چھپے ہوئے تھے کہ چھپ چھپ پڑا اور مقصد میں شہید رہا یہ گئے۔ آپؑ کی شہادت کی خبر جب امام بو حنیفہ کو پہنچی تو بہت بہادر رہے جب بھی آپؑ کا تذکرہ ہوتا تو تیرہ تیرے کی گھن بند ہو جاتی۔ اور حضرت زیدؑ کے اسرارے بیٹے حسینؑ و مدد بھی لاتے ہیں۔

حضرت برہم و زہد نفسانیہ کے ساتھ شریک جہاں بن کے شہادت کے بعد مدینہ میں رہ پڑش

رب حضرت جعفر صادق کے گھر میں رہنے والے تھے۔ ان کے جملہ علم میں سب فیض پا۔ حضرت زید کی شہادت سے بعد بھی حضرت جعفر صادق کے گھر میں رہتے تھے۔ آپ کی تعلیم اور پرورش انہوں نے ہی کی ہے۔ جب حکومت نے پیچھا کرنا ترک کیا تو پھر ظاہر ہوئے۔ سیدی و مہدی کی آمدی حضرت زید کی شہادت سے نفیس عینی امت کا تقم بھی آپ کے والد اطہار میں در آپ کے ماموں کی من سے ملتا ہے۔

اموی حکمرانوں نے طرف سے ابتلا:

آپ نے ایسا کہ امام ابوحنیفہ کے مزایا زید بن علی کی قدر بلند اور مرتبہ رکھتے تھے ان کے جہا کو بدرے جہا سے شہید کیا گیا۔ اس کے علم و فضل کی خصوصیات کے تحت مدح و تحسین تھے۔ ان کو خلیفہ برحق کہتے ہیں۔ ان کی ماں مدد و نصرت بھی کرتے ہیں تاکہ ان کے جہا میں شہید ہوئیں۔ ان کو بے ایمانی سے شہید کرتے ہوئے اچھتے ہیں پھر ان کی عظمت و شخصیت کے غش سے ہاتھ توڑتے دیکھتے ہیں تو امام صاحب جیسے صاحب غیرت علی حق کے لیے یہ سب ناقابل برداشت نہیں ہوتا؟ چنانچہ بعد میں ماموں و چچا رتات و عذاب و ماروں میں مطعون یا ہوگا۔ یونکہ ان کے بعد آپ کو ماموں کی حکومت سے جو مصائب پہنچے وہ ان کو قتل کے لیے موزن ہیں۔ ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

نائب موفق علی و رائے صاحب مذاکرات میں جہا و عیال یہ وقت صحف و منقول میں۔ کہ ماموں خلیفہ کے عامل کوفہ زید بن عمر بن شہید نے مام ابوحنیفہ کو ہر محکمہ قصاص و ثر۔ ان کی حفاظت و ماموری آپ کو تھوپیٹھ رنی چھی۔ حضرت جعفر صادق مام ابوحنیفہ کے علمی رجحان و ان کے اہل بیت کے صرف میدان کو چھوڑتے چلتے تھے۔ یونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ امام صاحب اہل بیت کے ساری ہیں اور ماموں کی حکومت میں ان کو ہر کاری عمدہ نہیں کیوں کرنے و بندہ ان کے بہانے سے صاحب چکانے کا موقع ہاتھ آئے گا۔ حضرت زید کے تعذبات ان کی مدد و ان کے حق میں دیے گئے تھے۔ ماموں حکمرانوں سے بھٹی نہ تھے۔ مہین ان کی وجہ بہت و رشادت و حلقہ ردت کے خوف سے بغیر نرم سے ہاتھ نہیں اس نکلتے تھے۔

ابن ہبیرہ کی سازش اور امام صاحب کی بصیرت:

عالم کی قسط زین

ابن ہبیرہ مونی اور میں کوفہ کا حاکم عراق میں سب فتنے برپا ہو رہے تھے تو ابن ہبیرہ نے عراق سے عالم و فقہاء کو اپنے گھر لے کر لے کر جمع کیا بن میں بنی لیلیٰ بن شرمہ و ابن ابی جندبہ بھی تھے اس نے ہر ایک کو ایک ایک منصب تفویض کیا۔ امام بوسینہ کو بھی کوفہ بھیجا وہ نہیں رہا عراق چلا گیا چاہتے تھے تاکہ کوئی فرمان نہ آئے بغیر جاری نہ ہو سکے۔ ورنہ ہی بیت لیاں سے ہائی چیف کی جرات کے بغیر نکل سکے۔ امام بوسینہ کے نظر آیا۔ ابن ہبیرہ کے یہ پیشکش نہ قبول کرنے کی صورت میں زام کو ب کا حلف لیا۔ بن تمام فقہاء نے حاضر ہو کر امام بوسینہ سے کہا۔ "خدا کے لئے آپ ہدایت میں نہ آ لے ہم آپ کے ہاتھی تھے ہم خواہی بن محمد کو ناپسند کرتے ہیں" یہاں پر یہ قبولیت کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہیں امام صاحب نے فرمایا

لو أرادني أن أعدله أبواب مسجد واسط لم أدخل في ذلك فكيف
هو يريد مني أن نكتب دم رجل نصراني وعقده وأحتنه أنا على ذلك
الكتاب فوالله لأدحل في ذلك أبدأ

میر مجھے شہادت دے کہ وہ رے شہر کے حاکم بھی آئے تو میں اس کے
قتل کے لئے تیار نہیں یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ان کو قتل کرنے کا علم صادر رہا وہ میں
اس پر مثبت رہوں بخدا میں یہ بھی نہیں رہوں گا۔

امام صاحب کی استقامت:

س پر بن لی لہو دے نہیں چھوڑے یہ درست ہے ہیں اور ہائی سب منسی پر ہیں۔ کھوس نے آپ کو قید کر دیا اور
موت تری رہا تک کوڑے مارتا رہا۔

نبیل تقاضا عزم و ہمت کا پیر نے پورے جذبے سے ساتھ ن منظم و ہر اشت یا ورتی صبر کا نام
یا نہ خواجلا اور نبیل کے حیران ہوئے کہ اس پر تو ہر کا میسر نہ نہیں ہو رہا چنانچہ ہلا دے اس پر بن صبر کا سے ہوا۔
وہ شخص تو ہمد بے رون ہے

بن صبر نے کہا کہ ن سے کہے۔ ہمارے قسم پادریں ہلا کے پچھنے پر ہمارے
صاحب نے فرمایا: ”رہو مجھے مسجد سے دروازے ٹھارے کا حکم بھی ایں تا میں اس
ن قلیل کے لیے تیار نہیں“ ہلا چھ بن صبر کا سے مدد ہو۔ اس قیدی کو کوئی سمجھانے
بھانے و نہیں کہ یہ مجھ سے مہمت کی طلب رہے تو میں اپنے لیے تیار ہوں
ہم دھنیہ کو پتہ پا تو فرمایا ”مجھے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے کا موقع دیا
جائے۔ اس پر بن صبر نے آپ سے رہائی کا حکم دیا تو آپ نے اس سے قید سے نکلتے
ہی مدد ملکر مدد دی۔ یہ روایت کے مطابق منسور رحمہ اللہ نے خوب میں بن
صبر کو مدد دی کہ تو نے ہمارے صاحب کو قید کیا ہے تو اس نے چھوڑ دیا۔

امام صاحب کی مکہ ہجرت

س تاریخی واقعہ سے یہ نہیں واضح ہوتی ہیں۔

- ۱۔ یہ کہ مولیٰ خمرن و عمل آپ کے اس شرعی تقاضوں کو پورے نہ کرنے کے اور حقائق کو جاننے کے
تھے۔ اس لیے آپ نے اس حکومت کا حصہ عنانی اور میں بھی پسند نہ کیا۔
- ۲۔ یہ کہ اہل معذرت و رجاءوں نے ساتھ نہیں لینا چاہئے چاہے اس کی تکی بڑی بھاری قیمت بھی دیوں نہ
رہنا چاہے و عزیمت ہی کا نام ہے ہر ہمارے صاحب کی پوری زمین عزیمت کی کہیں استخوانوں سے
مہارت ہے۔

- ۳۔ بات یہ کہ جب انہی نے این پر بن سے تو ہجرت کر لی چاہئے اسی لیے ہمارے صاحب نے مکہ کی طرف

بِعَظَمِ اَبَا حَنِيفَةَ وَ نَحْبَهُ وَ اَمْرُ لَهُ بِجَائِزَةِ عَشْرَةِ اَلِافِ دِرْهَمٍ وَ حَارِبَةِ فَلَمٍ
تَقْبَلُهَا اَبُو حَنِيفَةَ

ہیں مام ابو حنیفہ منسوب کے دور میں ہونے والے ہیں وہ آپ ن بہت تقسیم رہا اور
ظہار محبت رہا اور اس نے درہم و درہم ہدیہ پیش کیا تا مام صاحب کے قبول نہیں
کیا۔

مہاجر خدافت کے اعیوں نے اہل بیت عیوں کے حمایت کے نام پر خدافت حاصل کی تو شروع میں ن
کے ہوں پر وہ شخص معزز تھا ہوا۔ اہل بیت کا محبت تھا جس کے ساتھ غومپہ نے زبانیوں کی تھیں ن کے ساتھ یہ
وہ بنیوں مرتے تھے۔ اور مام صاحب ن اہل بیت کے محبت اور حضرت زید کی صرت اور ن سبب مویوں کے
ہاتھوں آپ نہ پنے و ن تکلیف اور منہ مہی ن کے نھر میں تھیں اس لیے مام صاحب کے محبت اور ن کی تقسیم
، زنی چیز تھیں ن کی طرح موفق نے شروع یا ب اور عباسیوں نے بھی منصور کے اور میں نفس ، کیہ اور ن کے بھوں
کے تحریک تک اہل بیت کے چھ موعودت رکھے اور ن کے ساتھ یہ اور ایچ بھوں میں کوئی سر نہ رکھی اس لیے
مام صاحب بھی ن کے لیے اپنے اس میں نرم گوشہ رکھتے تھے میں رفتہ رفتہ عباسیوں اور اہلیت میں کچھ پیر ہو
اور عباسی ختم منصور نے اہل بیت کو خدافت میں شریک نہیں کیا بلکہ اس نے اہل بیت کو اپنے خدافت کے لیے مدد
تجسس چاہنے ن کے ارمیوں و صلے پر جنے گئے حقیقت میں جس منشور کے تحت عباسیوں کو خدافت ملی اس سے انہوں
نے خوف یا اس لیے وہوں نے بیانی کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی۔

محمد بن عبد اللہ ذوالنفس الزکیہ کی تحریک:

ساتھ دہائی کے برسر حضرت عبد اللہ بن حسن بن حسن جو مام صاحب کے متا میں اور مدینہ میں قیام
پذیر تھے منصور کو ن کے خد و محسوس ہونے اس نے حضرت عبد اللہ بن حسن کو خاندان مہیت ہاشمیہ رفید رو پنا نچہ
قید ہی میں آپ کا نشان ہو۔

حضرت زید اور ن کے بیوں کے شہادت کے بعد سات سپاہیہ دیکھ کر یہاں تک کہ آپ تو سات

[illegible]

امام مالکؒ کا فتویٰ:

مامور لکھنؤ حضرت انس بن مالک نے آپ کے حق میں فتویٰ کیا۔ اور حاکمیت کا بیان کیا۔ اور ان کو کہ
 مدائن حضرت بنی قریظہ بن جریہ اور بنی نضیر کے مطابق مامور نے نفس زریہ کے ساتھ بیعت خلافت کا
 فتویٰ بھی کیا جب آپ کے یہاں کیا کہ ہماری روئے پر ابھی تک منصوبہ بیعت مامور آپ نے فرمایا۔
 تمہیں بیعت کرنے پر مجبور کیا گیا ہے مامور کی بیعت معتبر نہیں۔ مامور کے
 فتویٰ کے مطابق مامور کی بیعت کرنے سے یہاں مامور نے چھٹی بیعت کی ہے

حضرت امام باقرؑ کو اس فتویٰ کے سبب سخت تکالیف و رنج و کامن رہا پر انہوں نے کھائے اور مختلف طریقوں سے آپ کی سخت توہین کی۔ آپ پر تین کوڑا لگائی گئیں۔ آپ کے انہوں پر زہری ٹکل گئے۔ آپ نے امام محمدؑ کے تحریک سے ورنہ یہیں متقلد نہ ہو، مسئلہ پر جو منصور کے فتی سے منع کرنے کے زور و اثر سے بیوقوف یا جس سے امام محمدؑ کے تحریک کو خوب و مدد ہو، آپ کو مدینہ منورہ سے ایوان نبیؐ کے سامنے آپ کی ممت تھی بھی اس سے جدا ہونا پسند نہ فرمایا۔ اور آپ ہی ہاں یہ مسئلہ صاحب بطور ہوئے صاحب مدد رب نے نقل کیا ہے۔

قال ابن مافع كان مالك يرى أن الحرم من إداما باعوا لرممت البيعة
لأهل الاسلام ؟

ترجمہ: بن نافع فرماتے ہیں کہ ہم ہالک کے پاس جب مدینہ منورہ میں آئے ہاتھ پر بیعت خلافت کر میں تو تمام اہل اسیرہ کے لیے ن کا عمل معتبر ہے۔

حضرت امام شمس زید نے ہاتھ پر اہل حرملین نے بیعت کی اور غلام دوسرے بے اہل یا تھا اور یہ اس طرح قیاس میں نے وہی بات ہے۔ امام مالک صاحب نے ہاتھ نہیں کیا۔ امام صاحب نے ہاتھ اپنی وجہ سے ہی فوراً بعد آپ کو ختم میں لیں اور امام تذلیم یا شریک کی مدد یا ہے۔

امام صاحب کی کامیاب حکمت عملی:

دھڑکوتہ میں امام بوحنینہ اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ رادیت کی تاہم درمنصور کے مخالفت میں تھیں آپ اور اس مدرسہ میں مانیہ کی نصرت کی تلقین کرتے۔ ذہبت یہاں تک پہنچی تھی کہ آپ نے منصور کے قتل امام فوجی فہروں کو اہل بیت کے خلاف کرنے سے روک دیا تھا۔

رادیات میں موجود آپ یہ منصور کا بیٹا ہے۔ حسن بن قلیبہ امام بوحنینہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا "میرا جو کام ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں یا اس سے آپ ممکن ہے امام صاحب نے جو ہا فرمایا "جب خدا کو معلوم ہو جائے کہ تم اپنے سے پرنا ہو اور تمہیں اپنی جان ہدایت کرنے والی مسلمان کو قتل کرنے میں اختیار ہے یا جے تو تم اپنی جان و تباہ کرنا اور روہین مسموم کا قتل تمہیں پسند نہ ہو اور خدا سے عہد روادہ "ندہ یہ کام نہیں کروں گا۔ تو ان شرطوں کا پورا کرنا ہی تمہاری توجہ ہے۔"

حسن نے کہا "نیک منظور ہے میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ میں کسی مسلم کا بھی قتل نہ کروں گا۔"

حسن بن قلیبہ جو یہ منصور کا قریبی درقاتل تھا، اسے رادیت اس کا کام ہی منصور کے خلاف سمجھنے والوں کا قلع قمع کرنا تھا اور ان موقع پر اس نے یہ دیوبلی انجام دی۔ امام صاحب کے فراست و حکمت سے اس سے یہ ہمارے دیکھنا کہ جو کام وہ کر رہا ہے وہ ناجائز ہے اس لئے اس کو ہار دیکھنے کا سوچا اور اسے بھی یہ بات سمجھ میں آئی اور ہار رہا۔

امیر الہیم بن عبداللہ بن حسن کا خروج:

نبی تبار میں امیر الہیم بن عبداللہ بن حسن عدوی کے خروج کا واقعہ پیش آیا اور یہ بھی ۵۴ھ میں ہی پیش آیا اور
بصرہ کے اس کا آثار ہو اور امیر الہیم عدوی عاتقوں میں کامیابی نصیب ہوئی۔ امیر الہیم پہلے تو اپنے بھائی بنی
اس کے وقت تھے لیکن ان کے شہادت کے بعد ان کے بچے بیعت یا یہ رمضان کا واقعہ ہے جیسا کہ
صاحب الفاتہ اور صاحب مقاتل نے بیان کیے ہیں۔

چنانچہ منصور نے امیر الہیم بن عبداللہ بن حسن کو حکم دیا کہ وہ حضرت امیر الہیم کے خلاف شہر لڑتی
ہیں۔ تو اس کا عظیم کے پاس آیا اور تیاریاں منصور نے یہ حکم دیا ہے۔ امیر صاحب
کے فرما پر تیار ہو کر تیار ہو کر چلا۔ رقم کے اپنے عہد کو پورا کیا تو تم کا مہر
کے مرنے پہلے ہر پچھلے سب ناموں میں داخل ہو گئے۔ اس کے توڑ کی کوششوں اور
جہنم کی پھر منصور کے ارہار میں ملے۔ اور بائک اہل کہا کہ میں اس طرف
کار بھی نہیں رہوں گا۔ رہتہا کے حکام کی تعمیل خدا کی صحت کا جب ہے تو
میں یہ عادت بہت حاصل کر چکا ہوں۔ خدا کی مافروانی ہے تو مجھے اس کی نہ عادت
نہیں ہے۔

اس جو ب پر منصور نے نارضی ہو بہت ہیچ کتاب عہد یونکہ سب سے پر ناقابل اور سب سے وفادار
تہنیل اس کے سامنے اس کے حکم سے رہائی دے رہا تھا اس طرح حسن نے اپنے اس عہد کو پورا کر دیا جو بہ عفت ام
صاحب نے یہ تھا۔ حسن کے ہاتھ

’میں خدا سے عہد کر لیا کہ مسلمانوں کے قتل کا جو کام میں بہت (خدمت کے
شروع پر) کرتا رہا ہوں سب اس کی طرف ابھی نہ پٹاں گا۔‘

امیر صاحب نے اس حکم کے طرز سے یہ ’زمودہ‘ کا ترجمہ لکھ کر حضرت امیر سے رکن سے روکا یہ یہ

”وہی کو رو نہ نہیں بند یہ تکرار کو رو نہ ب دربار میں حسن کا بھائی حمید بن تھلہ بھی نہیں تھا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر جو اس کے بھائی بخلاف جاتا تھا تھکھڑا ہو کر آئے گا امیر مہمیں تقریباً اس بھر سے دم و گسٹس (یعنی حسن) کے اندر تھکھڑا ہو رہا ہے اس وقت سے نہیں اندیشہ پیدا ہو چکا تھا کہ یہ خیموں سے میل ملاپ رہتا ہے۔ اس بھر سے اس کے ہوش حواس بھی نہیں اب اس لئے میں اس مہم پر جانے کے لئے تیار ہوں۔

ابھی حمید بن عبد بنخت بن حسن نے حضرت مہمیں نے یہاں سے سینے میں یزید بن ابی مرثد کا سر بھی کا، جسے مدینہ سے روانہ لے گئیں میں پھر دیا۔ سب سے پہلے میں اس کا سر تھا جو نا پھر زید کا پھر اس کے بیوی کا سر پھر عبد اللہ بن حسن کے بیٹے محمد اور یہ تھکھڑا بن عبد بنخت بن حسن نے حضرت مہمیں سے بخلاف بھی عمری قیادت کی لعلہ لہ مار کب۔

حسن بن تھلہ کا اس طرح بغیر لگے پے و رخیل بہت سے منصور سے ہڑ جانا منصور کے لئے بہت ہی فکر کا باعث تھا۔ چنانچہ اس نے حقوق کے پے آئی گا دینے کہ دیکھو اس کا آنا جانا کس نکتہ کے پاس ہے جس نے اس میں تکی بڑی سی و فکری تہہ ملی رہی ہے۔

منصور کا تعاقب و تحقیق:

چنانچہ کارندوں نے تحقیق اس کے بعد رپورٹ دیا کہ

إِنَّهُ مَدْحَلٌ عَلَى أَبِي حَبِيبَةَ ۖ اس کا آنا جانا ہمصینہ کے پاس ہے

حضرت مہم صاحب پہلے ہی ان کے نظروں میں تھے اب وہ بھی یقین ہو گیا اور نہیں ثبوت مہم صاحب کے اہل بیت کے طرف اسی کا حسن کے عمل میں ہے۔ مہم موفقی کے یہ روایت کے مطابق منصور نے مہم صاحب و حسن دونوں کو زہر بھی دیا تھا۔

اس طرح منصور کے خیمہ کارندوں نے یہ اطلاع دی کہ مہم مہم بن عبد اللہ کا مہم مہم عظیم و مہم عظیم کے ارمیوں اس تحریک سے پہلے میں ہمدان بہت جاری ہے۔ منصور نے جب اس کی تحقیق اپنے ہمدان سے کی

والفرج وصیہ فی نے بھی امام صاحب نے دست برہیم کو ہاتھ کا وقعت مل یا بے بس میں آپ سے
ن ہوئے نے مرثیہ طور سے کا مشورہ ہے۔

کتب أبو حنیفة إلیٰ إبراہیم بشر علیہ أن بقصد الکوفة لیعدہ الربدیة
وقال له إلتها سراً فإن من هاهنا من شعثکم یستون أبا حنصر فبقتوبه
أناحدون یرفبه فیما توبک به ۷

منصور کی کامیاب سازش:

امام رافضی سے روایت میں ہے کہ
امام بوحنیفہ ورمام عیسیٰ انوں نے جو بے ہاتھ منصور نے پہلی نظر سے طبع میں تھے
کہ گویا برہیم بن عبد اللہ سے تھے میں وریب معتز قوی سے دلیعے امام صاحب نے
پس بھیجے امام صاحب نے صلی سمجھ میں کا جو بے لکھ اس قصداً دیا وہ تھا کہ
منصور سے پاس پہنچے ۷

تو منصور سے لے شک و شبہ نہ رہی رہی ہی سر آپ کے فتویٰ و رشادت نے جو آپ نے حضرت
برہیم سے حمایت میں اے تھے نے چوری رانی۔

امام صاحب کی اعلانیہ نصرت و تائید:

مقتل میں امام صاحب سے شہادت زفر بن ہذیل ن روایت ہے کہ
کان أبو حنیفة یحضر بالکلام أنام إبراہیم بن عبد اللہ بن حسن حصاراً
شدداً وفتی الناس بالحرور معہ ۷

امام بوحنیفہ برہیم سے شہادت کے زمانہ میں یہ حکم کہ منصور بن مخالفت ورمام عیسیٰ کی
حمایت کرتے تھے ورموں کو ن سے ساتھ ہو رہا رہنے کا فتویٰ دیتے تھے
امام زفر آپ سے اس بے ہاتھ طرز عمل سے تائید میں جتا ہوئے کہ آپ ورم آپ کے ساتھیوں پر

تو نہ آجی ہے۔

آپ حضرت برہم بن عبد اللہ نے شروع ہو کر اہل راستہ اور جہاز جانتے تھے اور آپ کی نیک بھلائی اور رہائی حمیت کا تذکرہ آپ سے سامنے گذر حضرت برہم نے شروع کے انوں کا کہ تھا کہ یہ عورت آپ سے پاس مسئلہ پوچھتی کہ میرے برہم کے ساتھ جانا چاہتا میں سے منع کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا کہ سے نہ کہیں چنانچہ موافق ہوئی کہتے ہیں۔

جاءت امرأة إلى أبي حنيفة أبا إبراهيم فقال إن ابني يريد
هد الرجل وأنا أسمع قال لا تسمعہ

یہ عورت ماہر بن حنیفہ کے پاس آئی برہم بن عبد اللہ نے شروع کے نام میں اور کہا
کہ میرے پاس کا ساتھ دینا چاہتا ہے اور میں سے منع کرتی ہوں تو ماہر صاحب نے
فرمایا تو سے منع نہ کر۔

صحابہ بن میں آتے ہیں کہ ماہر صاحب انوں کے برہم سے مدد کے لئے بھرتے تھے۔

کان أبو حنيفة يحض الناس على إبراهيم وأمرهم بالتباعد

ماہر بن حنیفہ انوں کو ماہر بن حنیفہ کے مدد کے لئے بھرتے تھے اور ان کی پیروی کا
نظم دیتے تھے۔

ابراہیم کے ساتھ شہادت، بدر کی شہادت ہے

بوفریق: صحابی مقابل ابن لہیع میں درویشاقتی تاریخ: مسند سادات میں ساتویں حدیث میں روایت
دوسرے میں

وقال أبو إسحاق الفراء: حدث أبي أبي حنيفة فصب له ما انقست اليه
حيث أقست أحبي في الحروب مع إبراهيم بن عبد الله بن حسن حتى
قتل فقال لي: قتل أحبات حيث قتل بعاذل فبه لوقتل يوم بدر
وشهادته مع إبراهيم خير له من الحياة قلب فمأمعت أنس من ذلك

ے انوں میں سے ایک۔ یہ فریضہ حج بھی، نے کے بعد آپ کے مزایا پر ایم کی مدد
رنا زیاہ پندیدہ بیا حج بیت اللہ کو جانا۔ آپ نے فرما فریضہ حج بھی نے ے بعد
نومہ میں شہادت پچاس حج سے بہت ہے۔

آپ کے ساتھ جب بھی وہ لٹیں، یہ کا تذکرہ ہوتا تو بے ساختہ آپ کے سوچا رہی ہوتے۔ بل بیت
ے تذکرہ ے وقت و رقت طاری ہو جاتی تھی۔

حضرت امیر الہیم کی شہادت:

حضرت امیر الہیم بن عبد اللہ ے بصرہ سے شروع کیا تھا یہی مد قے فتح رے ہونے کے طرف آپ تھے۔
ہوئے ۲۸ میل اور باختری کے مقام پر منصور کی فوج سے سخت مقابلہ ہو پہلے حضرت امیر الہیم کو فتح حاصل ہوئی یمن
چونکہ امام صاحب کے ہاتھ شروع میں بہت تھوڑے تھے وہ گئے تھے۔ چنانچہ حضرت امیر الہیم کو حلق میں تیر گاہ
آپ نے قبائلی شہادت زبیر بن عابد سے بدعتوں نے آپ کا سر کاٹ کر منصور کے پاس بھیجا۔ وہ یہ بھی بھائی
وہ سنس زید کے شہادت کی خبر سن کر اس کوٹ چکا تھا۔ چنانچہ سات دس دہائیہ روٹا فتابہ مازندران میں
تجھڑے ۱۴۵ میں باختری کے مقام پر غروب ہون پر ہی دشمنی سات کے تحریکوں کا بھی ختم ہو گیا ان کے مد
حضرت امام صاحب ے ساتھ حضرت عبد بن حسن بھی ہیں کے شہادت ے بعد خیال میں ہی تہیہ ہو ے
حضرت امیر الہیم کے شہادت ے انوں میں منصور کو فوج میں فرما دیا تھا تاہم ہونے ے خدمت نہ رہیں
دوران میں کی عتقانی فوجوں سے امام صاحب کے معجزات و روحانی کئی نہ رہا۔ ہونے ے حالت تنہا رہے ہوں
ئے تھے کہ منصور کی افواج کو صدمہ ہونے لگا تھا۔ اس کی شہادت بھی آگے جا کر ظاہر ہوں۔

امام ابو حنیفہ کی حق گوئی و بیباکی

بل موصل نے منصور ے عہد شکنی کی تھی۔ اس نے ان سے معاہدہ کر لیا تھا کہ عہد شکنی کی صورت میں وہ
مباح ہوں میں گئے منصور نے فقہاء کو جمع کیا امام ابو حنیفہ بھی تشریف فرما تھے منصور پر ان کا یہ اثر نہ تھا کہ

”مختصر شریعت“ نے فرمایا المومنین عسی شروطہم مومنین اپنے شرطوں کے پابند ہیں اہل موصل نے عدم ترمیم کا وعدہ کیا تھا مگر اب یہاں نے میرے اہل کے خلاف بدعتوں کی (یاد رہے کہ اہل موصل نے اہل بیت کے حق میں شریعت کیا تھا) ہڈی کا خون جاری کیا یہ شخص جو آپ کے ہاتھوں پر اٹھے ہیں وہ آپ کا قویٰ ن سے بارے میں قابل تسلیم ہے۔ رمضانیہ رائیں تو آپ معلوم کیے اہل میں اور رمضانیہ قوموں کے ساتھ پاداش ہوں۔

منصور مام جو خلیفہ کے مخالف ہو رہا ہے آپ کی یاد رہے ہے۔ یہ ہم خلافت نبوت کے حامل مومن پند خاندان نہیں ہیں۔

مام نے فرمایا اہل موصل نے جو شرطیں بیان کیں وہ ان کے اس کاروبار نہیں ہے اور جو شرط آپ نے سہارن وہ آپ کے وعدہ استیصال میں نہیں۔ یونکہ مومن میں صورتوں میں مباح الذم ہوتا ہے البتہ آپ کا ان پر رفت سنا بالکل نارہ ہوگا اور خدا کی رضا اور شرط چور سے جانے کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ منصور نے فقہ کو چھوڑ جانے کا حکم دیا۔ پھر غیبت میں مام صاحب کو بد رہا۔ اسے شیخ فتویٰ وہ درست ہونا جو آپ کا ہوگا اپنے مومن ہتھیار سے باہر دے دیا فتویٰ نہ دیتے اس سے خلیفہ کے مذمت کا پسو نکلتا ہو یوں کہ اس سے ہائیوں کے ہاتھ مصروف ہوتے ہیں۔

اس روایت سے معلوم ہو کہ مام صاحب حق بات نے سے اور بربر خوف نہ ہاتھ تھے منصور مام عظیم ہی کو سب سے زیادہ اہم تھا اور علم سمجھتے تھے سب سے اہم بات کہ منصور کو بہت مام صاحب کے فتویٰ سے خوف ہوتا تھا جی تو کسی شہر سے بھی نہیں ہوتا ہوگا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ مام صاحب، اہل بیت اور محبین اہل بیت کی وفات سے بھی مائل نہیں رہتے تھے۔

امام صاحب کا استقلال و فکر و نظر:

”امام صاحب نے حضرت مام صاحب و مستقر فکر و تربیت و تنقید میں ایسی خدمت دی ہے جو ز

تھ جس کی نظیر بہت کم آتی ہے۔ آپ اور وہ سب کا میں جذب نہیں ہو رہا۔ ہندو آپ کی خصوصیت تھی کہ آپ ہر مسئلہ میں پارٹی مدد مت دہنی کے فکر و نظر کو کام میں لاتے اور اسے عقل میم کے میزبان میں قوت دے دیتے تھے آپ کے ساتھ ہندو نے خصوصی طور پر ٹوک دیا تھا۔ اپنے ہر ساتھ ہندو کے مختلف منصوبات پر بھرپور بحث و تحقیق فرماتے اور بالآخر اپنی بات کو تسلیم کرتے جو سنت رسوں و راقوں سے بھی بہتر اور نیا تھا۔

آپ نے پیچھے پڑھا کہ امام صاحب نے مولیٰ دہلی میں جب عیدوں پر عرصہ حیات تک تھی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا نام تک پینا مشکل تھا جو ان کا نام پینا حکومت کے نظروں میں باغی و مشوک قرار دیا جاتا ہے جس کے ماحول میں آپ نے نہ صرف حضرت علیؑ کا نام پینا بلکہ ان کا نظریہ بیان کرتے اور ان کی تصویب دیتے رہتے اور ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں پسندیدہ قرار دیتے ہیں کہ ہمارے میں معتبر تاریخی شہدے ماننے گئے ہیں۔

حضرت عثمان غنیؓ کا عادلانہ دفاع:

ورعہ میں جب مہاجرینوں کی حکومت آئی تو انہوں نے عرصہ حیات تک مولیٰ دہلی میں سیدنا عثمان غنیؓ کا نام تک نہ پینا جاتا تھا نہ میں بھی نہیں امام صاحب کی مدد مت دہنی کا اصل مطلب یہ ہے کہ آپ ہی ہیں جو کہ سیدنا عثمانؓ کے نام سے ہیں چنانچہ آپ سے شہرا حضرت بن عمرؓ فرماتے ہیں۔

قدمت الکوفة فحضر مجلس أبي حنيفة ، فذكر دوما عثمان بن عفان
فترحم عليه فقلت له فرحم وأنت يرحمك الله فما سمعت أحداً في

هذا البلد يترحم علي عثمان بن عفان عرك فعرفت فصله

میں کوفہ میں امام ابوحنیفہ کے مجلس میں حاضر ہوا یہ روز آپ سے حضرت عثمان بن عفان کا ذکر کیا اور ان کے لئے اعلیٰ رحمت فرمان میں لے کر آیا تھا۔ آپ ہی حضرت عثمان کے حق میں رحمت کی دعا فرماتے ہیں اور ان کی شخصیت یہ نہیں ہی ہے میں نے آپ کی قد و منزلت و افضلیت کا تذکرہ کیا۔

یہ ہے وہ حریت فکر جو نہ مجرم کے لئے جھکتی نہ خواص میں پناہ دیتی اور نہ بغض و محبت میں پریشانی دیتی ہوئی۔ آپ فرط مفریہ محبت و عزت کے انہوں نے انہوں کے ارمیوں کے انصاف حقیقت و مسدقت پر مبنی فکار

نے رہا تھا۔

امام صاحب کا حکیمانہ طرز تبلیغ:

کتب مناقب میں یہ مرد تھو آپ کے سامت فکر کی تاریخ میں روٹن مٹاں کی طرح موجود ہے۔
کوفہ میں یہ آدمی معبود اللہ حضرت عثمان غنیؓ کو برا بھلا یہاں تک کہ یہ ہوائی کہتا
تھا معبود اللہ جب انکی جہارت حد سے گزرنے لگی تو امام صاحب ہی تھے جنہوں نے
اس سے درپردہ اپنی ورعہ پر شکایت سے حضرت عثمان غنیؓ کی امان عصمت و عفت کا
تلفظ فرمایا۔ اس کا حکیمانہ طریقہ یہ تھا کہ آپ اس سے پاس تشریف لے گئے۔ اس
سے کہا میں آپ کی بیوی سے لے کر رشتہ پر حاضر ہوں، اس شخص کا صاحب سے
قدرو منزلت سے بڑی آگاہ تھا چنانچہ آپ کی قوم گھٹ گئی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ
قاری و حافظ قرآن ہے، ہر شب زندہ رہتا ہے، تنہا ہوتا ہے، بے عمل و صورتیں بھی
میں ہے، اس آدمی نے بہت پسند کیا، ہر بعد شوق مادی خاطر کی تو آپ نے فرمایا کہ
اس میں یہ شے نہیں ہے، اس شخص نے چچا وہ یہ ہے آپ نے فرمایا کہ وہ یہ ہوائی ہے
اس شخص نے شدید تندہ کا خدو و رشتہ سے نظار کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ تو
پہلے ایک بیوی اس شخص کو جس میں سب کمالات ہیں ملین یہودی ہوئے کی مر سے رشتہ
دینے سے نظار رہا ہے، یہ منہور علیہ السلام کی وہ بیویں رقیہ و مہشوم تیر کی بیوی سے مت
ہیں جو انہوں نے معبود اللہ تیرے خیاں کے مطابق ایک ہوائی سے پیدا کیا۔

آپ کے اس حکیمانہ طرز تمدن سے وہ جو جن و مشہور رہا۔ ہر اپنے فیہات سے تو بہرے محب
عثمان غنیؓ ہو۔

وہ چنے کی بات یہ ہے کہ پورے کوفہ میں سیدنا عثمان غنیؓ کا فن سب سے بڑھتا ہے، ہر منہور علیہ السلام کی
قرابت اس سے جو یہ بظہر قوں و مداری میں تھی، ہر یہ سیدنا علیؓ پر معنہ زنی کرنے و اس کی زبانیں گنگ

— ۱۰ —

اصل عتدس، امت روئی، قضیت، خصیت تھی جو کہ یہ فہم ہوئیے کے لئے مقدر ہوں تھی۔

بنو عباس کے طرف سے امثال:

سو میرے خاثر کی دہریے منظر منظر سے اور تہہ منظر تہہ سے صاحب کی شہرے وریا کی رجحانات وراپ سے
رشتہات ورن کے سبب آپ کو پہنچے و سے مصائب ہونی فہم سے ہاٹے عیوں ویوں پ۔ منصور ورن سے
خاندن و سے اس سے خوب خوب و تمہ تھے۔ پھر منصور سے ورن میں آپ کی موباسیوں کے بارے میں نظر یہ کی
تبدیلی ورن سے اہل بیت شہر سے مرمیوں کی خلیہ و یہی ملفت وراپ کی اہل میت سے روئے و سات بھی
منصور کے طرہوں میں تھی ورنی آپ ثبوت بھی مل گئے تھے۔

منصور کی شہرہ یعنی تہ سب بعید تھی نہ وہ آپ سے اپنے نہیں سے مطابق آپ سے ہاں یہ نہ سہرمیوں کا
 سب تاب نہ ہے۔ میں آپ کی عورت میں قد ہنرست و رومی و روحانی ہایت و راسخ علمی حلقہ رکھنے و جہ سے
 فوری بد نہ ہے سکتا تھا۔ لہذا جس نے بہتر و صبر کا فیہ سے کام لیا وہ باآخر اس نے فیصلہ کیا کہ ان کو قضا کا عہدہ
 پیش کیا ہے۔

امام صاحب کا اختیار عزیمت:

س طرح س کے لئے مام صاحب کے طرف سے نگارہ مرقم راہوں مسرتوں میں فادہ تھا۔ نگارہ سے صورت میں س نگارہ کو جو زہن برہا اپنے کا موقع ہاتھ لانا سے یقین تھا کہ آپ نگارہ ہی بریں گے کیونکہ آپ نے مہیوں نے دور میں انہی سباب و مل کے وجہ سے قصہ سے نگارہ یا تھا جو کہ اب انہی مہیوں میں بھی ہر وجہ غم موجود تھیں و رقبوں مرنے کی صورت میں مام صاحب اپنا مقام بھرتے و رجبہ سیوں کی مرنے سے مصروفی کا سبب بنتے تھے۔ مام صاحب کی گند شہرہ مشہور کی تھی سوئی و رجبہ کی حکومت یہ مصوبہ مام صاحب نے ناقد سے بھارت کی۔ چنانچہ آپ کو بغداد و حلب یا یہ مرقم راہ و پیش یا یہ۔ حسب توقع نگارہ مام صاحب سے تمام مام راہ نگارہ ہو آپ کی شہادت پر ہی ختم ہوتا۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ منصور کو آپ نے حضرت محمدؐ کی شہادت پر یہودیہ پر ایم بن عبد اللہ کی حمایت پر ناراضگی تھی تو فوری سازشوں میں ان پانچ سال کا انتظار کیا۔ تاہم اس سے عرض ہے کہ یہ فی الفور کارروائی ہونی نہایت بظرف ہے تو یہ ناپے پام میں ظہار کی مارنے سے موافق ہونا اور اس وقت چاروں طرف سے منہا کے نہ نہایت اور تاخیر میں یہ امر یہ منسور خواہہ نرم سے پہنچتا تھا۔

امریکی بات سہو کی اور میں یہ نازیہ کی حمایت اور ان کی شہادت ۱۲۲ھ میں پیش آنی میں موویں سے طرف سے تھا۔ اور تمام کارروائی سے واقعتاً ۱۳۰ھ میں پیش آیا۔ فوری کارروائی سے امام کے اور مل بیت کے موقف کی قبولیت اور اس بات کی اور یہ چیز صحت میں قصص نہیں چاہتے تھے۔

۱۔ صحیح بات یہ ہے کہ آپ کے شاہروں خصوصاً امام ابو جعفر اور امام رفرانوں نے امام صاحب کے ہمد کا سبب سے ف و س ف مل بیت کی حمایت کیا ہے۔ کیوں امام صاحب کو حامی مل بیت نکلنے اور مرنے سے تر تے ہیں۔

حکمرانوں کی خفیہ تدبیریں / سازشیں:

ظاہر ہے کہ حکمرانوں کا ہی نہیں بلکہ یہ نصاب اثنی عشرت اور تا یہ طریقہ رہا ہے کہ مقتدر اور مکی وروانی امور پر مروج خلافت شیعیت کو پناہ دینا بنانے اور ان کے اپنے مخصوص حمایتی شیعہ میں تارنے کے لئے پہلے دعوت و رسالت اور مختلف بہانوں سے ان کی عزت فزائی سے کام لیتے ہیں جیسے یں مد با عبد کے مرتب کیا گیا مدد ہیں تالیف قلوب کے تاریخ کے مرق یہ شاہروں مشاہد سے بھرے پڑے ہیں اور چھ اور خد قرص نصاب ہند بزرگوں کا بھی طریقہ رہا کہ انہوں نے بھی بادشاہوں سے سیاسی رشتوں کے کام لے لئے ہیں حافیت انہیں۔

امام صاحب مل وقت بھی منصور سے بدیا نہ لیتے جب منصور کے تحت کثیدہ نہ تھے نہ ہی منصور میں مل بیت اثنی عشرت میں سب مل کی مروت ماننے کے تب یہ سب کار ہو جاتا تھا۔

حضرت امام صاحب کے بارے میں کتاب منصور کے طرف سے آپ کے مولا کے ماری مملک مد مد میں نافذ رہنے کے چھپے تھے اور امام سے مد مد کی نام سےوا چند پہ بھی کارفرما تھا اس لئے امام صاحب نے منصور کو

خفی کے منع کرنا۔ چنانچہ آگے پا کر دیکھتے رہی منصور جو مل تک ہم مانگے تباہ کو پوری مت مسلمہ کے لئے
استوار حیات و درس و تعلیم وادی پر عمل کو شہر کی قمر و دونا چاہتا ہے وہی وہ نفس نریہ کے شہر کے ہم ہیں
ہم مانگے ان کے حمایت کے جرم میں تار و نظیم و رہنمائی تذلزل کا۔ ہر نگاہ بناتے ہوئے اسان ایتا ہے
ملکیت پر

لغزش پہلی صورت کا رہ نہ ہوئی درجہ نہ تھکنہ میں پر تر تار و قضا پر اسرار و نظر پر کوزوں کی
بارش ہونے لگی۔ رور کوزوں کا تسلسل ان تک رہا مر یہ بات تمام سو نہیں مر و نچ نگاروں نے سب۔
چنانچہ ہم جو ہمہ رحمتہ للہ حضرت ہم ورحومتوں کے درمیان باری پیش ورس کے سبب سپے تے و
نہایت میں ورنجہ غافل میں دیں کرتے ہیں ورنجہ ہم سبب ان شہادت ورسلی سبب کے طرف بھی پہنچ
شہر فرماتے ہیں کہتے ہیں۔

ثم إن أبا حنيفة رضى الله عنه قد عرف بمحبته لآل البيت، وإن لم يطلع
درحة السمع وقد بدد تلك المحبة في العهد الأموي، فعرض لأذى
ابن هبيرة، وبدد في العصر العباسي فكنس ولاءه لمحمد بن
الزكيه وأحبه إبراهيم وقد نزل به من البلاء بسبب ذلك ما بول وإن
اتحد المظهر سبباً آخر له حمي ذلك الباعث

بے شک ہم وحنیفہ رضی اللہ عنہ تو سبب آل بیت کے جوئے سے شہرت رکھتے ہیں
رہن کی محبت آل بیت پر تشیع کا بیج رکھنے تھا آپ کی آل بیت سے محبت ہوئی
اور میں بھی لکل رسالت یو ورس وبت بن ہبیرہ آپ کے ارپے آ رہو ورس
طرح ہوں اور میں آپ کی حضرت محمد ورس نریہ ورس بن ہبیرہ ہبیرہ سے
تعدت زمان زام ہوئے تہمت اس کے بعد ہم سبب ابو ہبیرہ نہیں ورس
پہنچیں وہ ہی جب آل بیت کے سبب ہے رچہ اس کا سبب ظاہر کی بیج ورتا ہوتا
بے تارہ اس کی صلی ورس پادہ نفا میں ہے۔

شہادت ایک حقیقت:

آپ کے شہادت اور سبب شہادت کے یہ شرعی قانونی و ہمیشہ شہادتیں معتبر و مستند تاریخوں اور مناقب سے اور مشہور محدث ناقد احمد رضا رحمہ اللہ مؤرخین کے لحاظ سے ساتھ بیان کریں گے چنانچہ امام ابن کثیر مشہور تارخ میں منقول ہے طریقہ و رات کے طرف لطیف شمار کرتے ہوئے رقمہ کرتے ہیں۔

ابن کثیر کی شہادت

راوۃ ابو جعفر المصنوع فی ان بلی القضاۃ فامتنع وکان وفاء فی
السجن بعد اذ

بوجہ اس کے امام صاحب کو عیدہ پیش کر کے چھوٹا چاہا لیکن آپ نے ان کا یہ مرتبہ
نہ وفت بخیر انیل میں سونے

اس عبارت کو بخور پڑھیں گے تو آپ پر یہ بات عین ہوں کہ منہرہ کا قضا کے پیش کرنے سے پیچھے
پشیدہ مقصد تارخ و مناقب سے ہو چکے تھے تو امام صاحب کی مایت کا حصول یا یہ انتقام کے لئے بوز فائیم۔

ابن جوزی کی شہادت

جبکہ مشہور تارخ احمد رضا مفسر و مؤرخ سلفی و الفرقی عبد الرحمن بن علی معروف بن جوائی ہے مشہور تارخ
منہرہ فی تارخ الملوک والامم میں حضرت امام صاحب کے باب فیہ شہادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وقیل لہما حبس لآئہ تکلم فی انام حروح ابراہیم علی المصنوع
فحبس وتوفی

یہاں تا ہے آپ کو یہ ہم کے خروج سے انوں نے حق میں ننگو کرنے پر قید کیا
یا و قید میں ہی وفت پڑے۔

امام ذہبی کی شہادت

امام محدث سورج بیہ فن رجا کے سر فیل حضرت امام ذہبی اپنی تاب العمر میں مختصر اور پنی تاب

مامو حنینہ کو بغداد پہنچا۔ "میں آپ سے پاس آیا تا آپ یہ نچر پر سوار تھے آپ کا چوہ مبارک سیاہ ہو چکا تھا۔ پس آپ کو بغداد پہنچایا گیا وہاں آپ پندرہ دن بیت رہے۔ آپ سے بارے بن گئیں کہا جاتا تھا کہ آپ کو یہ پیر یا بامداد ۱۵۰۰ھ میں کابل تھا اور مامو صاحب کی ۷۰ سال کے عمر کے تھے۔

اور حضرت مامو، جنہی نے منقرب کی حنینہ میں یہی روایت سن بھی وضع غلط کے ساتھ تسلیم روایت سے شروع ہوتے ہیں کائنات جہیز فی امر ابراہیم لہ آپ حضرت برکات سے بارے میں مدنیہ روایت کرتے اور اس روایت کے غلط و سبب و سابق سے یہ بات بھی وضع سورہ منصور نے اپنے کورن حکم بھیجی کہ حنینہ رفقہ رے بغداد پہنچا، وہ قیدی پہنچا یا۔ یا یہ مثل ہوتی ہے کہ ایک شخص ہادی منصب پر فائز کرنے کے لیے پانچ سو سے زیادہ جاتا ہو۔ ورنہ ہم بن عبد البر نے دوسری روایت جو کہ مامو یوسف سے تسلیم یا بنی روایت نے اس روایت میں مامو صاحب کے قید و بند و شہادت کے باب و مزید وضع بیان کرنے کے ساتھ منصور کے طرف سے مامو صاحب بن ہل بیت کے طرف میدان و روایت سے بارے میں سے جانے کے تحقیق کا یہ مندرجہ قید بھی تسلیم یا بن لکھتے ہیں کہ مامو یوسف سے فرمایا۔

إدما كان غيظ المصور على أبي حنيفة مع معرفه بمصله أنه لما خرج إبراهيم بن عبد الله بن حسن بالبصرة ذكر له أن أبا حنيفة والأعمش بحاطبة من الكوفة فكتب المصور كتابين على لسانه أحدهما إلى الأعمش والآخر إلى أبي حنيفة من إبراهيم بن عبد الله بن حسن، وبعث بهما مع من شق به

فما حنى الأعمش بالكتاب أحده من الرجل وقراه، ثم قام فأطعمه الشاة والرجل مضطرب فقال له: ما أردت بهذا قال قل له: أنت رجل من بني هاشم وأنتم كنتم له أحاب، والسلام وأما أبو حنيفة فقبل الكتاب وأجابته عنه، فلم تزل في نفس أبي حنيفة حتى فعل به ما فعل ۱

بیشک منصور کی امام و حنیفہ سے مار فضلی ہوا ان کے فضیلت سے وقت ہونے سے
 یہ تھی کہ بعد سے ہر ایم کے شروع سے امام میں منصور کہتا یہ کیا کہ کوفہ سے امام
 صاحب در امام محمڈ بن سے خبر و ثابت رہتے ہیں۔
 پس منصور نے ہر ایم کے طرف سے اور بھی خطوط امام محمڈ بن در امام و حنیفہ کو بھیجے اور
 اپنے یہ خاص معتبر آدمی کے ساتھ بھیجے گا۔ جب وہ خطوط نہیں پہنچے تو امام محمڈ بن سے
 وہ خبر یہ مار پڑھی۔ پھر اٹھ کے ہو گئے درود نماز ہر کی کو بھیجا اور وہ شخص (قاسم) اچھے
 رہا جس نے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا امام محمڈ بن نے فرمایا کہ ان سے ہونا آپ کی
 ہاشم کے آدمی میں در آپ کے سب دہا ہیں در ہا مکہ میں۔ لیکن امام کی حنیفہ سے
 میں خبر کہ قبیل کیا اور اس کا جو ب لکھ براے دیا پس منصور نے اس بات سے اپنے اس
 میں بھایا یہاں تک کہ جو اس نے مانا وہ یہ۔

حضرت امام ابو یوسف بن روایت نے تمام پرانے چارے پر ایسے در حقیقت چوہوں کے چاند کی
 طرح کھل رہا تھا۔ یہ سب بھی رہی یہ خبریں کرتا آپ کہ منصور ہر آپ سے عقیدت ہونے سے قضا پیش یا
 پھر آپ بل گئے اور چانک ووت ہوئی۔ وہ مکہ کے خلیفہ کے خوف سے خوفزدہ ہیں کہ نہیں امام پر رافضیت کا زمرہ نہ
 گئے نہ خلیفہ دست کے سب بھان حق رہنے والے ہیں۔ امام شافعی کا رشا ہے آپ نے فرمایا۔
 ان کا ان حب ال محمد و قس و شہد النبی اسی را قس
 بر اس رسوں سے محبت کرنا رافضی ہے تو تمام انسان در جہات ہوں میں کہ میں رافضی
 ہوں

ہاں کہنے چاہئے ہی کے ناجائز دعویٰ سے اپنی ورثی میت کی چیز پر ہی نہیں ہو سکتی اس طرح ہی کے بل
 ہیٹ پر دعویٰ سے ان کے نہیں ہو سکتے در نہ ہی ہم بل ہیٹ کو چھوڑ سکتے ہیں۔

سادات کی شہادت امام اعظم کے شہادت کے بارے میں

تھوڑے وقتے سے آپ کو نکلا، وردھمکایا ورمار جاتا آپ کہتے کہ میں خوشی میں
 ماموں نہ رہا، تارنگی میں ایسے سن سے ہوں گا اس طرح آپ کی موت کا جب بیان
 کیا ہے۔ بین تاریخ شام میں سند سے تاثیر رویت موجود ہے کہ مام زفر مانتے ہیں کہ
 مام بوحنینہ یوم پر ہیہ میں کلمہ کھنڈن سے حق میں کام کرتے تھے پس میں نے آپ
 سے کہا کہ آپ اس وقت تک خاموشی پر رخصتی نہیں ہوتے جب تک کہ ہمارے رانوں
 میں ریوں نہ آئیں۔ مام نے گد، تھا کہ منہور کا نکلا تھا کہ مام صاحبہ بخدا یا
 حے پس میں آپ کو رخصت کرنے سے بے حاشہ ہوا آپ یوم پر چلے گئے اور
 آپ کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا چنانچہ آپ بخدا یا بھائے سے پندرہ ان رپ زہرا کے ر
 آپ ۱۵۰ میں تمہید کیا ہے۔

مام منوکی کی اس رویت میں تاریخ شام سے جو سے مام صاحب سے باب شہادت سے ساتھ یہ بھی
 ساق ہو گیا۔ یہ آپ کو باقاعدہ زہرا کے قتل ردیا ہے۔

قاضی صیمری کی شہادت

مام محدث کبیر ورمورث سدہ نقیبہ و قاضی بی مہدہ حسین بن علی صیمری نے اپنی کتاب انبار بی
 حنیفہ صحابہ میں مویہویکی رویت نقل کی ہے مام بوحنینہ کا یہ رشتہ قتل یا ہے فرمایا
 فسمی شربة فماب مہا۔

ن کو یک پٹنے کی جی پانی کی اس سے آپ کا نشان ہو

امام موفق کی شہادت

حضرت مام بوحنینہ پر سب سے زیادہ تفصیل سے جس سے کتاب بھی ہے وہ مام محدث مورث صدر ہے۔ مام
 بو مویہ موفق بن حمد کی ہیں مام صاحب کے خیانت رجانات ورجات زندہ کا ہے اور معتبر ماخذ مام علی بن

فی مناقب ابی حنیفہؒ ہے امام موفق نے امام صاحب نے سبب قید و بند و رحلت و شہادت پر تفصیل سے روشنی
اوپر ایک روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قال محیی بن المصر: لم شکوا ابی ابا حنیفہ سقی السم فمات ۛ

یعنی بن ہضر نے کہا کہ اس نے اس میں شہ نہیں کیا کہ امام ابو حنیفہ کو زہر ادا کیا گیا شہید
ہوئے۔

ایک روایت میں اسباب عداوت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ان ابراہیم بن عبد اللہ خرج ندعی الحلاقہ بالبصرة فبمع المصور ان
الاعمش و ابا حنیفہ کسا کسا با الی ابراہیم فکذب المصور کناہیں من
لسان ابراہیم الی الاعمش والی ابی حنیفہ فجاءوا بالکتاب الی ابی
حنیفہ رحمہ اللہ فاحده قبلہ فاثہمہ فسقاہ السم فأحصر وحبہ ومات من
دالک۔

بے شک برہیم بن عبد اللہ نے بصرہ سے اپنے خدوخت و عداوت کے ساتھ شروع کیا
منصور و خیر علیؒ۔ امام اعمش و امام ابو حنیفہ دونوں نے حضرت برہیم کو کچھ ملے ہیں تو
منصور نے برہیم کو زبان میں ان دونوں کو خط بھی مروا دیا ابو حنیفہ کے پاس، اے تو
میں نے قید کر دیا اور جو با ادا اس پر منصور نے امام صاحب پر نر م لگا دینا چاہی آپ کو
رہ دیا آپ کا چہرہ پر ۲۰ ور دن سے وفات پا گئے

نیز صفحہ ۴۲۸ پر امام زفر سے مروی روایت ہے جس میں ۱۰۰ قعدہ سبب بیان سے ہیں جو حافظ ابن عبد البر
ورونہ حضرت نے نقل سے ہیں۔

امام بن حجر مکی کی شہادت

امام حافظ بن حجر مکیؒ کی غیرت و حسن فی مناقب النعمان میں تیسرے سبب سے انوں سے لکھتے ہیں
بعض انوں نے کہا ہے کہ صرف عہدہ قضا سے ظہار پر یہ قتل نہیں ہو بلکہ امام

بوحنینہ کے دشمنوں نے خینہ کو ہمارے بصرہ میں پر نیم بن عبد اللہ بن اسد بن حسن بن علی نے بذات مام صاحب سے منے پر کی ہے اس سے خینہ اور اس کا طمینان نہیں ہو رہا تھا اور یہ کہ مام صاحب نے ان کی مادی قوت بھی نہ حاصل ہے۔ خینہ اور اس کا طمینان مام صاحب کی طرف مائل نہ ہو جائیں کیونکہ مام و خینہ و جیہ چاہے وہ اسے تھے اور بہت بڑے ہاں در تھے اس لیے ان کو بخند آیا۔ بد مذہب قتل نہ رہتے تھے اس لیے ان کو مدہ قضا پیش کیا۔ حالانکہ خینہ کو معلوم تھا کہ وہ قتل نہیں کریں گے لیکن یہ فک اس مدہ سے تاکہ قتل کا کوئی بہانہ نہ تھوڑے۔

بن نجر رحمۃ اللہ علیہ نے وضع و رد و کلاموں کے قتل کرنے کے بعد حقیقت پوری طرح منکشف ہوئی

ب۔

امام کردری کی شہادت

مام صاحب کردری نے بھی چارے طرح سے ہاتھ باندھ رکھا تھا۔ شہادت و بیان یہ ہے۔ جس میں انہوں نے آپ سے ساتھ منصوبہ کی عدوت اور اس سے سبب پہنچے۔ تبار کا بنیادی سبب مام صاحب کی حضرت امام علیؑ کی حمایت تھی۔ آپ کو تبار میں زہراؑ شہید سے جانے کو یقین دہانی دیتا تھا ہے۔ مام صاحب کا حق کوئی مدمنصور پر ہے۔ اس عقیدے منصور جتنا زنجی تھا اور خوف زام رہتا تھا وہ خود منصور سے زبان سے قتل کرتے ہیں۔ جب مام صاحب شہید ہوئے اور جنازہ سے بعد ان کی تدفین کا مسئلہ آپ کی وصیت پیش کی گئی آپ نے وصیت کی تھی کہ میری وفات کی صورت میں میری تدفین حیدر خانہ میں کی جائے چنانچہ وہیں امن کی بعد میں منصور آپ کی قبر پر حاضر ہو اور مہاجر پڑھیں تو آپ کی وصیت کے تحقق سے پتہ چلا تو کہا۔

قال من بعدی منہ حیا و میا ۱

کہاں نہیں پیسے اس سے اس کی زندگی میں درست ہے بعد بھی۔

در اصل جہاں وہ نہیں آئیں رونا چاہتے تھے وہ منصوری صاحب راہ قلعہ رضی تھی مرد ریہ کے وہاں سے
نارے وہی جگہ مخصو بہ زمین نہ تھی ۔ اس واقعہ سے بھی ماہ صاحب کا تقویٰ اور حقائق کتنے عیوں میں
ہوتا ہے ۔ وہ یہ بھی کہ منہر آپ سے لکنا بھیدہ ورنہ اس تھا ۔

حضرت ماہ صاحب پر ان کی یہ بی بی جماعت نے آپ کے منقلب و حالت پر عظیم تصانیف لکھی ہیں
ورہم نے ان میں سے مستند و قدیم معتبر ترین کتب منقلب سے حقائق اور آپ کے ساتھ پیش روایہ ہیں اب
یہ حقیقت جو قل تک پھپھانی تھی یہ اس کو واضح و بین کرنے کی کوشش نہیں کی تھی ۔ اب منقلب نصف نہایت طر
روشن و واضح ہو گیا ہے اللہ ہمیں سعادت ماہ صاحب کی صحیح تفہیم و توفیق عطا فرمائے ورنہ کی سی عتیدہ و تقابل
فکر و انتقامت علی الحق عطا فرمائے ۔

حدیث ثریا کا چوسدق رشید بدایت کا یہ عجیب و غریب انتقامت کا پہلا دستہ کا چار گن شیدہ
اہل بیت ماہ عظیم و حنیفہ منصوری جیل میں رجب یہ شعبان ۱۳۷۷ھ میں بغداد میں جد کے کی حالت میں انتقال
فرمایا ۔

قاضی ذہن بن عمار نے غسل و مراعات شام سے و مرتبہ جنازہ پڑھا دیا ۔

حری اللہ تعالیٰ عن سائر المسمین



فہرست مراجع و مصادر

نمبر شمار	نام کتب	موضوع	نام مصنف
	قرآن مجید		
۲	جامع زادعہ القرآن	تفسیر	الہام القبطی اداکی
۳	تفسیر مصبری	”	مہد آقا شامہ مد پانی پتی
۴	تفسیر القرآن عظیم	”	الہامی الدین ہامیل بن شی (۱۷۷۷)
۵	جامع مسانید	حدیث	ابو موسیٰ الخو رزمی
۶	ریاض الصالحین	”	ہام شرف الدین محمد بن زریہ نووی
۷	نہج ترمذی	”	ہام محمد بن عیسیٰ الترمذی ۲۷۹ھ
۸	نہج ابی ہریرہ	”	ہام ابی ہریرہ بن ابی ہریرہ السخنی زریہ ۲۷۵ھ
۹	نہج نسائی	”	ہام محمد بن علی النسائی ۳۰۳ھ
۱۰	نہج بن ماریہ	”	ہام ہامید مد محمد بن یزید بن ماریہ القزوی
	نہج شافعی	”	ہام محمد بن حسین الشافعی ۲۵۸ھ
۱۲	نہج قطب	”	ہام شافعی بن ماریہ قطب
۱۳	مسند ابو یعلیٰ موسیٰ	”	ابن قطب محمد بن علی بن یعلیٰ موسیٰ ۳۰۷ھ
۱۴	مسند محمد	”	ہام محمد بن حنفیہ
۱۵	مسند ائمہ دین	”	ابن قطب شافعی بن ماریہ مد یعلیٰ ۵۵۸ھ
۱۶	مجمع لزمہ مراجع احمد مد	”	ابن قطب محمد بن ابی ہریرہ
۱۷	مجمع بیہ	”	عیسائی بن محمد المدی ۳۶۰ھ
۱۸	تصحیح بخاری	”	ہام بن مہدی مد محمد بن ہامیل بن ماریہ

نمبر شمار	نام کتب	موضوع	نام مصنف
۱۹	صحیح المسلم	"	ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری
۲۰	موطا امام محمد	"	الامام محمد بن الحسن الشیبانی
۲۱	کتاب الآثار	"	" "
۲۲	شرح عقیدۃ الطحاوی	عقائد	الامام ابن ابی العز الحنفی
۲۳	شرح الفقہ الکبیر	"	امام ملا علی قاری احراری
۲۴	شرح عقیدہ واسطیہ	"	امام ابن تیمیہ/محمود خلیل ہراس
۲۵	عقائدہ الحنفیہ	عقائد	محمد عبود بخاری
۲۶	الافادۃ فی تاریخ الامۃ السادۃ	تاریخ / مناقب	الامام یحییٰ بن حسین الحارونی الحنفی (۳۲۲ھ)
۲۷	الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الامۃ الملقبہا	"	الامام یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر المالکی القرطبی (۴۶۳ھ)
۲۸	الاستحباب	"	الامام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی (۹۰۲ھ)
۲۹	الامام زید	"	امام ابو زہرہ
۳۰	الامام الصادق	"	" "
۳۱	الامام زید بن علی المفتری علیہ	"	شریف الشیخ صالح احمد الخطیب
۳۲	اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ	"	الامام قاضی ابی عبد اللہ حسین بن علی الصیمری (۴۳۶ھ)
۳۳	ابو حنیفہ	"	الامام محمد ابو زہرہ
۳۴	الخيرات الحسنان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان	"	الامام أحمد بن حجر حشمی البکی

نمبر شمار	نام کتاب	موضوع	مصنف
۳۵	الصواعق المحرقة	”	”
۳۶	الترید یہ	”	احمد محمود سنجی
۳۷	بہر فی خبر من غیر	”	الامام محمد بن احمد شمس الدین الذہبی (۷۴۸ھ)
۳۸	المنتظم فی تاریخ الملوک والامم	”	الامام ابو القریح عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی (۵۹۷ھ)
۳۹	الشافعی	”	امام محمد ابو زہرہ
۴۰	ابن ضبیل	”	”
۴۱	الکواکب قدسیہ فی تراجم السادة الصوفیہ	”	الامام زین الدین المنادی
۴۲	البدایہ و النہایہ	”	الامام غیاث الدین اسماعیل بن کثیر (۷۷۳ھ)
۴۳	فتح السہل الی مباحث لآل و الاصل	”	مولانا موسیٰ خان روحانی بابازی
۴۴	تہذیب الصیغۃ فی مناقب اہل حنیفہ	”	الامام جلال الدین سیوطی
۴۵	تذکرہ	”	مولانا ابوالکلام آزاد
۴۶	تذکرۃ الحفاظ	”	الامام محمد احمد شمس الدین الذہبی (۷۴۸ھ)
۴۷	سیرۃ ابن اسحاق	”	الامام محمد بن اسحاق بن یسار المظنی المدنی (۱۵۱ھ)
۴۸	شوق حدیث	”	مولانا سرفراز خاں صاحب، صفدر
۴۹	سیرت النبی اربعہ	”	قاضی الطہر مبارک پوری

نمبر شمار	نام کتاب	موضوع	مصنف
۵۰	ثورة زيد بن علي	»	ناجي حسن
۵۱	تاريخ بغداد	»	الحافظ أبي بكر أحمد بن علي الخطيب
۵۲	تاريخ طبري	»	الإمام أبي جعفر محمد بن جرير الطبري (۳۱۰)
۵۳	ماک	»	الإمام محمد ابو زهره
۵۴	درر السحابه في مناقب الصحابه والقرايه	»	الإمام محمد بن علي الشوكاني
۵۵	کتاب الشفاء	»	تاجي عياض المالکي
۵۶	کتاب الام	»	الإمام محمد بن ادريس الشافعي
۵۷	فرائد السمطين	»	شیخ الاسلام احمد الحسین بن محمد بن المود الجويني لنحر اساني (۷۳۰)
۵۸	مکتوبات مجدد الف ثانی	»	شیخ احمد سرهندي
۵۹	مناقب أبي حنیفه	»	الإمام شمس الدین محمد بن احمد الذهبي
۶۰	مناقب أبي حنیفه	»	الإمام الموفق بن احمد المکی (۵۴۸)
۶۱	مناقب أبي حنیفه	»	الإمام حافظ الدین ابن البرز از المعروف بالکوردی (۸۴۷)
۶۲	مقاتل الطالبيين	»	الإمام ابو الفرج علی بن حسین الاموي القرشي (۳۵۶)
۶۳	مناقب علی و الحسنین و أحمد فاطمة الزهراء	»	الدكتور عبد المعطي امين قلعجي

نمبر شمار	نام کتاب	موضوع	مصنف
۶۵	مناقب فاطمیہ	»	مولانا سید احمد حسن سمبھل چشتی
۶۶	امام اعظم ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی	»	مولانا مناظر حسن گیلانی
۶۷	الروض المفیر شرح مجموع الفقہ الکبیر	»	القاضی العلامہ شرف الدین الحسین بن السیاحی
۶۸	البدائع	»	مولانا اشرف علی تھانوی
۶۹	احکام القرآن	»	امام ابو بکر الجصاص

